حصن حصین
مع ترجمہ و تشریح
پیدائش سے موت تک ہر موقع کے لیے
قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مستند و مقبول مجموعہ
دارالاشاعت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

الحمد لله کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

الحصن الحصين

من كلام سيد المرسلين (صلی اللہ علیہ وسلم)

تالیف

الشیخ الاجل المحدث الکبیر المقری الشہیر محمد بن محمد بن الجزری

المتوفی سنہ ۸۳۳ھ

مع ترجمہ و شرح اردو موسوم بہ

فضل مبين

از حضرت مولانا المحدث المفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مدظلہ العالی

جس میں فضائلِ ذکر، فضائلِ دعا، آدابِ دعا، مقاماتِ اجابت، اوقاتِ اجابت احوالِ اجابت اور پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے تمام مواقع کی مسنون دعائیں نیز کھانے، پینے، پہننے اور سونے جاگنے کے شرعی آداب اور زندگی گذارنے کے طریقے درج ہیں اور اذکار و ادعیہ اور اُن کے فضائل کا بامحاورہ ترجمہ پیش کیا گیا ہے اور آخر کتاب میں مؤلف کے حالاتِ زندگی درج کئے گئے ہیں۔

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

سندِ خوشنودی حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم

عزیزم مولوی محمد رضی سلکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ آج کی ڈاک سے آپ کا ارسال فرمودہ ہدیہ یعنی حصن حصین مترجم موصول ہوا ۔ کتاب دیکھ کر بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی ۔ آج ہی میں نے اس کا سننا شروع کر دیا ہے ۔ مترجم کا مقدمہ خود مترجم یعنی عزیزم مولوی محمد عاشق الٰہی بلند شہری سے سنا ۔ مترجم کی محنت کو آپ نے شائع کر کے عوام و خواص تک پہنچا دیا ۔ اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے ۔ حسن معنوی کے ساتھ حسن ظاہری سے بھی آپ نے کتاب کو آراستہ کیا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مترجم سلمہٗ کو خوش رکھے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازے ۔ اور کتاب کو مقبولیت عامہ نصیب فرمائے ۔

والسلام

زکریا

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

مدرسہ علوم شرعیہ ۔ مدینہ منورہ

اشاعت اول محرم ۱۴۰۱ھ دسمبر ۱۹۸۰ء

اشاعت دوم شوال ۱۴۰۱ھ اگست ۱۹۸۱ء

ناشر ۔ دار الاشاعت کراچی ۱

طباعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پرنٹرز گزار پریس

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

مکتبہ امدادیہ باب العمرہ مکہ معظمہ

مکتبہ اعجاز مدینہ منورہ

یحیوی کتب خانہ مظاہر العلوم سہارنپور انڈیا

ناشر کی گذارش

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

حضرت علامہ محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ آٹھویں نویں صدی ہجری کے ممتاز اور مشہور مؤلفین میں گذرے ہیں، آپ کی زیادہ تر تصانیف تجوید اور قرآت کے فن میں ہیں جو محقق کتابیں ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور مقدمۃ ابن الجزری ہے، تجوید و قرآت میں تو آپ امام تھے ہی لیکن علوم حدیث وغیرہ میں بھی کامل دستگاہ رکھتے تھے ۔ حدیث میں آپ کی سب سے زیادہ مشہور کتاب الحصن الحصین ہے ۔ چونکہ انہوں نے آڑے وقت میں یہ کتاب لکھی تھی اور ایک بہت بڑی مصیبت سے بچنے کے لیے اسکو قلعہ بنایا تھا جسکا ذکر انہوں نے کتاب کے ختم پر کیا ہے اس لیے دفع مسائل کے لیے اسکو ختم کرکے دعا کرنا مشائخ کا معمول بن گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کے سات حصے کرکے سات منزلیں بنادی گئی ہیں تاکہ بیک وقت ختم کرنا چاہیں تو سات افراد مل کر ختم کرلیں اور اگر کوئی شخص روزانہ تھوڑا تھوڑا پڑھنا چاہے تو ایک ہفتہ میں ختم کرسکے ۔ اور بعض حضرات نے اس کے چار حصے کردیے ہیں تاکہ چار دن میں ختم کی جاسکے ۔

جب سے الحصن الحصین وجود میں آئی ہے ہمیشہ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا رہا ہے ۔ اس کے متعدد شروح اور ترجمے لکھے گئے ہیں آپ کے ہاتھوں میں جو ترجمہ اور شرح ہے، یہ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری دامت برکاتہم کا لکھا ہوا ہے ۔ مولانا موصوف کو علم حدیث سے خاص شغف ہے ۔ عوام کی سہولت کے لیے آسان اردو زبان میں آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو بہت مقبول و مشہور ہیں، چند سال قبل ہم نے مولانا موصوف کا لکھا ہوا اربعین نووی کا ترجمہ اور شرح شائع کیا تھا ۔ اور اب بتوفیقِ تعالیٰ حِصْنِ حَصِین کا ترجمہ و شرح شائع کر رہے ہیں، ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ میں حج کے بعد بندہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مولانا موصوف سے ملاقات ہوئی اور بہت سی مجالس میں آپ کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا آپ نے فرمایا کہ حصن حصین کا ترجمہ اور شرح لکھ رہا ہوں آپ اس کا مسودہ لے جائیں اور جلد سے جلد شائع کردیں، احقر نے

فوراً لبیک کہا اور اسکی طباعت کا وعدہ اور ارادہ کر لیا۔ الحمدللہ حج سے واپس ہونے کے بعد مسودہ کاتب کے حوالے کیا جو احقر کو موصوف نے عنایت فرمایا تھا بعد میں باقی مسودہ بھی موصول ہو گیا، اور الحمدللہ چند ماہ کے اندر ہی کتابت اور طباعت کے مراحل سے گذر کر کتاب منظرِ عام پر آگئی ہے فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

چونکہ کتاب کو بطورِ ختم پڑھنے کے لیے بہت سے حضرات ہر منزل کو علیحدہ مجلد کرایا کرتے ہیں اس لیے ہر منزل کو علیحدٰہ علیحدٰہ کر دیا گیا ہے، اس ترجمہ اور شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ اوپر متن لکھا گیا ہے اور نیچے ترجمہ ہے اور ترجمہ کے ساتھ دعاؤں کو دوبارہ لکھا ہے تاکہ استفادہ کرنے والوں کو پتہ چل جائے کہ دعا کہاں سے کہاں تک ہے، بعض ناشرین نے حصنِ حصین کا ترجمہ شائع کیا ہے جو پوری کتاب کا مسلسل ترجمہ ہے اسی میں دعاؤں کا ترجمہ بھی آگیا ہے لیکن دعاؤں کو علیحدہ کر کے نہیں بتایا ہے، جس سے عوام یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ دعا کہاں سے کہاں تک ہے۔ ہم نے اہتمام کے ساتھ کتاب کو آفسٹ پر شائع کیا ہے اور حُسنِ معنوی کے ساتھ حُسنِ ظاہری سے مزین کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو حضرات مستفید ہوں حضرت شارح مدظلہم اور احقر ناشر کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ شانہ حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شارح دامت برکاتہم کی دیگر تالیفات کی طرح اس تالیف کو بھی قبولیتِ عامہ نصیب فرماتے۔

إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ

احقر

محمد رضی عثمانی، عفا اللہ عنہ

ناظم دارالاشاعت کراچی

یکم رمضان ۱۴۰۰ھ ہجری

فہرستِ مضامین فضلِ مبین شرح حصنِ حصین

— — — — — — — — —

المنزل الرابع یوم الاحد
چوتھی منزل : بروز اتوار

مقدمۃ الکتاب

مقدمہ از شارح

مُحدّثِ جلیل حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بُلند شہری مدظلہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الحمد للہ الذی جعل ذکرہ ودعائہ حصنا حصینًا لعبادہ ☆ وحرزًا ثمینًا لخلقہ فی سمائہ وارضہ وبلادہ ☆ والصلوٰۃ والسلام علی من بعث الی کافۃ الناس اجمعین فی نجدہ ووھادہ ☆ وعلی من صحبہ ومن اتبعہ فی سننہ و سیرتہ فی یقظتہ ورقادہ ☆ فازمن اقتفیٰ اثارہ فجاھد وانفق ماعندہ من طریفہ وتلادہ ☆ وخاب من حاد عن میسرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعتوہ وعنادہ

امّا بعد: جہاں تک احقر کو یاد ہے سب سے پہلے الحصن الحصین کا نسخہ داعی الی اللہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے کتب خانہ میں دیکھا تھا، احقر اس وقت نو عمر تھا، مظاہر علوم سہارنپور میں پڑھتا تھا اور تعطیلات کے زمانہ میں مولانا موصوف الصدر کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ اس وقت احقر حدیث کا طالب علم بھی نہیں تھا اور زیادہ سوجھ بوجھ بھی نہ تھی لیکن الحصن الحصین کو دیکھا تو اس سے خاص قلبی تعلق پیدا ہو گیا پھر چند سال کے بعد (جب احقر حدیث پڑھ چکا تھا) بعض احباب نے روزمرّہ کے اوقات اور احوال سے متعلق دُعائیں جمع کرنیکی فرمائش کی، احقر نے ان کے فرمانے پر "مسنون دُعائیں" نامی کتاب لکھی جو الحمد للہ بہت ہی مقبول ہوئی۔ اسکی تالیف کیلئے "حصن حصین" کی بار بار ورق گردانی کرنی پڑی جس سے حصن حصین کی قدر و قیمت اور زیادہ بڑھ گئی اور اسکی جامعیت کا تفصیلی علم ہوا۔ پھر تقریبًا ۲۵ سال کے بعد "فضائل دُعا" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جو دس ابواب پر مشتمل ہے اسکی تالیف کے موقع پر بھی حصن حصین کو سامنے رکھا اور اس سے استفادہ کیا، حصن حصین کی بار بار ورق گردانی کے باعث جہاں کتاب سے تعلق بڑھتا گیا وہاں اس یقین میں بھی اضافہ ہوتا رہا کہ یہ کتاب عوام و خواص کیلئے بہت ہی زیادہ نافع و مفید ہے اور یہی وجہ اس کی مقبولیتِ عامہ کی ہے۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ آسان اردو زبان میں حصن حصین کا

ترجمہ لکھدوں لیکن فرصت نہ ملنے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی رہی بالآخر جب اللہ کی مشیت ہوئی تو ماہ شوال ۱۳۹۹ھ میں اس کا آغاز ہوگیا اور تقریباً ساڑھے چار ماہ میں پوری کتاب کا ترجمہ اختتام کو پہنچا۔ یہ اللہ جل شانہ کا فضل اور انعام ہے کہ اس نے مجھ سے یہ کام لے لیا اور درس وغیرہ کے اشغال کے ساتھ اتنی جلدی یہ ترجمہ ہوگیا۔ احقر نے چونکہ عوام کی تفہیم کو سامنے رکھا ہے اس لیے لفظی ترجمہ کے بجائے مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ لکھنے کی کوشش کی ہے اور ضرورت کے مواقع پر جگہ جگہ حواشی بھی لکھ دیئے ہیں اور کہیں کہیں ترجمہ کے درمیان قوسین میں ضروری تشریحات لکھ دی ہیں جن کی وجہ سے یہ ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہ رہا بلکہ متوسط درجہ کا ایک شرح بن گیا ہے۔ فللہ الحمد۔

حصن حصین میں اوّل دعا کے فضائل پھر ذکر کے فضائل لکھے ہیں اس کے بعد **آدابِ دُعا آدابِ ذکر، اَوقاتِ اجابت، احوالِ اجابت**، تفصیل سے درج کیے ہیں اور تقریباً ہر چیز کا احادیث مرفوعہ سے حوالہ دیا ہے اس کے بعد ان لوگوں کی فہرست دی ہے جن کی دُعا زیادہ لائقِ قبول ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم اور اسمائے حُسنیٰ درج کیے ہیں اور بتایا ہے کہ ان کے ذریعہ دُعا کرنے سے دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے بعد صبح شام کی ادعیہ واذکار سے شروع کرکے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر وقت اور ہر کام کی مسنون اور ماثور دعائیں لکھدی ہیں۔ پیدا ہونے کے وقت سے لیکر موت تک پیش آنے والے حالات اور سفر وحضر کے مختلف اوقات کی دُعائیں، کھانے، پینے، پہننے اور سونے کے آداب، نماز، حج، قربانی، جہاد وغیرہ کے اذکار و ادعیہ اپنی امکانی کوشش کے بقدر مولف رح نے جمع کیے ہیں۔ اذکار پر اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن دُعاؤں پر اتنی مختصر اور جامع کتاب "حصن حصین" کے سوا کوئی کتاب نظر سے نہیں گذری۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اور ذکر میں یہ دُعائیں بھی شامل ہیں۔ جن کا موقعہ بموقعہ پڑھنا آپ سے مروی ہے، ان کا اہتمام کرنے سے کثرتِ ذکر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے، ان کے مضامین ان دعاؤں میں غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا اُسی نے زندہ رکھا، اُسی نے سُلایا، اُسی نے

سونے سے جگایا، اسی نے کھلایا، اسی نے پلایا اور اسی نے پہنایا اسی کے حکم سے صبح شام ہوتی ہے، سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے، دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے۔ ہر دکھ درد کا دُور کرنے والا وہی ہے، بارش اسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں، ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرنا لازم ہے۔ اور ہر نعمت حاصل ہونے پر اور ہر دُکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر کرنا واجب ہے ہر خیر کا اسی سے سوال کریں اور ہر شر سے محفوظ ہونے کے لیے اسی کو پکاریں۔

بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکاکر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق ہے۔ مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دُعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت کے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے۔ پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام و راحت وہی پہنچاتا ہے۔ اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت اور مشقت اور کدوکاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جاتے تو ضروری نہیں کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر ہوجائیں اگر چیزیں میسر بھی ہوجائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہوجائے اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہوجائے۔ بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی، وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا۔ بہترین مکانات ہیں ایرکنڈیشنڈ ہیں، نرم نرم بستر ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھا دینا، کھلانا پلانا اور پیٹ بھرنا اور سیراب کرنا اور معدہ میں پہنچا دینا اور پچا دینا اور خون بنا کر جسم میں رواں دواں کردینا اور قوت دینا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قدرت سے ہوتا ہے، اس لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر موقعہ پر اللہ

کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی اُمّت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے تھے اور اسکی تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام و راحت پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لیے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقعہ پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیئے کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہٗ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں اس لیے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنائی ہوئی دعا پڑھنے کی بجائے ان کا وِرد رکھنا اور موقع بموقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے۔

مذکورہ دُعائیں حصن حصین میں دوسری منزل سے شروع ہوکر پانچویں منزل کے ختم تک چلی گئی ہیں۔ درمیان میں بہت سے احکام و آداب بھی بیان کر دیئے ہیں اور چھٹی منزل میں ان اذکار کی فضیلت بیان کی ہے جو کسی وقت اور مقام کے ساتھ مخصوص نہیں، پھر ساتویں منزل میں قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے فضائل لکھنے کے بعد وہ دُعائیں جمع کی ہیں جو کسی وقت اور کسی مقام کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ یہ دُعائیں بہت جامع ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اجمالاً و تفصیلاً اللہ رب العزت سے ہر نعمت اور خیر و خوبی اور ہر اچھی عادت اور عمدہ خصلت کا سوال کیا اور تمام شر و مکروہات سے اللہ کی پناہ مانگی اور ہر طرح کے آلام و اسقام اور اوجاع و امراض اور تمام بلایا و مصائب سے محفوظ ہونے کی دُعا کی۔ ان جامع دُعاؤں کا مانگنا تمام خیرات و حسنات کا مانگنا ہے اور ان میں آفات و مکروہات سے محفوظ ہونے کا سوال ہے۔ ان دُعاؤں کو کم از کم روزانہ پڑھ لیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ ہفتہ میں ایک بار تو ضرور ہی پڑھ لیا کریں، ان کو پڑھنے کے طور پر پڑھنے کے بجائے مانگنے کے طور پر پڑھیں کبھی کبھی ترجمہ دیکھ لیا کریں تاکہ یہ معلوم ہو

کہ کیا مانگ رہے ہیں۔ مومن بندوں کو محبوبِ حقیقی کے ذکر میں مزا آتا ہے اور اس سے مانگنے میں لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوتے ہیں وہ فرض نماز تک سے جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے ورغلانے سے کثرتِ ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں، قرآن مجید میں کثرتِ ذکر کا حکم ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی اُمت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دُعائیں سکھائیں۔ اگر یہ رہبانیت ہوتی تو آپ کثرتِ ذکر میں خود کیوں لگتے اور اپنی اُمّت، کو اس میں کیوں لگاتے۔

تقریباً تیس سال پہلے جب احقر نے کتاب "مسنون دعائیں" لکھی تھی اس وقت ایک شخص کا غضبناک خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ اس مشغولیت کے دور میں لوگوں کو اتنی دُعائیں پڑھنے کی فرصت کہاں ہے، اس خط سے اندازہ ہوا اور کچھ سیاسی مزاج لوگوں کے قول و فعل اور رنگ ڈھنگ سے پتہ چلا کہ مسنون دُعائیں پڑھنا اور اذکارِ ماثورہ میں لگنا گویا اُن کے نزدیک کارخانوں کے تباہ کرنے اور سیاست میں رخنہ پیدا کرنے اور تجارتوں کے برباد ہونے کے مرادف ہے۔ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے اگر ان کی زبان یا قلم سے ایسی باتیں نکلتیں تو محل تعجب نہ تھا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں وہ بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اذکار و ادعیہ میں لگنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف زہر اُگلتے ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ اپنا مقصدِ تخلیق یاد نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ شانہٗ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ[1] میں بیان فرمایا ہے اور ایسے لوگوں کو قرآن و حدیث کی تصریحات بھی معلوم نہیں ہیں

[1] ترجمہ: نہیں پیدا کیا میں نے جنات کو اور انسان کو مگر عبادت کے لیے ۱۲

اگر باری تعالیٰ کا فرمان یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا[1] اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ[2] اور اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ[3] کو پڑھتے اور دل وجان سے مانتے تو ایسی باتیں ہرگز نہ کرتے۔ اگر اللہ کے نام میں مشغول ہونے سے فانی دنیا کا نقصان ہوجائے جو اللہ کے نزدیک بکری کے کان کٹے ہوئے مُردہ بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے (کما فی المشکوٰۃ ص۴۳۹ عن صحیح مسلم) تو یہ کوئی رنج کی بات نہیں ہے۔ بالفرض اگر اذکار و ادعیہ میں لگنے سے فانی دنیا کا کچھ نقصان ہو بھی جائے تو اس عظیم فائدہ کو بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ اذکار و ادعیہ میں لگنے سے زندگی نورانی بنتی ہے اور مال ومتاع میں بہت بڑی برکت ہوتی ہے۔ اور قلبی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ پھر یہ نقصان کا وسوسہ بھی تو غلط ہے کیونکہ بظاہر نقصان کا امکان اس وقت تھا جبکہ ہر وقت ادعیہ و اذکار ہی میں لگے رہتے۔ (جیسا کہ ان میں لگنے کا حق ہے) لیکن اگر مختلف اوقات کی مختلف دُعائیں پڑھی جائیں تو ان میں مشاغل دنیویہ کو چھوڑنے کی بالکل ضرورت نہیں ہوتی اور ان کے لیے مستقل وقت نہیں نکالنا پڑتا، کام کاج میں لگے ہوتے، چلتے پھرتے سب دُعائیں ادا ہوجاتی ہیں بات اصل وہی ہے کہ جو لوگ مردار دنیا اور اہلِ دنیا سے محبت اور شغف رکھتے ہیں، وُہ اللہ کے نام کی لذت سے ناآشنا ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے بے خبر ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنی جہالت سے ذاکرین کی مخالفت کرتے ہیں۔ نہ ان کو خود ذکر اللہ سے انس و الفت ہے اور نہ دوسروں کے لیے اس مبارک مشغلہ کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو علم و فہم عطا فرمائے۔

---

[1] (ترجمہ) اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو ۱۲

[2] (ترجمہ) تیری زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں تر رہے۔ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن بُسر وحسنہ کما فی المشکوٰۃ ص۱۹۸

[3] (ترجمہ) اللہ کے ذکر کی کثرت کرو۔ یہاں تک کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ رواہ احمد وابو یعلی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد کما فی الترغیب جلد ۲ ص۳۹۹ ۱۲

ذکر اور دُعا بہت بڑی چیز ہے ان کے فضائل اور فوائد حصن حصین کے مقدمہ میں مذکور ہیں، ان فضائل کو محفلوں اور مجلسوں میں سُنائیں اور احباب و اصحاب کو اذکار و ادعیہ کی ترغیب دیں۔ دنیا داروں اور جاہلوں کی باتوں کا اثر نہ لیں۔

اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کو دینی سمجھ دے اور علم و عمل سے آراستہ فرمائے اور زبان و قلب کو اپنے ذکر سے معمور فرمائے۔

واللہ الموفق والمعین ——— وہو ذوالفضل المبین

العبد المحتاج الیٰ رحمۃ اللہ

محمد عاشق الٰہی بُلندشہری عفا اللہ عنہ وعافاہ

۴ / ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

المنزل الاول

یوم الخمیس

پہلی منزل

بروز جمعرات

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ
اَلْحِصْنُ الْحَصِيْنُ
مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُدَّةٌ لِّلِقَآئِهٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ قَالَ الْعَبْدُ الْفَقِيْرُ الضَّعِيْفُ الْمِسْكِيْنُ الْمُنْقَطِعُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الرَّاجِيْ مِنْ كَرَمِهٖ اَنْ يُّنَجِّيَهٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ مُحَمَّدُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْجَزَرِيِّ الشَّافِعِيُّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ

فضلِ مبین ترجمہ و شرح حصن حصین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ سامان ہے اللہ کی ملاقات کے لیے۔

اے اللہ درود بھیج ساری مخلوق کے سردار، ہمارے سردار حضرت محمد (مصطفیٰ ﷺ) پر اور آپ کے آل و اصحاب پر اور سلام بھیج (آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر)

کہا بندہ نے جو (اللہ کی رحمت کا) محتاج ہے ضعیف اور مسکین ہے (سب سے کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہے (اور) اللہ کے کرم سے اس بات کا امیدوار ہے کہ اللہ اُسے ظالم قوم سے نجات دے گا (یہ محتاج بندہ) محمد[1] بن محمد بن محمد ابن جزری شافعی ہے اللہ سختی میں اس کے ساتھ مہربانی فرماتے۔

[1] مصنف حصن حصین کا نام محمد تھا ان کے والد اور دادا کا نام بھی یہی تھا الجزری جزیرۃ ابن عمر کی طرف منسوب ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین جانب سے گھیرے ہوئے ہے یہ ابن عمر صحابی نہیں ہیں جن کی طرف جزیرہ منسوب ہے بلکہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں انہوں نے جزیرہ مذکورہ آباد کیا تھا مصنف کو جزری اور ابن الجزری کہا

أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللهِ الَّذِيْ جَعَلَ الدُّعَاءَ لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوةِ
وَالسَّلَامِ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْأَتْقِيَاءِ
الْأَصْفِيَاءِ فَإِنَّ هٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِيْنَ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَسِلَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ خِزَانَةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ
وَالْهَيْكَلَ الْعَظِيْمَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ وَالْحِرْزَ
الْمَكْنُوْنَ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَأْمُوْنِ بَذَلْتُ فِيْهِ النَّصِيْحَةَ

اللہ کی حمد کے بعد جس نے دُعا کو قضا کے رد کرنے کا ذریعہ بنایا اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر جو متقی اور برگزیدہ حضرات تھے صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے بعد (معروض ہے) کہ یہ (کتاب) حصن حصین (یعنی مضبوط قلعہ) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے تیار کیا ہوا ہے اور مومنین کا ہتھیار ہے جو نبی امین صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ سے لیا گیا ہے اور بنائے عظیم ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے بنائی گئی ہے اور حفاظت کی چھپی ہوئی چیز ہے جو نبی معصوم و مامون صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے تیار شدہ ہے۔ میں نے اس میں (مخلوق کیلئے اپنی) خیر خواہی اور ہمدردی کو خرچ کیا ہے اور احادیث صحیحہ سے تخریج کیا ہے اس کو میں نے ایسی چیز بنا کر ظاہر کیا ہے کہ ہر

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ان کے والد کا جزء بو مذکورہ سے آبائی تعلق تھا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ کی شب میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ الشافعی یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت ہے۔ حضرت امام صاحب موصوف کا نام محمد اور والد کا نام ادریس ہے آپ نسباً قریشی ہیں آپ کے پردادا کا نام شافع تھا اسی کی طرف منسوب کرکے آپ کو شافعی کہا جاتا ہے جو لوگ آپ کے مذہب کا اتباع کرتے ہیں ان کو بھی شافعی کہتے ہیں اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شافعی کی طرف نسبت کی جائے تو ایک یائے نسبت کا مزید اضافہ ہو مگر تخفیف کی وجہ سے ایک ہی ی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔

جناب مصنف رحمۃ اللہ علیہ مذہباً شافعی تھے اس لیے اپنے کو الشافعی لکھا آپ شافعی مذہب کے مفتی بھی تھے۔ حافظ ابن کثیر اور شیخ الاسلام بلقینی نے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت دی تھی ۱۲

وَأَخْرَجْتُهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ أَبْرَزْتُهُ عُدَّةً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ
وَجَرَّدْتُهُ جُنَّةً تَقِيْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ تَحَصَّنْتُ بِهِ فِيْمَا
دَهَمَنِيْ مِنَ الْمُصِيْبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوٰى مِنَ
السِّهَامِ الْمُصِيْبَةِ وَقُلْتُ شِعْرًا، أَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى ÷
عَلٰى ضَعْفِيْ وَلَمْ يَخْشٰى رَقِيْبَهْ ÷ خَبَأْتُ لَهُ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ ÷
وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ مُصِيْبَهْ ÷
أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ أَنْ يَنْفَعَ بِهٖ وَأَنْ يُفَرِّجَ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ
بِسَبَبِهٖ عَلٰى أَنَّهُ مَعَ اقْتِصَارِهٖ وَاخْتِصَارِهٖ لَمْ يَدَعْ حَدِيْثًا

سختی کے وقت (نجات کا) سامان ہے اور اس کو میں نے ایک ایسی ڈھال بنا کر ظاہر کیا ہے جو انسانوں اور جنوں کے شر سے بچاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے کے لیے قلعہ بنایا ہے جو اچانک آگئی ہے۔ اس کتاب میں جو (ذکر و دعا کے) تیر ہیں ان کے ذریعہ میں ہر ظالم سے محفوظ ہوگیا یہ تیر دشمن کے لگنے والے ہیں اس سلسلہ میں میں نے شعر بھی کہے ہیں ؎

اَلَا قُوْلُوْا بِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى — عَلٰى ضَعْفِيْ وَلَمْ يَخْشٰى[ل] رَقِيْبَهْ
خَبَأْتُ لَهُ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ — وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ مُصِيْبَهْ

ترجمہ: خبردار اس شخص سے کہہ دو جو قوی بن گیا ہے میرے ضعف کے مقابلہ میں اور اپنے نگہبان (یعنی اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرا۔ میں نے اس کے لیے راتوں میں پوشیدہ طور پر تیر تیار کیے ہیں (یعنی راتوں کی تاریکیوں میں اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں کی ہیں) اور امید کرتا ہوں کہ یہ اس کو لگ کر رہیں گے۔

ل حصن حصین کے تمام نسخوں میں لَمْ يَخْشٰى باثبات الالف ہے۔ حالانکہ حرف جازم کی وجہ سے الف گرنا چاہیئے تھا لیکن ضرورت شعری کی وجہ سے شین کے فتحہ کو اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور بعض لغات عرب میں حروف جازمہ کے باوجود معتل سے حرف علت حذف نہ کرنا بھی ثابت ہے ۱۲

صَحِيحًا فِي بَابِهٖ إِلَّا اسْتَحْضَرْتُهٗ وَأَتَيْتُ بِهٖ وَلَمَّا أَكْمَلْتُ تَرْتِيبَهٗ
وَتَهْذِيبَهٗ طَلَبَنِي عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَدْفَعَهٗ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى
فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ بِهٰذَا الْحِصْنِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ
الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ عَلٰى يَسَارِهٖ
وَكَأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تُرِيدُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيمَتَيْنِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَدَعَا

میں سوال کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر سے کہ اس کتاب کے ذریعہ (اپنی مخلوق کو) نفع پہنچاتے اور اس کے سبب ہر مسلمان کی بے چینی کو دُور فرماتے۔

اس کے باوجود کہ اس کتاب میں اقتصار اور اختصار ہے اس نے کوئی صحیح حدیث اپنے باب میں ایسی نہیں چھوڑی جو شامل نہ کرلی ہو اور اس میں موجود نہ ہو۔ اور جب میں اس کتاب کی ترتیب اور تہذیب سے فارغ ہوا تو مجھے ایک[1] ایسے دشمن نے طلب کیا جسے اللہ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ میں اس دشمن سے (بچنے کے لیے) پوشیدہ طور پر فرار ہوگیا اور اپنے اس قلعہ (یعنی الحصن الحصین کتاب) کی پناہ لے[2] لی۔ اسی دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب

[1] یہ دشمن کون تھا جس نے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا تھا اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے پوشیدہ ہوگئے اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۷۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو حصن حصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آگئے۔ رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ ۷۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں اس دوران لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے تفصیل واقعات النجوم الزاہرہ ج ۱۲ میں مذکور ہیں۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ ذوالحجہ ۷۹۱ھ اتوار کی تاریخ ہے اور النجوم الزاہرہ کے مصنف نے یکم ذوالحجہ سنیچر کی تاریخ ہے اس حساب سے ۲۲ ذوالحجہ بھی سنیچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے ماہ سابق (باقی اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيمَ وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ
فَهَرَبَ الْعَدُوُّ لَيْلَةَ الْأَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنِّي وَعَنِ
الْمُسْلِمِينَ بِبَرَكَةِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں تم کیا چاہتے ہو ———؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دُعا فرمایئے چنانچہ آپ نے اپنے مبارک ہاتھ اُٹھاتے اور میں آپ کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اپنے مبارک چہرہ پر پھیر لیے یہ جمعرات کی رات کا واقعہ ہے اس کے بعد اتوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا اور اللہ جل شانہ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہونے میں اختلاف ہوا۔ جس کی وجہ سے یہ دوسرا اختلاف رونما ہوا الملک الظاہر اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۷۹۱ھ میں بھی ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخری عشرہ میں دمشق چھوڑ کر بھاگ گیا تھا مگر شام کے دوسرے علاقوں میں جنگ جاری رہی واللہ اعلم۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ دشمن تیمور لنگ تھا لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تیمور لنگ نے دمشق پر جو حملہ کیا تھا وہ ۸۰۳ھ میں تھا جس کی تاریخ بعض اہل علم نے لفظ خراب سے نکالی تھی چونکہ حصن حصین کا سن تالیف ۷۹۱ھ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تیمور لنگ کا حملہ حصن حصین کی تالیف کے ۱۱ سال بعد ہوا تھا لہٰذا حصن حصین کی تالیف کے زمانہ میں جو دشمن حملہ آور تھا وہ تیمور لنگ نہیں ہو سکتا۔ نیز علامہ جزری کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمور ان کو ساتھ لے گیا تھا اور زندگی بھر ان کو جدا نہ ہونے دیا اور حصن حصین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جس دشمن نے ان کو طلب کیا تھا مصنف اس سے روپوش ہو گئے تھے اور وہ دو تین دن کے بعد بھاگ گیا تھا اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ دشمن تیمور لنگ نہ تھا جس نے علامہ جزری کو طلب کیا تھا ۱۲

[2] یعنی اس کتاب کی تبییض یا نقول لکھنے میں مشغولیت رہی یا اس کو بار بار بطور ختم پڑھتے رہے۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ
بِحُرُوْفٍ تَدُلُّ عَلٰى ذَالِكَ سَلَكْتُ فِيْهَا اَخْصَرَ الْمَسَالِكِ فَجَعَلْتُ
عَلَامَةَ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ خَ وَمُسْلِمٍ مُ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ دَ وَالتِّرْمِذِيِّ
تِ وَالنَّسَائِيِّ سَ وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ قَ وَهٰذِهِ
الْاَرْبَعَةِ عَهْ وَهٰذِهِ السِّتَّةِ عَ وَصَحِيْحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ
مُسْ وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ حِبْ وَاَبِيْ عَوَانَةَ عَوْ وَابْنِ
خُزَيْمَةَ مَهْ وَالْمُوَطَّا طَا وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ قُطْ وَمُصَنَّفِ
ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ مُصْ وَمُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ اَ وَالْبَزَّارِ رَ

جن کتابوں سے میں نے اس کتاب میں یہ احادیث منتخب کی ہیں ان کی طرف حروف[1] سے اشارہ کر دیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث فلاں کتاب سے اخذ کی گئی ہے پس میں نے صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی علامت مُ اور سنن ابی داؤد کی علامت دَ اور سنن ترمذی کی علامت تِ اور سنن نسائی کی علامت سَ اور سنن ابن ماجہ قزوینی کی علامت قَ اور ان چاروں (یعنی ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) کے مجموعہ کی علامت عَہْ ہے اور ان چھ (یعنی صحیحین اور چاروں سنن) کی علامت عَ اور صحیح مستدرک جو حاکم کی تصنیف ہے اس کی علامت مُسْ اور صحیح ابن حبان کی علامت حِبْ اور صحیح ابوعوانہ کی علامت عَوْ اور صحیح ابن خزیمہ کی علامت مَہْ اور موطا کی طا اور سنن دار قطنی کی علامت قُطْ اور مصنف ابن ابی شیبہ کی علامت مُصْ اور مسند امام احمد کی علامت اَ اور مسند بزار کی علامت رَ اور مسند ابویعلیٰ موصلی کی علامت صِ اور مسند دارمی کی علامت

[1] مصنف نے اکیس[۲۱] محدثین کی کتابوں سے انتخاب کر کے حصن حصین لکھی ہے لیکن رموز اور اشارے ستائیس[۲۷] عدد ہیں۔ چونکہ امام طبرانی کی چار کتابوں کے اور امام بیہقی کی دو کتابوں کے حوالے دیئے ہیں اور ایک حوالہ مجموعہ سنن اربعہ کا اور ایک حوالہ مجموعہ صحاح ستہ کا مزید ہو گیا اس لیے حوالہ جات ستائیس[۲۷] ہو گئے جن میں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی ہے۔ یکحرفی میں صرف میم کو پیش سے پڑھتے ہیں اور تِ اور صِ زیر سے باقی سب زبر سے پڑھی جاتی ہیں دو حرفی علامتوں میں تین بکسر اول و سکون ثانی ہیں، حِبْ، رِمِی، قِی اور تین بضم

وَاَبِيْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ صِ وَالدَّارِمِيِّ رِمِيْ وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ
الْكَبِيْرِ طَ وَالْاَوْسَطِ طَسْ وَالصَّغِيْرِ صَطْ وَالدُّعَاءِ لَهٗ
طَبْ وَلِابْنِ مَرْدُوْيَهْ مَرْ وَالْبَيْهَقِيِّ قِيْ وَالسُّنَنِ الْكَبِيْرِ لَهٗ
سُنِّيْ وَعَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السُّنِّيِّ ى وَاُقَدِّمُ رَمْزَ
مَنْ لَهُ اللَّفْظُ وَاِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ
رَمْزِهٖ مَوْ لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْكُتُبِ

رِمِی اور طبرانی معجم کبیر کی علامت طَ اور ان کے معجم اوسط کی علامت طَسْ اور ان کے معجم صغیر کی علامت صَطْ اور طبرانی کی کتاب الدعا کی علامت طَبْ اور ابن مردویہ کی کتاب الدعا کی علامت مَرْ اور بیہقی کی کتاب الدعوات کی علامت قِیْ اور ان کی سنن کبریٰ کی علامت سُنّی اور ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ کی علامت یٰ مقرر کی ہے۔ جس کتاب کے الفاظ لیے ہیں اس کی علامت پہلے لکھی ہے اور اگر حدیث موقوف[1] ہے تو اس کتاب کی علامت سے پہلے لفظ مَوْ لکھ دیا ہے جس سے حدیث لی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث ان کتابوں میں موقوف ہے جن کا ذکر اس کے بعد ہے اور ایسا کم واقع ہوا ہے

[1] حدیث موقوف صحابی کے قول و فعل کو کہتے ہیں جس میں صحابی نے اس قول و فعل کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کیا ہو اور مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہو یعنی صحابی نے آپ کا اسم گرامی لے کر بتایا ہو کہ یہ بات آپ نے فرمائی ہے یا یہ فعل آپ نے کیا ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اول و سکون ثانی ہیں مُسْ۔ قُطْ۔ مُصْ باقی بفتح اول و سکون ثانی ہیں۔

جب حصن حصین کا ختم پڑھا جائے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح لکھی ہیں یعنی ایسا نہ کرے کہ ادعیہ و اذکار پڑھتا جائے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ خ کی جگہ رواہ البخاری اور مُ کی جگہ رواہ مسلم کہے۔ کتاب کو پڑھتے وقت ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے مثلاً دار قطنی کے لیے قُطْ (قاف کے پیش کے ساتھ) ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لیے مُصْ اور مستدرک حاکم کے لیے مُسْ ہے ان کے زیر و زبر میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح لکھے ہیں اسی طرح پڑھے ۱۲

وَذَالِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عُدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ يَّرْبَأُ بِنَفْسِهٖ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَّتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ وَاِلَّا فَفِي الْحَقِيْقَةِ لَا اِحْتِيَاجَ اِلَيْهَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ فَلْيَعْلَمْ اَنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا فِيْهِ صَحِيْحًا فَزَالَ الْاِلْتِبَاسُ وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِيْفُ مَا لَمْ تَجْمَعْهُ مُجَلَّدَاتٌ مِّنَ التَّالِيْفِ وَاِذَا انْتَهٰى تَرْجُوْا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ نَّجْعَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَصْلًا يَّفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ لَّفْظِ مَا فِيْهِ قَدْ اَشْكَلَ

حدیث موقوف صرف اس جگہ لی ہے جہاں اس باب میں حدیث متصل (یعنی حدیث مرفوع) یا تو ملی نہ تھی یا ملی لیکن اس میں اختلاف پایا گیا۔ علاوہ ازیں میں نے یہ علامتیں صرف اس عالم کے لیے بیان کی ہیں جو تقلید سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہے اور اس طالب علم کے واسطے لکھی ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو پہچانتا ہے ورنہ درحقیقت عام لوگوں کو ان علامتوں کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کے لیے کسی عالم کی تقلید ہی کافی ہے۔ پھر معلوم ہونا چاہیئے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح[1] ہے۔ لہٰذا صحیح غیر صحیح کا شبہ جاتا رہا اور خدا کا شکر ہے یہ لطیف مختصر اس قدر کثیر تعداد میں حدیثوں کو جامع ہے جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں جمع نہیں ہیں اور جب یہ ختم ہو جائے گی تو ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے اخیر میں ایک ایسی فصل لکھ دیں[2] گے جو اس کے متعلق لفظ کو کھول دے جس میں اشکال ہو۔

عـه قیل معناه اختلف فی الرفع والوقف او اختلف فی صحۃ المتصل وعدم صحتہ والقلب یطمئن لا بہذا ولا بذاك ۱۲

[1] مصنف نے جو یہ فرمایا کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح ہے تو صحیح سے وہ صحیح مراد نہیں جو محدثین کی اصطلاح کے مطابق صحیح ہو بلکہ صحیح ثابت کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ حصن حصین میں جو کچھ دعائیں وغیرہ لی ہیں وہ سب کتب حدیث سے لی ہیں ان کو پڑھنا اور اس کتاب پر عمل کرنا سب درست ہے اور قابل عمل ہے۔ سند کے اعتبار سے گو احادیث ضعیفہ بھی ہیں لیکن چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف پر عمل کرنا بھی درست ہے اس لیے اس کتاب میں درج شدہ اذکار و ادعیہ کو معمول بنانا درست ہے ۱۲

[2] مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت مدید گذر جانے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کی شرح لکھا جس کی تصریح خود مذکور کے دیباچہ میں کی ہے ۱۲

وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى اَحَادِيْثَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَآءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَآءِ وَالذِّكْرِ وَاَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ وَاَحْوَالُهَا وَاَمَاكِنُهَا ثُمَّ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ وَاَسْمَآؤُهُ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ اِلَى الْمَسَآءِ وَفِيْ طُوْلِ الْحَيٰوةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرُ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهٗ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارُ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ ثُمَّ الدُّعَآءُ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَالِكَ ثُمَّ خَتَمْتُهٗ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ بِهٖ مِنَ الْعَمٰى فَاَوْضَحَ

اور یہ کتاب ایک مقدمہ ہے جو دعا اور ذکر کے فضائل کی احادیث پر مشتمل ہے ان کے بعد دعا اور ذکر کے آداب اور قبولیت کے اوقات و احوال اور مقامات کا ذکر ہے پھر اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا بیان ہے پھر وہ دعائیں درج کی ہیں جو صبح سے شام تک اور زندگی کے تمام احوال میں مرنے تک کے تمام مطالب اور مقاصد و حوائج کے لیے پڑھی جاتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ثبوت ہے پھر اس ذکر کا بیان ہے جس کی فضیلت صراحت کے ساتھ حدیث میں وارد ہے اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اس کے بعد استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ پھر قرآن کریم اور اس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت ہے۔ پھر ان دعاؤں کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہیں (یعنی کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں)

ان چیزوں کے بعد میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت لکھی ہے جو رسول برحق ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے بچا کر (لوگوں کو) ہدایت دی اور جن کے ذریعہ اندھے پن کے بعد بینائی عطا فرمائی۔ آپ نے راستہ واضح فرما دیا اور کسی کے لیے

اَلْمُحَجَّۃَ وَلَمْ یَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

فَضْلُ الدُّعَآءِ

(۱) قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اَلْاٰیَۃ مص عہ حب مس ا

(۲) مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَآءِ مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ مص فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ مس فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَۃَ ت

کوئی حجت نہیں چھوڑی، میں نے فضائل درود پر اپنی کتاب ختم کر دی ہے اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے جب تک[1] یاد کرنے والے آپ کو یاد کرتے رہیں اور جب تک آپ کے ذکر سے غفلت برتنے والے غافل رہیں۔

دُعا کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا عبادت ہی ہے[2] اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (ترجمہ)

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، احمد عن نعمان بن بشیرؓ)

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے جس کے لیے دُعا کھول دی گئی (یعنی دُعا کی توفیق جسے

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اور ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا درود و سلام نازل ہو۔ ۱۲

[2] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے پھر آپ نے سورۂ مومن رکوع ۶ کی یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ○ (باقی اگلے صفحہ پر)

(۳) لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ق حب مس۔

(۴) لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَالدُّعَآءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَآءَ لَیَنْزِلُ فَیَتَلَقَّاہُ الدُّعَآءُ فَیَعْتَلِجَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مس ر طس۔

خوب اچھی طرح ہو گئی) اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے (ابن ابی شیبہ عن علیؓ و ابن عمرؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے (حاکم)

ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اس کے نزدیک عافیت کے سوال سے بہتر ہو۔ (ترمذی)

(۳) دُعا کے سوا کوئی چیز قضا کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی (ترمذی، ابن ماجہ عن سلمانؓ، ابن حبان، حاکم، عن ثوبانؓ)

(۴) تقدیر سے ڈرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور دعا، اس بلاء کے لیے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی اور اس بلا کے لیے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بیشک ایسا ہوتا ہے کہ بلا نازل ہوتی ہے اور دُعا اس سے جا ملتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتی رہیں گی (بلاء اترنا چاہے گی اور دُعا اُسے روکتی رہے گی) (حاکم، بزار، طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ترجمہ آیت کا یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کی حالت میں جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجتمندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے للچاتا اور ملکتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہی داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں وہ قادر ہے کریم ہے جتنا چاہے دے سکتا ہے اسکو کوئی روکنے والا نہیں ہے وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز ہے اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اسکا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دُعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بنجاتی ہے اسکے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجتمندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے جو نکہ اسکے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لیے اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے داخل دوزخ ہونے کی وعید ہے جو سورہ مومن کی آیت میں مذکور ہے

(حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھو)

(۵) لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ت ق حب مس

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عبادات میں) کوئی چیز دُعا سے بڑھ کر بزرگ[1] و برتر نہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [1] قضا یعنی تقدیر دو قسم پر ہے مُبرَم اور مُعلّق۔ مُبرَم وُہ ہے جو بدلے گی نہیں اور مُعلّق وُہ ہے جس میں بعض وجوہ سے بدلے جانے کا امکان ہے اس حدیث میں اسی تقدیر معلق کا ذکر ہے تقدیر معلق میں یہ ہوتا ہے کہ اگر فلاں نے ایسا کیا تو ایسا ہوگا مثلاً فلاں شخص پر فلاں مصیبت آئے گی اور دعا کی تو نہیں آئے گی اور فلاں شخص نے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کی عمر اسّی سال ہوگی ورنہ ساٹھ سال ہوگی اور یہ تقدیر معلق فرشتوں کے علم میں رکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ کو چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دُعا کرے گا یا نہیں اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے گا یا نہیں اس لیے اس کے علم کے مطابق تقدیر مُبرَم پر ہی عمل ہوتا ہے۔

حدیث میں جو فرمایا کہ دُعا سے قضا رد ہو جاتی ہے اور بِرّ سے عمر بڑھ جاتی ہے یہ قضا معلق کے بارے میں فرمایا ہے جو فرشتوں کے علم سے متعلق ہے۔ بات ذرا باریک ہے کسی اچھے عالم سے سمجھ لیں۔

حدیث میں یہ جو فرمایا کہ بِرّ سے عمر بڑھتی ہے اس میں بِرّ سے مطلق نیکی بھی مراد ہو سکتی ہے اور ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو بھی بِرّ کہا جاتا ہے اس لیے وہ معنی بھی ہو سکتا ہے بلکہ دیگر احادیث کی تصریحات کی وجہ سے دوسرے معنی لینا ہی زیادہ راجح ہے۔

[2] جس بلا اور مصیبت کا آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ڈرنے اور خوف کھانے سے نہیں ٹل سکتی۔ البتہ دُعا کرنے سے وہ بلا دور ہو جاتی ہے۔ دُعا ہمیشہ بلا اور مصیبت کے ٹل جانے کا سبب بنتی ہے اور آلام و مصائب سے اس طرح بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے جس طرح لڑائی میں سپر تلوار کو روکتی ہے، جو مصیبت آ چکی اس کے دفع کرنے کے لیے اور جو نہیں آئی لیکن آ سکتی ہے اس کے روکنے کے لیے دُعا نفع دیتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں صاف تصریح موجود ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [1] دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اس لیے کہ دعا سراپا عبادت ہے اور عبادت کا مغز ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ عبادت میں بندہ اللہ کے حضور میں اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرتا ہے اور یہ بات دُعا میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

(۶) مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ت مس مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ مص

(۷) لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ حب مس

(۸) مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ت

(۶) اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس[1] پر غصہ ہوتا ہے (ترمذی، حاکم عن ابی ہریرہ رضؓ) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو اللہ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتا ہے (ابن ابی شیبہ)

(۷) اور فرمایا کہ دُعا کرنے سے عاجز[2] نہ ہو کیونکہ دُعا کے ہوتے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہیں ہوگا (ابن حبان، حاکم)

(۸) اور فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے اُسے چاہیئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت[3] سے دعا کرے (ترمذی عن ابی ہریرہ رضؓ)

[1] جب کوئی بندہ دُعا سے گریز کرتا ہے اور اپنی حاجتمندی کے اقرار کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ بندہ کے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور ایک طرح سے اپنے لیے بے نیازی کا دعویٰ ہے حالانکہ بے نیازی اللہ جل شانہٗ کی خاص صفت ہے! اس لیے دعا نہ کرنے والے پر اللہ جل شانہٗ غصہ ہو جاتے ہیں۔

[2] انسان بھلائی اور بہتری کے لیے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دُکھ تکلیف سے بچنے کے لیے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور موثر طریقہ دُعا کرنا ہے اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری، نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت نہ مال کا خرچ۔ بس دل کو حاضر کرکے دُعا کرنی پڑتی ہے، غریب اور مالدار، تندرست اور بیمار، مسافر اور مقیم دیسی اور پردیسی، بوڑھا اور جوان، مجمع میں ہو یا کیسی ہی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اس لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بھی بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو اور حقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لیے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لیے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے، یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا) کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے۔

[3] اس حدیث پاک میں دُعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا گر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام و راحت (باقی اگلے صفحہ پر)

(۹) اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس

(۱۰) مَرَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِیْنَ فَقَالَ اَمَا کَانَ ھٰؤُلَاءِ یَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ ر

(۹) اور فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے[۱] اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے (حاکم عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۱۰) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پر گذر ہوا جو تکلیف میں مبتلا تھے آپ نے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (بزار عن انس رضؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیئے جو شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اس کے لیے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ انعام ہوگا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوگا یا کسی مصیبت سے دوچار ہوگا یا کسی مرض میں گرفتار ہوگا اور اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جل شانہٗ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو آرام و راحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدائے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور مصیبت آگھیرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو نا امید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی حالانکہ اگر اس وقت دعا کرتے جب خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھمنڈ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا۔ غفلت اور دنیاوی مستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے سخت حاجتمندی کے وقت دعا کی مقبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ انسان کا جو یہ طرز عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے اور چین و آرام کے زمانہ میں خدائے پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے بغاوت اور سرکشی پر کمربستہ ہو جاتا ہے یہ طرز عمل نہایت بے غیرتی کا ہے بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ کا محتاج ہے اسی طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے۔

[۱] دعا مومن کا ہتھیار ہے کیونکہ اس کے ذریعہ جن اور انسان دونوں طرح کے دشمنوں کو دفع کر سکتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ "دعا دین کا ستون ہے" دوسری حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے دونوں باتیں درست ہیں۔ کیونکہ نماز، دعا پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک عمارت کے کئی ستون بھی ہوتے ہیں۔ "دعا آسمانوں اور زمین کا نور ہے" کیونکہ دعا میں اللہ کی مالکیت اور خالقیت کا اور اللہ کے نافع اور ضار ہونے کا اقرار ہوتا ہے اللہ کی وحدانیت کا جب تک دنیا میں اقرار کیا جاتا رہے گا پوری دنیا اور آسمان و زمین قائم رہیں گے اور ان میں روشنی بھی رہے گی (باقی بر صفحہ آئندہ)

(۱۱) مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَنْصِبُ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ مَسْأَلَۃٍ اِلَّا اَعْطَاھَا اِیَّاہُ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَھَا لَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ ا۔

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان کسی سوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے چہرہ کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکا سوال ضرور پورا فرما دیتا ہے یا تو اسکو اس دنیا میں اسکے سوال کے مطابق عنایت فرما دیتا ہے اور یا اس دعا کو اس کے لیے (آخرت کا) ذخیرہ بنا دیتا ہے[۱] (مسند احمد عن ابی ہریرہ رضؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] عافیت بہت جامع لفظ ہے صحت، تندرستی، سلامتی، آرام چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اللہ جل شانہٗ سے دونوں جہان میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات (یعنی گناہوں سے درگذر) کا سوال کرے۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے پھر وہی پہلا جواب عنایت فرمایا۔ وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور اس نے وہی سوال کیا آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہو گئی تو تو کامیاب ہو گیا۔ (لہٰذا اس دعا کو معمولی نہ سمجھو، دنیا و آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لیے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعاؤں سے افضل ہے (رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ کثرت سے عافیت کی دعا کیا کرو (اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۲۹ وقال صحیح علی شرط البخاری واقرہ الذہبی)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] یہ حدیث مصنفؒ نے مسند احمد سے نقل کی ہے۔ مفصل حدیث جو مشکوٰۃ المصابیح میں مسند احمد سے نقل کی ہے اس میں قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے:

کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہٗ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرما دیتے ہیں (۱) یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرما لیتے ہیں اور اس کا سوال پورا فرما دیتے ہیں یعنی جو مانگتا ہے وہ دے دیتے ہیں (۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جس کا ثواب آخرت میں دیں گے) (۳) یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شی کے برابر (اس طرح عطیہ دیتے ہیں کہ) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس طرح تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہم بہت زیادہ کمائی کرلیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے) جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے) (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۹۶ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

اس حدیث مبارک میں یہ بتایا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے یعنی یہ سوال نہ کرے کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی بددعا نہ کرے اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقربا سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بہت بُری چیز ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (بخاری) قطع رحمی بھی ایک گناہ ہے لیکن اس کی خاص مذمت اور بُرائی ظاہر کرنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الگ ذکر فرمایا چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہٗ کے نزدیک بہت ہی بُری چیز ہے اس لیے قبولیت کی شرط میں یہ بھی فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دُعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دُعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی، اللہ جل شانہٗ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے کسی بچہ کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رُک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ نہ ہوتے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دُعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ کوئی مصیبت ٹلے لیکن اس دُعا کو اللہ جل شانہٗ آخرت میں ثواب کیلئے محفوظ فرما لیتے ہیں جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملیں گے تو جن دُعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا اس وقت ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے اس موقعہ پر بندے کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔ دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گذر جائے گی اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے اور دائمی ہے وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔

جعلنا اللّٰہ من عبادہ المفلحین

فَضْلُ الذِّكْرِ

(۱) يَقُوْلُ اللّٰهُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ الْحَدِيْثَ خ م ت س ق

ذکر کی فضیلت

(۱) (حدیث قدسی[1] ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ[2] میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے، اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ الحدیث[3]

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

---

[1] حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ کا ارشاد نقل فرمائیں لیکن وہ قرآن مجید میں نہ ہو۔ [2] اس حدیث میں اول تو یہ فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ میں بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں یعنی وہ میرے بارے میں جو گمان رکھے میں اس کے موافق معاملہ کرتا ہوں لہٰذا بندوں کو چاہیئے کہ ہر وقت اللہ کی رحمت، لطف و کرم اور مغفرت ہی کی امید رکھیں لیکن ساتھ ہی ڈرتے بھی رہیں کیونکہ ایمان امید و بیم یعنی خوف اور امید کے درمیان ہے پھر یہ فرمایا کہ میں بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ مجھے تنہا یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے، یعنی فرشتوں کے مجمع میں۔ یہاں علماء نے یہ اشکال کیا ہے کہ فرشتوں کو مومنین کی جماعت سے کیسے بہتر بتایا حالانکہ مومنین فرشتوں سے افضل اور اشرف ہیں پھر اس کے کئی جواب لکھے ہیں ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ فرشتوں کا بہتر ہونا ایک خاص حیثیت سے ہے اور وہ یہ کہ وہ معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے۔ دوسرا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اکثر افراد کے اعتبار سے ہے کیونکہ فرشتوں کے اکثر افراد انسانوں کے اکثر افراد سے افضل ہیں اگرچہ سارے انبیاء علیہم السلام سارے ہی فرشتوں سے افضل ہیں ان کے علاوہ اور بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔ [3] لفظ الحدیث وہاں لکھتے ہیں جہاں پوری حدیث بیان نہ کی گئی ہو موقعہ کے مناسب (باقی اگلے صفحہ پر)

(۲) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ ت ق مس ا

(۳) مَا صَدَقَةٌ اَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طس

---

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں سب اعمال سے بہتر عمل نہ بتا دوں؟ جو تمہارے بادشاہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنیوالا ہے اور جو تمہارے لیے (دنیا میں) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور نیز تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ (میدان جنگ میں) دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمائیے ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا عمل اللہ کا ذکر ہے (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، عن ابی الدرداء)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مالی صدقہ اللہ کے ذکر سے بہتر نہیں (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ضروری حصہ لکھ کر لفظ الحدیث لکھ کر اشارہ کر دیتے ہیں کہ ابھی حدیث باقی ہے اس کو حدیث کی کتاب میں دیکھ کر پوری پڑھ لو۔ حدیث کا آخری حصہ جو مصنف نے چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ بندہ اگر میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ذراع یعنی ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک ذراع قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک باع یعنی چار ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں (اس سے قرب مکانی مراد نہیں ہے بلکہ رحمت اور لطف و کرم کے ساتھ متوجہ ہونا مراد ہے اور مقصد یہ ہے کہ بندہ جس طرح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف اس سے زیادہ ہوتی ہے۔)

(۴) اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا اَلْحَدِيْثَ خ م ت

---

(۴) اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گشت لگاتے ہوئے اہل ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں پھر جب وہ کسی جماعت کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آجاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے (وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور) ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ الحدیث[۱] (بخاری، مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرۃؓ)

---

[۱] بقیہ حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری کے دربار میں جاتے ہیں تو پروردگار عالم ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں، ملائکہ عرض کرتے ہیں آپ کی پاکی اور بڑائی بیان کر رہے ہیں اور آپ کی تعریف کر رہے ہیں آپ کی بزرگی بیان کر رہے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا اللہ رب العزت فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں اور بہت زیادہ آپ کی بزرگی و پاکی بیان کریں، پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، مجھ سے کیا مانگتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے بہشت مانگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم اے ہمارے پروردگار انہوں نے بہشت نہیں دیکھی، پھر وہ فرماتا ہے اگر وہ بہشت دیکھ لیں تو کیا حال ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص کریں اور بہت زیادہ اس کی طلب اور رغبت میں لگ جائیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے اس کو نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیا حال ہو، فرشتے عرض کرتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں اور خوب زیادہ خوف زدہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اس پر ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو ذکر والوں میں سے نہیں تھا بس وہ تو کسی حاجت کی وجہ سے وہاں بیٹھا تھا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہے گا ۱۲

(۵) مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ خ م

(۶) لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ م ت ق

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے۔

(بخاری، مسلم، عن ابی موسٰے الاشعری رض)

(۶) جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان لوگوں میں یاد فرماتا ہے جو اس کے دربار میں ہیں۔[۲] (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی سعید رض)

[۱] یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا زندہ ہے اور اس سے غافل ہونے والا مردہ ہے۔ ذاکر کا ظاہر اور باطن نورِ معرفت سے مزین ہو جاتا ہے اور اس کو حیاتِ جاودانی نصیب ہوتی ہے جو مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں اور عالم برزخ میں امن و چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔
ذاکر کے برعکس وہ لوگ ہیں جن کو دنیا و آخرت کا ہوش نہیں ان کا باطن مردہ اور گندہ اور ظاہر مرجھایا ہوا رہتا ہے بظاہر وہ جاندار معلوم ہوتے ہیں مگر بندگی کی روح سے کورے اور خالی ہوتے ہیں۔
انسانی صورت اور ڈھانچہ ضرور ان کے پاس ہوتا ہے مگر ان کی زندگی بے سود اور بے فائدہ ہوتی ہے جس طرح مردہ کوئی کسب نہیں کرتا اور عملی ترقی کے زینہ پر نہیں چڑھتا اسی طرح غیر ذاکر کا حال ہے۔ ؎
آں را کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست
سکینہ سے دلجمعی مراد ہے جس کے سبب دل میں خاص اطمینان ہوتا ہے اور ذکر اللہ کی لذت دل میں محسوس ہوتی ہے۔
[۲] اللہ تعالیٰ ان مقرب فرشتوں میں (جنہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرتے وقت کہا تھا کہ آپ ایسے شخص کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں جو دنیا میں فتنہ و فساد، شر و خونریزی کرے گا) بطور فخر ذکر فرماتا ہے کہ نفس کی خواہشات اور شیطانی رکاوٹوں اور دیگر علائق کے باوجود ہمارے ذکر سے غافل نہیں ہیں ۱۲

(۷) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ت ق حب مس مص

(۸) اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ حب ر ط

(۹) قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا

(۷) ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کے شرائع[۱] مجھ پر بہت ہو گئے ہیں سب پر عمل کرنا دشوار ہے آپ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جس کو میں خوب اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لوں (یعنی اس میں لگا رہوں) آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن عبد اللہ بن بُسر رض)

(۸) حضرت معاذ بن جبل رض فرماتے ہیں آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یمن جاتے وقت) جدا ہوا یہ تھی کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) اللہ کو سب سے پیارا عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (ابن حبان، مسند بزار، طبرانی فی الکبیر)

(۹) حضرت معاذ بن جبل رض یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے (کچھ) نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا جتنا ہو سکے تقویٰ کو لازم پکڑے رہو اور ہر پتھر اور ہر درخت

[۱] یہاں شرائع اسلام سے فرائض اور واجبات مراد نہیں ہیں بلکہ فضائل کی چیزیں نوافل و مستحبات مراد ہیں بہت ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ تعداد میں یہ چیزیں اس حد کو پہنچ گئی ہیں کہ ان سب کے کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں اگر بعض کو کرتا ہوں تو بعض چھوٹ جاتی ہیں کوئی ایسی چیز ارشاد فرما دیں جو بہت زیادہ کام کی ہو، اس میں لگے رہنے سے دوسری حسنات اور مستحبات کے چھوٹ جانے کی تلافی ہوتی رہے اور خیر ہی خیر ہو ۱۲

اُسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَّمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ ط

کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جو کچھ بُرائی (گناہ) ہو جائے اس کی اللہ کے حضور توبہ کرو۔ پوشیدہ[1] گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہری گناہ کی توبہ ظاہری طور پر کرو (طبرانی فی الکبیر عن معاذ رض)

[1] یہ جو فرمایا کہ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہر گناہ کی توبہ ظاہری طور پر۔ اس میں دو باتیں بتائی ہیں اوّل یہ کہ جو گناہ تنہائی میں ہو گیا اس کو بندوں پر ظاہر نہ کرو گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے جب چھپانے پکی سچی توبہ کر لو۔ دوسری یہ اہم بات بتائی کہ جو گناہ خلاصہ میں ہوا ہو اس کی توبہ ظاہر میں کرو یعنی جن لوگوں کے سامنے گناہ ہوا ہو ان کے سامنے توبہ بھی علی الاعلان کرے اور پکی توبہ وہی ہے۔ اگر کسی نے کوئی کلمہ خلاف شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے سامنے کرے ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہو گا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے سے نہیں جھجکتا اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی نے اپنی جہالت سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر اناج نہ ہو (تو یہ کلمۂ کفر ہے کیونکہ اس میں روزہ کی تحقیر ہے اور روزہ کا مذاق ہے) اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان کرے کہ میں نے بہت بُرا کلمہ کہا ہے آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی بھی ان لوگوں کے سامنے مانگے تاکہ نفس کی اصلاح بھی ہو اور جن لوگوں کے سامنے بے عزتی کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جائے۔ بعض لوگ مجمع میں عزت دار آدمی کو اُلٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں ایسی معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو۔

ایک اہم بات اور قابلِ ذکر ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحب قلم ہوتے ہیں ان گمراہ فرقوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں پھر جب اللہ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں ایسی توبہ نامکمل ہے ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتا دیں کہ یہ گمراہی ہے میں گمراہی میں تھا تم کو بھی اس پر لگا دیا اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

(۱۰) مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا مص قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط۔

(۱۱) لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِيْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ اَفْضَلَ ط

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر الٰہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب[1] سے بچانے والا ہو۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد، ابن ابی شیبہ عن معاذ رض)
صحابہ نے عرض کیا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی ذکر اللہ کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اس کی برابر نہیں اِلّا یہ کہ اپنی تلوار سے (دشمنِ خدا کو) یہاں تک مارے کہ وہ ٹوٹ جائے آپ نے اسے تین بار فرمایا۔
(طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط، طبرانی فی الصغیر عن معاذ و جابر رض)

(۱۱) اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا محض اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر کرنے والا ہی افضل ہوگا (طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رض)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کریں اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں ان سب کی ایک ایک کر کے تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پرچوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کیے تھے۔ خلاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلایا ہے حتی الوسع اس کی تلافی کریں قرآن مجید میں اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا کے ساتھ جو وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فرمایا ہے اس میں اس کو واضح فرما دیا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

[1] دنیا اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچانے والا ذکر سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے حتی کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اس کے برابر نہیں اس سے وہ جہاد مراد ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو لیکن جس جہاد میں اللہ کے ذکر میں بھی مشغول ہو ظاہر ہے کہ وہ مطلق ذکر کرنے سے افضل و اعلیٰ ہوگا ۱۲

(۱۲) إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ ت

(۱۳) يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ قِيْلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب ط ص۔

(۱۴) مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو چرو، پھر کر کھاؤ[1] پیو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ (ترمذی، عن انس رض)

(۱۳) حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عنقریب قیامت کے روز لوگوں کو معلوم ہو جاتے گا اہل کرم کون ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اہل کرم کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجلسوں میں لگے رہنے والے (ابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، ابو یعلی، عن ابی سعید الخدری رض)

(۱۴) ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہیں ایک میں فرشتہ ہے دوسرے میں شیطان ہے جب وہ

[1] یعنی جب تم ذکر کرنے والوں کے پاس سے گذرو تو تم بھی ان کے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ کیونکہ وہ جنت کے باغوں میں ہیں اور ان باغوں سے الفت رکھنے کی وجہ سے آئندہ بھی جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ حدیث میں لفظ فَارْتَعُوْا ہے جس کے معنی ہیں تم چرو یعنی فراخی سے کھاؤ پیو یعنی وہ عمل کرو جو جنت میں میوہ کھانے کا سبب بنے جیسے تسبیح، تحمید، تہلیل،

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو چرو، حضرت ابو ہریرہ رض نے عرض کیا وہ باغ کونسے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں، پھر دریافت کیا چرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھنا (ترمذی)

الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ فَوَسْوَسَ لَهٗ۔ مص

(۱۵) مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى

اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا[1] ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے (ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن شقیق)

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اس کو

[1] جب بندہ ذکر میں مشغول ہو تو شیطان کا پیچھے ہٹ جانا اور جب ذکر سے غافل ہو تو دل میں وسوسہ ڈالنا قرآن مجید میں بھی مذکور ہے جو مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ میں ذکر فرمایا ہے اس میں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانیوالے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی اس مضمون کی حدیث موجود ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (المشکوٰۃ ص ۱۹۹) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان انسان کے دل پر مضبوطی سے جما ہوا ہے، پس جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے کو ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

[2] ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں بحوالہ ابن ابی الدنیا وابی یعلی وبیہقی حضرت انس رض سے مرفوعاً یوں حدیث نقل کی ہے:-

اِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَهٗ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهٗ یعنی شیطان انسان کے دل پر اپنی سونڈ رکھے ہوتے ہے پس اگر ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر ذکر کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کا لقمہ بنا لیتا ہے اس کے بعد ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ بعض عارفین نے اللہ جل شانہ سے سوال کیا کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی صورت ان کو دکھا دی جاتے چنانچہ انہوں نے شیطان کو دیکھا کہ بائیں کاندھے کی ہڈی کے نیچے گھٹنے گاڑے ہوتے مچھر کی طرح بیٹھا ہے اور اس کی لمبی سی سونڈ ہے جسے کھینچ کر دل تک پہنچا دیتا ہے جب انسان ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور وسوسہ ڈالنے سے رک جاتا ہے اور جب اس کو غافل پاتا ہے تو اپنی سونڈ کو آگے بڑھا کر اپنی گناہ گاری والی باتیں دل میں ڈالنے لگتا ہے (مرقاۃ المفاتیح ص ۲۰ ج ۵ طبع ملتان)

تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ ت انْقَلَبَ بِاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ۔

(۱۶) ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ ر طس

ایک حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب ہوگا[لہ] (ترمذی عن انسؓ) اور طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے کر لوٹے گا۔

(۱۶) اور فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جہاد سے بھاگ گئے والوں کے درمیان سے صابر ہو کر (دشمنوں کے مقابلہ میں جم جاتے (یعنی عام لوگ بھاگ جائیں اور ایک شخص ثابت قدم رہ جائے[کہ]) طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعودؓ)

لہ یعنی جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر اسی جگہ طلوع[عہ] آفتاب تک بیٹھے بیٹھے اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے ایسے شخص کو اس عمل پر پورے ایک حج اور پورے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے اگر اسی جگہ بیٹھا نہ رہا جہاں نماز پڑھی تھی تو ثواب گھٹ جائے گا اس لیے افضل و بہتر یہی ہے کہ جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھ کر ذکر کرتا رہے اور پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے۔

کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک ذکر میں مشغول ہونے والوں کے بڑے درجات ہیں۔

اس حدیث میں فرمایا کہ ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسی حیثیت رکھتا ہے جیسے دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ جانے والا ہو جب کہ اور لوگ بھاگ گئے ہوں۔

بعض دوسری روایات میں یوں بھی ہے کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ ہری ٹہنی خشک درختوں میں رہ گئی ہو اور جیسے اندھیرے گھر میں کوئی چراغ ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

عہ کما جاء فی بعض الروایات من قعد فی مصلاہ وفی اخری ثم جلس فی مجلسہ وفی اخری ثم ثبت، سرد ھذہ الروایات المنذری فی الترغیب۔ (ص ۲۹۵ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۱)

(۱۷) مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِسًا وَّتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مس د ت حب ا س۔

(۱۸) وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَّمْشًى لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَّمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً س ا حب۔

(۱۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں سے اللہ کا ذکر کیے بغیر جدا ہو گئے تو گویا وہ گدھے کی لاش کو چھوڑ کر اٹھے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے حسرت اور افسوس کا باعث ہو گی[لہ] (حاکم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، احمد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۱۸) اور فرمایا جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور (اس گذرنے کے وقت میں) اللہ کا ذکر نہ کیا تو (یہ غفلت قیامت کے دن) اس کے لیے حسرت و افسوس کا سبب ہو گی اور جو کوئی اپنے بستر پر آیا اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ ذکر سے غافل رہنا (قیامت کے دن) حسرت و افسوس کا باعث ہوگا[کہ] (نسائی، احمد، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

لہ چونکہ دنیا مردہ ہے اس لیے یہ فرمایا کہ جو لوگ کہیں مل کر بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ گئے تو وہ مردار کو چھوڑ کر اٹھے اگر اللہ کا ذکر کر لیتے تو ان کی مجلس قیمتی بن جاتی لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو مردہ کے پاس بیٹھے اور مردہ ہی کے پاس سے اٹھے۔ جب یہ حال اس مجلس کا ہے جس میں گناہ نہ کیا ہو لیکن اللہ کا ذکر بھی نہ کیا ہو تو ان مجلسوں کا کیا حال ہوگا جو گناہوں کے لیے منعقد کی گئی ہوں اور جن میں گناہ کیے گئے ہوں۔

کہ انسان کے تین حالات ہیں کھڑا ہونا، بیٹھنا اور لیٹنا۔ تینوں حالتوں میں ذکر کرنا چاہیے قرآن مجید میں ارشاد ہے فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (پھر جب تم اس نماز کو ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ۔ کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی) مصنفؒ نے جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا بے غفلت والا ہے اس کے لیے قیامت (باقی اگلے صفحہ پر)

(۱۹) إِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهِ أَيْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ أَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ اسْتَبْشَرَ الْحَدِيثُ ط

(۲۰) إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْأَهِلَّةَ وَالنُّجُومَ وَالْأَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ مس

(۲۱) لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالَى فِيهَا ط ی

---

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر آواز دیتا ہے (اور دریافت کرتا ہے) کہ اے فلاں کیا تجھ پر (ایسا شخص) گذرا ہے جس نے اللہ کا ذکر کیا ہو؟ پس اگر (جواب میں) وہ ہاں کہتا ہے تو سوال کرنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے[۱]۔ الحدیث (طبرانی عن ابن مسعودؓ)

(۲۰) اور فرمایا کہ اللہ کے عمدہ ترین بندے وہ ہیں جو چاند، سورج اور ستاروں اور سایوں کا دھیان رکھتے ہیں اللہ کے ذکر کے لیے[۲]۔ (حاکم عن عبداللہ بن ابی اوفیؓ)

(۲۱) جنتی حضرات کسی چیز پر حسرت نہیں کریں گے مگر اس گھڑی پر جو (دنیا میں) ان پر بغیر ذکرِ خداوندی کے گذر گئی ہو گی[۳]۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن معاذؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا، اسی طرح جو شخص اپنے بستر پر گیا اور اپنے بستر پر لیٹا رہا اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ غفلت والا لیٹنا بھی قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔ دوسری حدیث میں بیٹھنے کا ذکر بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور اس بیٹھنے میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ غفلت والا بیٹھنا قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا (مشکوٰۃ عن ابی داؤد) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے نقصان کا سبب ہوگی پس اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب دے گا اور چاہے گا تو مغفرت فرما دے گا (ترمذی)

[۱] پہاڑوں کو انسانوں کے ذکر سے اس لیے خوشی ہوتی ہے کہ جب تک انسان ذکر کرتے ہیں یہ دنیا قائم ہے اور قیامت رکی ہوئی ہے جس کی وجہ سے آسمان و زمین پہاڑ ہر چیز اپنی اپنی جگہ باقی ہے جب زمین میں کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا تو قیامت قائم ہو گی [۲] اللہ جل شانہ نے نمازوں کے اوقات اس طرح مقرر فرماتے ہیں کہ ایک عام آدمی بھی ان کا اول و آخر پہچان لیتا ہے سورج کے چھپنے اور نکلنے اور ڈھلنے سے نماز کے اوقات متعلق ہیں اور سب سے بڑا ذکر نماز ہے اس لیے ان بندوں کو بہترین بندے بتایا جو اوقاتِ ذکر یعنی اوقاتِ نماز (باقی اگلے صفحہ پر)

(۲۲) أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ حب اص ی

(۲۳) كَانَ يَأْمُرُ أَنْ يُرَاعَى التَّكْبِيرُ وَالتَّقْدِيسُ وَالتَّهْلِيلُ وَأَنْ يُعْقَدَ بِالْأَنَامِلِ فَقَالَ إِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ د ت

---

(۲۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ[۱] کہنے لگیں۔ (ابن حبان، احمد، ابو یعلیٰ، ابن سنی عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کو) حکم فرمایا کرتے تھے کہ اللّٰہُ اَکْبَر، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی نگرانی کی جائے (یعنی ان کے پڑھنے کا خاص خیال رکھا جائے) اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا جائے کیونکہ (قیامت کے دن) ان (انگلیوں) سے پوچھا جائے گا اور (انہیں گفتگو کی طاقت دے کر) بولنے[۲] والی بنا دی جائیں گی (ابو داؤد، ترمذی، عن یسیرۃ بنت یاسرؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) پہچاننے کے لیے اور ان کا اول آخر جاننے کے لیے چاند، سورج، ستاروں اور سایوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں یعنی ان کو دیکھتے رہتے ہیں کہ سورج مثلاً ڈھل گیا یا نہیں اور چھپ گیا یا نہیں اور سایہ ایک چند ہوا یا دو چند اور سورج میں زردی آ گئی یا ابھی صاف ہے اور سورج نکل کر ایک نیزہ بلند ہوا یا نہیں ان چیزوں کا دھیان رکھنے سے اوقاتِ نماز صحیح طور پر معلوم رہتے ہیں۔

[۳] ذکر کے برکات جب قیامت کے دن سامنے آئیں گے تو جنتیوں کو اس وقت پر افسوس ہوگا جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا کاش اس وقت کو بھی اللہ کے ذکر سے پُر کر دیتے جو خالی چلا گیا جنت میں داخل ہو کر کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن جب کبھی اس وقت کا خیال آ جائے گا جو ذکر سے خالی چلا گیا تو اس کے خالی چلے جانے پر افسوس کریں گے اگرچہ جنت میں اپنے مجموعی اعمال کی وجہ سے داخل ہو چکے ہوں گے کما فی الترغیب وان دخلوا الجنۃ للثواب رواہ احمد باسناد صحیح

[۱] اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔ در حقیقت اللہ ہی سے لو لگا لینا اور اسی کو مقصودِ زندگی بنا لینا بہت بڑی سمجھداری ہے لیکن اہلِ دنیا کے نزدیک یہ دیوانگی ہے اس دیوانگی پر اہلِ دنیا کی کروڑوں ہوشیاریاں قربان۔ ادمت دیوانہ کردیوانہ نہ شدہ۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو ریاکار کہنے لگیں۔ (کما فی الترغیب)

[۲] اللہ کی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور تقدیس کو انگلیوں پر پڑھنے کو فرمایا اور یہ فرمایا کہ انگلیوں کو زبان دی جائے گی اور قیامت کے دن وہ بولیں گی اور گواہی دیں گی کہ اس نے ہم کو ذکر میں مشغول کیا تھا۔ انگلیوں کے علاوہ دوسرے اعضا بھی گواہی دیں گے سورۂ حٰم سجدہ میں فرمایا ہے حَتّٰی إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ (باقی اگلے صفحہ پر)

(۲۴) عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ مص۔

(۲۵) رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ س۔

(۲۶) لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ

(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں[1] سے مخاطب ہو کر فرمایا اے عورتو! سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے سے غافل مت رہو ورنہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی (ابن ابی شیبہ عن یُسیرہ بنت یاسر رض)

(۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے (نسائی)

(۲۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ نماز فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ میرا بیٹھا رہنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلام آزاد کرنے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) وَتَجْلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (ع ۳) اور سورۂ نور میں ارشاد ہے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (ع ۳) اور سورۂ یٰسٓ میں ارشاد ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (ع ۳) انسان کو چاہیے کہ اپنے اعضاء کو نیک اعمال میں ہی لگاتے رکھے تاکہ یہ گھر کے بھیدی اعمال صالحہ ہی کی گواہی دیں اور مخالفانہ گواہی دے کر عذاب دلانے کا ذریعہ نہ بنیں۔

[1] یہ حکم تو سب ہی کے لیے ہے ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیے لیکن عورتوں کو خصوصیت سے اس لیے مخاطب فرمایا کہ ان میں فضولیات اور لایعنی بلکہ غیبت اور گالی گلوچ اور کوسنے پیٹنے کا مشغلہ زیادہ ہوتا ہے ان کو حکم دیا کہ اللہ کے ذکر میں لگی رہو اس سے ثواب بھی خوب زیادہ ہو گا اور لایعنی مشغولیت کا بھی کفارہ ہو گا۔

أَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً د۔

(۲۷) سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ م ت قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ م وَقَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا ت

(۲۸) إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَّعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا

سے زیادہ محبوب ہے اور البتہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک ذاکرین کے ساتھ میرا بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب[1] ہے (ابوداؤد عن انس رض)

(۲۷) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا چلنے والے سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنہا چلنے والے کون ہیں (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہ رض) آپ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم، عن ابی ہریرہ رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کے ذکر کا شوق رکھنے والے آگے بڑھ گئے کہ ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے پس وہ قیامت کے دن (در بارِ الٰہی میں گناہوں سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے (ترمذی عن ابی ہریرہ رض)

(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام

[1] اس مبارک حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد ذکر میں مشغول ہونے کی خاص فضیلت معلوم ہوئی ان اوقات میں ذکر کا خاص اہتمام کرنا چاہیے ۱۲

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى ت حب مس

(۲۹) لَيَذْكُرَنَّ اللهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنّٰتِ الْعُلٰى ص

(۳۰) إِنَّ الَّذِينَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ مو مص

کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر خود عمل کریں اور بنی اسرائیل سے بھی عمل کرائیں اس کے بعد آپ نے پوری حدیث بیان فرمائی اور یہاں تک بیان فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے) فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ کا ذکر کرو کیونکہ ذاکر کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتے ہوئے نکلے اور اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ پہنچ کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچا لیا اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر یہ کہ ذکر میں لگا رہے (اور ذکر کو اپنی حفاظت کا قلعہ بنا لے (ترمذی، ابن حبان، حاکم عن الحارث الاشعریؓ)

(۲۹) اور فرمایا خدا کی قسم دنیا میں ایک جماعت اللہ کو نرم و نازک بستروں پر یاد کرے گی جنہیں اللہ بلند جنتوں میں داخل فرمائے گا (ابو یعلی عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۳۰) اور فرمایا کہ جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان اللہ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں وہ ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضؓ موقوفاً علیہ)

ؔ مالداروں کے لیے کیسی بڑی خوشخبری ہے اگر وہ اپنے کو دینی محنتوں میں لگانے سے گھبراتے ہیں اور سخت زمین پر نہیں سو سکتے تو نرم بستروں پر لیٹے بیٹھے بھی جنت کے بلند درجات اللہ کے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ذکر کی کثرت کرتے رہیں یہ بہت بڑے نفع کی چیز ہے اور جو لوگ دین کے لیے محنتیں اور مجاہدہ (باقی اگلے صفحہ پر)

آدَابُ الدُّعَاءِ

مِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَنْ يَكُونَ رُكْنًا وَأَنْ يَكُونَ شَرْطًا وَأَنْ يَكُونَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَأْمُورَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ م ت وَالْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مس وَتَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ م ت د وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ حب مس وَالْوُضُوْءُ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ ع حب مس

دُعا کے آداب

آدابِ دُعا میں سے بعض کو رکنیت[1] کا درجہ حاصل ہے اور بعض کو شرط کا اور ان کے علاوہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کچھ ایسی ہیں جن کے کرنے سے روکا گیا ہے ان سب کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔

اوّل۔ کھانے پینے، پہننے اور کمانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا (مسلم ترمذی عن ابی ہریرہ رضؓ)

دوسرے۔ اخلاص (حاکم)

[1] رکن اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس میں داخل ہو جیسے نماز میں قیام اور سجدہ، اور شرط وہ ہے جس پر چیز موقوف ہو لیکن وہ اس چیز سے خارج ہو جیسے نماز کے لیے طہارت کہ وہ نماز کا جزو نہیں لیکن نماز کا ادا ہونا اس پر موقوف ہے۔ مصنفؒ نے اگرچہ عنوان "آداب دعا" کا اختیار کیا ہے لیکن رکن اور شرط کو بھی اسی کے ذیل میں لے لیا ہے اور جو چیزیں کرنی چاہئیں (مامورات) اور جن کو نہ کرنا چاہیے (یعنی منہیات) ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے دُعا کرنے والوں کو چاہیے کہ ان سب کا اہتمام کریں لیکن ان سب میں خصوصیت کے ساتھ اخلاص کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ رکن ہے اور حلال کمانے اور حلال کھانے پینے اور حلال پہننے کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی، حلال مال قبولیت دُعا کے لیے شرط ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ذکر بھی کرتے رہتے ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے ان کے درجات تو بہت ہی بلند ہوں گے جَعَلَنَا اللهُ مِنْهُمْ ۱۲

وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ عو وَالثَّنَاءُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَّآخِرًا ع وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ د ت س حب مس وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ت مس وَرَفْعُهُمَا ع وَاَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ د امس وَكَشْفُهُمَا مو وَالتَّاَدُّبُ م د ت س -

تیسرے۔ دعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنے نیک عمل کو ذکر کرنا۔
(مسلم، ترمذی، ابوداؤد، عن ابن عمیر رضؓ)

چوتھے۔ صاف اور پاک ہونا (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیق رضؓ)

پانچویں۔ باوضو ہونا (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

چھٹے۔ قبلہ رُخ ہونا (صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنی رضؓ)

ساتویں (دعا سے پہلے) نماز پڑھنا (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی بکر الصدیق رضؓ)

آٹھویں۔ دو زانو بیٹھنا (ابو عوانہ، عن عامر بن خارجہ رضؓ)

نویں۔ دعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثنا کرنا (صحاح ستہ عن انسؓ)

دسویں اسی طرح (یعنی اول و آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن فضالہ رضؓ)

گیارھویں۔ دونوں ہاتھوں کا پھیلانا (ترمذی، حاکم، عن ابی الدرداء رضؓ)

بارھویں۔ دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدی و انس رضؓ)

تیرھویں۔ ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اُٹھانا (ابوداؤد، احمد، حاکم عن ابن عباس رضؓ)

چودھویں۔ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا (یہ حدیث موقوف ہے)[1]

پندرھویں۔ دعا مانگتے وقت باادب رہنا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علی رضؓ)

سولھویں۔ عاجزی کرنا۔ (ابن ابی شیبہ عن مسلم بن یسار رضؓ)

سترھویں۔ فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا (ترمذی عن الفضل بن عباس رضؓ)

اٹھارھویں۔ دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے (مسلم، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

انیسویں۔ اللہ سے اس کے اسمائے ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دے کر مانگے (ابن حبان، حاکم عن ابن مسعود رضؓ)

بیسویں۔ دعا میں تکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا (بخاری عن ابن عباس رضؓ)

وَالْخُشُوْعُ مو مص وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ت وَاَنْ لَّا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ م س وَاَنْ يَّسْاَلَ اللهَ تَعَالٰى بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى حب مس وَاَنْ يَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهٗ خ وَاَنْ لَّا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْاَنْغَامِ مو وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهٖ خ ر مس وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ خ وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع وَاخْتِيَارُ الْاَدْعِيَةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً اِلٰى غَيْرِهٖ د س وَتَخَيُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَآءِ وَاَنْ يَّبْدَاَ بِنَفْسِهٖ وَاَنْ يَّدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ص وَاَنْ لَّا يَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَآءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا د ت ق وَاَنْ يَّسْاَلَ بِعَزْمٍ ع وَاَنْ يَّدْعُوَ بِرَغْبَةٍ حب عو وَاَنْ

اکیسویں۔ دعا میں گانے کا طرز اختیار نہ کرے (یہ حدیث موقوف ہے)[2]

بائیسویں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے وسیلے سے دعا مانگنا (بخاری، بزار، حاکم، عن عمر رضؓ)

تئیسویں۔ اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دے کر دعا کرنا (بخاری عن انسؓ)

چوبیسویں۔ آواز پست کرنا (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضؓ)

پچیسویں۔ گناہ کا اعتراف کرنا (صحاح ستہ عن عائشہؓ)

چھبیسویں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو اختیار کرنا جو صحیح سندوں سے مروی ہیں کیونکہ آپ نے کسی دوسرے کے الفاظ دعا اختیار کرنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رکھی (ابوداؤد، نسائی عن ابی بکر الثقفیؓ)

[1] الحدیث موقوف علی ابن عباس رضؓ وذهل المؤلف رحمہ اللہ فلم یدل علی کونه موقوفاً ۱۲

[2] عسه وضع المصنف رح علامة کون الحدیث موقوفاً ولم یذکر علامة الکتاب الذی اخذ منه علم۔ مصنف نے یہاں صرف حدیث موقوف ہونے کا اشارہ کیا ہے کتاب کا نام نہیں لکھا جس کتاب سے لی ہے ۱۲

يُخْرِجَهُ مِنْ قَلْبِهِ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ وَّأَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهُ وَ
يُحْسِنَ رَجَاءَهُ مس وَأَنْ يُّكَرِّرَ الدُّعَاءَ خ م وَأَقَلُّهُ
التَّثْلِيْثُ د ى وَأَنْ يُّلِحَّ فِيْهِ س مس عو وَأَنْ لَّا يَدْعُوَ
بِإِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ م ت وَأَنْ لَّا يَدْعُوَ بِأَمْرٍ قَدْ فُرِغَ
مِنْهُ س وَأَنْ لَّا يَعْتَدِيَ فِي الدُّعَاءِ بِأَنْ يَّدْعُوَ بِمُسْتَحِيْلٍ أَوْ مَا

ستائیسویں۔ جامع دعائیں اختیار کرنا (ابوداؤد عن عائشہ رض)

اٹھائیسویں۔ اپنی ذات سے دعا کی ابتدا کرے اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے لیے دعا کرے (مسلم، عن ابی الدرداء رض وام سلمہ رض)

انتیسویں۔ اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دعا نہ مانگے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ثوبان رض)

تیسویں۔ عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگے (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ رض)

اکتیسویں انتہائی رغبت و اشتیاق سے دعا مانگے (ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرہ رض)

بتیسویں۔ کوشش و محنت سے حضور قلب کے ساتھ تہِ دل سے دعا کرے اور اچھی امید رکھے۔
(حاکم، عن ابی ہریرہ رض)

تینتیسویں۔ ایک دعا بار بار مانگے (بخاری، مسلم، عن جریر بن عبد اللہ بجلی رض) جو کم از کم تین بار ہو
(ابوداؤد، ابن السنی، عن ابو امیۃ المخزومی رض)

چونتیسویں۔ دعا میں اصرار و مبالغہ کرنا (نسائی، حاکم، ابوعوانہ عن عبد اللہ بن جعفر رض)

پینتیسویں۔ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (مسلم و ترمذی، عن ابی ہریرہ رض)

چھتیسویں۔ کسی ایسی چیز کی دعا نہ کرے جس کے بارے میں کسی ایک جانب کا فیصلہ ہو چکا ہو[1] (جو عادۃً بدلتا نہیں ہے) نسائی عن ابن مسعود رض

[1] مطلب یہ ہے کہ جو امور اس طرح طے ہو چکے ہیں جو بدلتے ہی نہیں اور ان کا ایک خاص حالت یا ہیئت پر ہونا طے شدہ ہے ان کے خلاف دعا نہ کرے مثلاً عورت مرد بننے کی اور مرد عورت بننے کی دعا نہ کرے اسی طرح سے آسمان پر چلے جانے کی یا نو گز اپنا قد ہو جانے کی دعا نہ کرے۔

۱۲

فِيْ مَعْنَاهُ خ وَأَنْ لَّا يَتَحَجَّرَ خ د س ق وَأَنْ يَّسْأَلَ
حَاجَاتِهِ كُلَّهَا حب وَتَأْمِيْنُ الدَّاعِيْ وَالْمُسْتَمِعِ خ م د
س وَمَسْحُهُ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ د ت حب ق مس
وَأَنْ لَّا يَسْتَعْجِلَ بِأَنْ يَّسْتَبْطِئَ الْإِجَابَةَ أَوْ يَقُوْلَ دَعَوْتُ
فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ خ م د س ق

سینتیسویں۔ کسی محالِ حقیقی کی یا اس طرح کی کسی چیز کا سوال نہ کرے جو عادۃً محال ہو (بخاری عن ابن عباس رض)

اڑتیسویں۔ رحمت خداوندی کو تنگ نہ کرے[1] (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رض)

انتالیسویں۔ اپنی تمام حاجتیں مانگے (ابن حبان عن انس رض)

چالیسویں۔ دعا کرنے والا اور سننے والے آمین کہیں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رض)

اکتالیسویں۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔
(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عباس رض)

بیالیسویں۔ جلد بازی نہ کرے[2] یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر نہ ہو تو ناامید نہ ہو اور دعا کرنا چھوڑ نہ دے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی وہ قبول نہ ہوئی۔
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رض)

[1] اللہ کی رحمت کو تنگ نہ کرے یعنی یوں دعا نہ کرے کہ اے اللہ صرف مجھ پر یا میرے دو چار ساتھیوں پر [illegible] یا میرے خاندان پر رحم فرما اور باقی لوگوں پر رحم مت فرما۔

[2] جلد بازی نہ کرے یعنی برابر دعا مانگتا رہے قبولیت میں دیر لگنے سے نہ گھبرائے اور دیر محسوس ہو تو یوں نہ کہے کہ مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی۔ بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھس گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ یہ غلط باتیں ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک بندہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے اور جب تک جلدی نہ مچائے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا جلدی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آتی یہ کہہ کر وہ دعا کرنے سے تھک جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے (مسلم شریف) (باقی اگلے صفحہ پر)

آدَابُ الذِّكْرِ

قَالَ الْعُلَمَاءُ يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ نَظِيْفًا خَالِيًا وَاَنْ يَكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰى اَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَاَنْ يَكُوْنَ فَمُهٗ نَظِيْفًا وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَغَيُّرٌ اَزَالَهٗ بِالسِّوَاكِ وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فِيْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَكِيْنَةٍ وَّوَقَارٍ وَّحُضُوْرِ قَلْبٍ يَتَدَبَّرُ مَا يَذْكُرُ وَيَتَعَقَّلُ

ذکر کے آداب

حضرات علماء کرام نے فرمایا ہے کہ:

(۱) ذکر کرنے والا جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ پاک وصاف ہو اور ان تمام چیزوں سے خالی ہو جو توجہ کو ہٹانے والی ہوں۔

(۲) اور ذکر کرنے والا (دعا کے آداب میں) ذکر کردہ صفات (مثلاً اخلاص، خشوع و خضوع وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے۔

(۳) اور ذکر کرنے والے کا منہ بالکل پاک وصاف ہو اگر منہ میں کسی چیز کی بُو ہو تو مسواک سے دُور کرلے۔

(۴) اور جس جگہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہو وہاں قبلہ رُو ہو کر بیٹھے۔[1]

[1] حدیث شریف میں ہے ان لکل شیء سیداً وان سید المجالس قبالة القبلة (یعنی بلاشبہ ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کا سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رُخ ہو) اخرجه الطبرانی باسناد حسن (تحفۃ الذاکرین) ۱۲

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تنبیہ: مصنفؒ نے دُعا کے آداب نہایت جامعیت کے ساتھ جمع کردیئے ہیں لیکن قبولیت کی بہت بڑی شرط سے ذہول ہو گیا اور وُہ ہے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا۔ روایات حدیث سے ثابت ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینے کی وجہ سے بھی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ ۱۲ (کما رواہ اصحاب السنن) ۱۲

مَعْنَاهُ فَاِنْ جَهِلَ شَيْئًا تَبَيَّنَ مَعْنَاهُ وَلَا يَحْرِصُ عَلٰى تَحْصِيْلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبُّوْا اَنْ يَمُدَّ صَوْتَهٗ بِقَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوْعٍ وَاجِبًا كَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى يَتَلَفَّظَ بِهٖ وَيُسْمِعَ نَفْسَهٗ وَاَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِيْمَا شُرِعَ بِغَيْرِهٖ وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيْلِ

(۵) اور عاجزی اور انکساری، سکون و اطمینان اور وقار اور دل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لیے بیٹھے۔

(۶) اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی و مفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور و فکر کرے۔

(۷) اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو (کسی عالم) سے دریافت کرلے اور سمجھ لے۔

(۸) اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ ذکر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں لَا کو کھینچے۔

(۹) اور جو بھی ذکر شارع علیہ السلام سے ثابت ہو خواہ واجب ہو خواہ مستحب جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سُن لے اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں۔[1]

(۱۰) اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بجز اذکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ خاص خاص مواقع کے لیے ثابت ہوں (ایسے مواقع میں ان ہی اذکار کو اختیار کرنا چاہیئے جو آپ نے بتلائے ہوں (مثلاً رکوع میں آپ نے سُبحان ربی العظیم بتلایا ہے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ لہٰذا رکوع میں اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیئے قرآن نہ پڑھے .... اسی طرح طواف میں بجائے تلاوت قرآن کے دعا کرنا افضل ہے)

[1] اس کا مطلب یہ نہیں کہ ذکر قلبی پر ثواب نہیں ملتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے ان کا پڑھنا اس وقت معتبر ہوگا جبکہ اس طرح پڑھے کہ کم از کم خود سُنے۔ نمازمیں قرأت وہی معتبر ہے جو کم سے کم خود سُنے۔ سِرّی نمازوں میں اس کا خاص خیال رکھنا لازم ہے دیگر اذکار کو بھی اسی طرح سمجھ لیں ۱۲

وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ بَلْ كُلُّ مُطِيْعٍ لِّلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ فَهُوَ ذَاكِرٌ
قَالُوْا وَإِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَى الْأَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً وَّفِي الْأَحْوَالِ وَالْأَوْقَاتِ

(۱۱) اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) میں منحصر نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا اللہ کا ذکر کرنے والا ہے اور وہ عمل ذکر میں شامل ہے[۱]

(۱۲) علماء نے فرمایا ہے کہ جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول شدہ مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل ہو جائے گا[۲]

(۱۳) اور جس شخص کا کوئی وظیفہ[۳] رات یا دن کے کسی حصہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ

[۱] مطلب یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک، تسبیح و تحمید، تکبیر، تہلیل، تقدیس اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا یہ سب ذکر ہے لیکن ذکر ان چیزوں میں منحصر نہیں ہے ان کے ذریعہ جو ذکر ہے وہ ذکر قولی ہے اور ذکر فعلی بھی ہوتا ہے کہ اللہ کا خوف دل میں ہو اور اللہ کی یاد دل میں بسی ہوئی ہو جس کی وجہ سے اللہ کی فرمانبرداری میں لگا رہتا ہو۔ یہ فرمانبرداری فرائض اور واجبات و مستحبات کے ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے سے ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص فعلی ذکر کے ساتھ قولی ذکر میں بھی لگے تو اس کے درجات اور زیادہ بلند ہوں گے۔

[۲] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ہر مقام اور ہر حال کی دعائیں منقول ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ کو حاوی ہیں۔ یہ دعائیں ابھی چند صفحات کے بعد حصن حصین میں آ رہی ہیں۔ ہم نے ان میں سے بہت سی دعاؤں کو علیحدہ بھی اپنی کتاب فضائل دعا میں جمع کر دیا ہے اور ایک دوسری کتاب میں بھی جمع کیا ہے جس کا نام "مسنون دعائیں" ہے ان دعاؤں کا اگر اہتمام کیا جائے تو زندگی کا بہت سا وقت اللہ کے ذکر میں گزر جائے گا۔ مصنفؒ اسی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں [۳] مطلب یہ ہے کہ جو ذکر کی مقدار مقرر کر رکھی ہو کوشش کرے کہ وہ ناغہ نہ ہو اگر کبھی ناغہ ہو جائے تو پہلی فرصت میں قضا کر کے اس کا تدارک کرے (باقی اگلے صفحہ پر)

الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَّنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى
كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ وَيَنْبَغِيْ لِمَنْ كَانَ لَهُ وِرْدٌ فِيْ
وَقْتٍ مِّنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِيْبَ صَلٰوةٍ أَوْ غَيْرِ
ذٰلِكَ فَفَاتَهُ أَنْ يَّتَدَارَكَهُ وَيَأْتِيَ بِهِ إِذَا أَمْكَنَهُ
وَلَا يُهْمِلَهُ لِيَعْتَادَ الْمُلَازَمَةَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَسَاهَلَ
فِيْ قَضَائِهِ۔

أَوْقَاتُ الْإِجَابَةِ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ت س ق مس وَيَوْمَ عَرَفَةَ ت

اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (جسے پابندی کے ساتھ پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک ضرور کر لے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لے اور پورا کر لے اور اسے بالکل ہی نہ چھوڑ دے تاکہ پابندی کی عادت برقرار رہے (لہٰذا) اس کی قضا میں سستی نہ برتے۔

دُعا کے قبول ہونے کے اَوقات

"جن اوقات میں دُعا قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہے وہ یہ ہیں"۔

(۱) شب قدر (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ نہ سمجھے کہ چھوٹ گیا تو بس چھوٹ ہی گیا کیونکہ بالکل چھوڑ دینے سے نفس کی عادت بگڑ جائے گی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا ورد پورا یا اس میں سے کچھ چھوڑ کر سو جائے (جسے رات کو پڑھتا ہے) پھر اُسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اس نے رات کو پڑھا۔ (صحیح مسلم)

وَشَهْرُ رَمَضَانَ رَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ
د س ق حب مس وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط الثَّانِيْ اص ر
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ اص وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَجَوْفُهُ د
ت س ط ر وَوَقْتُ السَّحَرِ ع وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ اَرْجٰى

(۲) عرفہ کا دن[1] (ترمذی عن عمرو بن شعیب)
(۳) رمضان المبارک کا مہینہ (بزار، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ)
(۴) شب جمعہ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)
(۵) جمعہ کا دن (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)
(۶) آدھی رات[1] (طبرانی) اور بعض روایات میں رات کا نصف آخر مذکور ہے (احمد، ابو یعلی)
(۷) پہلی تہائی رات (احمد، ابو یعلی)
(۸) پچھلی تہائی رات (مسند احمد) اور
(۹) پچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی، بزار، عن عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ)
(۱۰) سحر کا وقت (صحاح ستہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)
(۱۱) اور ساعت جمعہ[2] ان سب اوقات میں سب سے زیادہ بڑھ کر امید رکھنے کے لائق

[1] آدھی رات اور آگے رات کے بعد صبح صادق ہونے تک نماز اور قبولیت دعا کے لیے بہت مبارک وقت ہے جب بھی آنکھ کھل جائے اللہ پاک سے کچھ نہ کچھ ضرور دعا مانگ لیں اور نفلیں پڑھ لیں تو بہت ہی بڑے ثواب کے مستحق ہوں ـــــ ایک حدیث میں ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے پس میں اُسے دے دوں، کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے پس میں اس کی مغفرت کردوں (بخاری و مسلم)

[2] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمادیگا (مشکوٰۃ عن البخاری و مسلم) ـــــ یہ گھڑی کونسی ہے اس کے بارے میں روایات اور اقوال مختلف ہیں ان میں سے چند روایات اور اقوال مصنفؒ نے یہاں نقل کیے ہیں اور خود ان کی اپنی رائے ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کی نماز میں (باقی اگلے صفحہ پر)

ذَالِكَ وَقْتُهَا مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اِلٰى اَنْ تُقْضٰى
الصَّلٰوةُ م د وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى السَّلَامِ مِنْهَا ت
ق وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ خ م س ق وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ

ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے ختم ہونے تک ہے (مسلم، ابوداؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) امام کے سورہ فاتحہ پڑھنے سے لے کر آمین کہنے تک کے درمیان ہے اور سب سے آخر میں علامہ نووی کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحیح اور درست ترین بات وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گھڑی امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے چونکہ یہ خود ارشاد نبوی ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے اس لیے علامہ نووی نے اسی کو صحیح ترین قول قرار دیا اگرچہ ترمذی وغیرہ میں یوں بھی ارشاد نبوی نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیت دعا کی امید کی جاتے اس کو عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو لیکن امام ترمذی نے اس کی تضعیف کی ہے۔ امام نووی نے صحیح مسلم کی روایت کو صحیح السند ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے جس کے راوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔

واضح رہے کہ خطبہ کے دوران زبان سے کوئی ذکر کرنا یا دعا کرنا جائز نہیں نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا کرتے ہیں وہ دعا اسی وقت میں ہو جاتی ہے جو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان ہوا۔ بعض حضرات اکابر کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ترمذی کی روایت کے مطابق عمل کرتے تھے اور نماز عصر کے بعد مسجد سے نہیں نکلتے تھے وہیں بیٹھے ہوئے غروب آفتاب تک دعا کرتے رہتے تھے۔ ذوق اور شوق اور تڑپ اور طلب کی بات ہے جس سے جتنا ہو سکے اللہ سے مانگے مگر اب تو صحیح معنی میں مانگنے والے ہی نہیں رہے۔

[3] قبولیت دعا کے اوقات میں مصنفؒ نے ۲ پر عرفہ کا دن بتایا ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جس وقت حجاج کرام احرام باندھے ہوئے عرفات میں حاضر ہوتے ہیں یہ وقت بھی بہت زیادہ مقبولیت کا ہوتا ہے اس میں دعا ہی کرتے رہنا چاہیے۔ مستحب ہے کہ غروب آفتاب تک پورے وقت میں کھڑے ہو کر دعا کرے اگر اتنا زیادہ کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر زیادہ کھڑا ہو سکے اس کا اہتمام کرے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس مبارک وقت کو کھانے پکانے اور بہت سے لایعنی کاموں میں گذار دیتے ہیں بلکہ بہت سے لوگ تو گناہوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ایک گناہ کبیرہ آج کل یہ رواج پا گیا ہے کہ حجاج کرام پیسے دیدیکر اپنی تصویریں کھنچواتے ہیں اور بعض لوگ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ گانا بھی سنتے ہیں اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقعہ پر غیر اللہ سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے۔ مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۲۲۳ میں ہے کہ (باقی اگلے صفحہ پر)

اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ مو ت وَقِیْلَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ د س مو ط ا د ت س مس وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَذَهَبَ اَبُوْ ذَرِّ نِ الْغِفَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی اَنَّهَا بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ بِیَسِیْرٍ اِلٰی ذِرَاعٍ قُلْتُ وَالَّذِیْ اَعْتَقِدُهٗ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰی اَنْ یَّقُوْلَ اٰمِیْنَ جَمْعًا بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ صَحَّتْ عَنِ

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا وقت قیام نماز سے لیکر سلام پھیرنے تک ہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف رض)
اور ایک روایت میں اس کا وقت یہ بتایا ہے کہ دعا کرنے والا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ رض)
اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ساعت جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے (ترمذی) یہ حدیث موقوف ہے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ وہ جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہے (ابوداؤد، نسائی، مرفوعاً عن جابر رض) (موطا امام مالک، ابوداؤد، نسائی، حاکم، موقوفاً علی عبداللہ بن سلام رض)
اور بعض نے کہا ہے کہ یہ گھڑی طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ طلوع صبح صادق سے آفتاب نکلنے کے بعد تک ہے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی یہ رائے ہے کہ وہ ساعت آفتاب کے ڈھلنے کے ذرا دیر بعد شروع ہو کر ایک ہاتھ ڈھلنے تک ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس موقعہ پر ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے آپؓ نے اس سے فرمایا کہ آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے۔ یہ فرما کر اس کو ایک دُرّہ رسید فرمایا۔ ۱۲

مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا بَیَّنْتُهٗ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ وَالصَّحِیْحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ غَیْرُهٗ مَا ثَبَتَ فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ مِّنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض

اَحْوَالُ الْاِجَابَةِ

عِنْدَ النِّدَآءِ بِالصَّلٰوةِ د مس وَبَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ د ت س حب وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَّزَلَ بِهٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ مس وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حب ط مو طا وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا د وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ ت س وَفِی السُّجُوْدِ م د س وَعَقِیْبَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ت وَلَا

مصنف فرماتے ہیں کہ میری رائے میں جس کا مجھے یقین ہے وہ ساعت امام کے نماز جمعہ میں الحمد پڑھنے سے آمین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہنچ چکی ہیں ان میں مطابقت ہو جائے جیسا کہ دوسری جگہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور علامہ نووی نے فرمایا ہے کہ صحیح بلکہ ٹھیک قول جس کے علاوہ دوسرا قول درست نہیں وہ ہے جو صحیح مسلم میں ابوموسیٰ اشعری رض کی حدیث سے ثابت ہے۔

دُعا کے قبول ہونے کی حالتیں

(یعنی جن حالات میں دعا زیادہ لائق قبول ہوتی ہے ان کو بیان کیا جاتا ہے)

(۱) جس وقت نماز کے لیے اذان دی جاتے (ابوداؤد، حاکم عن سہل بن سعد رض)
(۲) اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن انس رض)
(۳) مصیبت وغم زدہ شخص کی دُعا حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد جب کہ موذن اذان دے رہا ہو (حاکم عن ابی امامہ رض)
(۴) اور میدان جہاد میں جب صف باندھے ہوتے ہوں (ابن حبان، طبرانی، مرفوعاً عن سہل بن سعد [illegible]

سِیَّمَا الْخَتْمِ ط مو مص خُصُوصًا مِنَ الْقَارِیِّ ت ط وَ
عِنْدَ شُرْبِ مَآءِ زَمْزَمَ مس وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَیِّتِ م عه
وَصِیَاحِ الدِّیْکَةِ خ م ت س وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ ع وَفِیْ
مَجَالِسِ الذِّکْرِ خ م ت وعِنْدَ قَوْلِ الْإِمَامِ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط

(۵) اور جنگ کے وقت (جب مومن وکافر) ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں (ابوداؤد عن سہل)
(۶) اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی، نسائی، عن ابی امامہؓ)
(۷) اور سجدہ کی حالت میں[ع] (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہ رضؓ)
(۸) اور تلاوت قرآن شریف کے بعد (ترمذی، عن عمران بن حصین رضؓ)
(۹) خصوصاً ختم قرآن کے بعد (طبرانی، مرفوعاً عن عمران ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی لبابہ ومجاہد)
اور خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا (ترمذی، طبرانی عن عمران بن حصین رضؓ)
(۱۰) اور زمزم کا پانی پیتے وقت (حاکم عن ابن عباس رضؓ)
(۱۱) میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت (مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہ رضؓ)
(۱۲) مرغ کی آواز کے وقت (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)
(۱۳) اور مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت (صحاح ستہ عن ام عطیۃ الانصاریۃ رضؓ)
(۱۴) اور ذکر کی مجلسوں میں (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرۃ رضؓ)
(۱۵) اور امام کے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے کے وقت (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضؓ)

ع سجدہ میں دعا کی جاتے تو خوب زیادہ قابل قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قرب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا علماء نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کرلیتا ہے کیونکہ اشرف الاعضا یعنی سر کو ارذل الاعضا یعنی زمین پر رکھ دیتا ہے اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرنے کے لیے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت نہیں ہے جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوتے خداوند قدوس وحدہ لاشریک کی بڑائی اور برتری اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے جس کی وجہ سے دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہوجاتا ہے اس موقعہ پر جو دعا کرے گا انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

م د س ق وَعِنْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ م د س ق وَعِنْدَ
إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ط مر وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ د ط مر رَوَاهُ
الشَّافِعِیُّ فِی الْأُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ
طَلَبَ الْإِجَابَةِ عِنْدَهٗ قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْیَةِ الْکَعْبَةِ ت ط وَبَیْنَ
الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْأَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَیْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ عَنِ
الشَّیْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِیِّ رحمه

(۱۶) اور میت کی آنکھ بند کرتے وقت (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ام سلمہ رضؓ)
(۱۷) اور نماز کی اقامت کے وقت (طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضؓ)
(۱۸) اور بارش ہوتے وقت (ابوداؤد، طبرانی، ابن مردویہ عن سہل رضؓ)
امام شافعی رحمہ نے اپنی کتاب الام میں اس کو مرسلاً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے نزول باراں کے وقت دعا کا قبول ہونا بہت سے علماء سے سنا ہے اور یاد کیا ہے۔
(۱۹) مصنفؒ فرماتے ہیں کہ کعبہ پر نظر پڑتے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے (ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرہ رضؓ)
(۲۰) سورۃ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ لفظ اَللّٰهُ آیا ہے ان دونوں کے بیچ میں[ع] دعا قبول ہونا مجرب ہے،
مصنفؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے اس آیت کریمہ میں دونوں اسم جلالہ کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظ حدیث عبدالرزاق رسعنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) واضح رہے کہ یہ دعا نفل نماز میں ہو فرضوں میں نہ ہو اور عربی زبان میں ہو اردو وغیرہ میں نہ ہو جب دعا مانگنا ہو نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے امداد الفتاوی میں لکھا ہے کہ سجدۂ دعا (جو صرف سجدہ ہی ہو) منقول نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ع لفظ اللہ کو اسم الجلالہ کہتے ہیں سورۃ انعام کی آیت وَإِذَا جَآءَتْهُمْ آیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ أُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ میں لفظ اللہ اکٹھا دو جگہ آیا ہے ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے یعنی پہلے لفظ اللہ پر وقف کر کے دعا کرے پھر دوسرے لفظ اللہ سے قرأت کی ابتداء کرے بلکہ دعا ... تاکہ ایک ہی آیت کے درمیان لمبا وقفہ نہ ہوجائے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ متعدد اہل علم سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس جگہ دعا کرنے سے قبول ...

ع (الاجلالہ فی الدعا فی السجود محمول علی المذہب قالہ النووی وما عندنا محمول علی النوافل (بذل المجہود)

أَمَاكِنُ الْإِجَابَةِ

فَكَا لْمَوَاضِعِ الشَّرِيْفَةِ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِيْ رِسَالَتِهٖ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ هُنَاكَ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا فِي الطَّوَافِ[۱] وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ[۲] وَتَحْتَ الْمِيْزَابِ[۳] وَفِي الْبَيْتِ[۴] وَعِنْدَ زَمْزَمَ[۵] وَعَلَى الصَّفَا[۶] وَالْمَرْوَةِ[۷] وَفِي الْمَسْعٰى[۸] وَخَلْفَ الْمَقَامِ[۹]

دعا قبول ہونے کے مقامات

(یعنی جن مواقع میں دعا قبول ہونے کی زیادہ تر امید کی جاتی ہے ان کو بیان کیا جاتا ہے)

مصنف رح فرماتے ہیں کہ مواضع شریفہ یعنی متبرک مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ :۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں مکہ والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) طواف کرتے ہوئے۔

(۲) ملتزم پر چمٹ کر[۱]

---

[۱] ملتزم اس جگہ کو کہتے ہیں جو حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے درمیان ہے۔ عربی میں ملتزم چمٹنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے کیونکہ اس جگہ چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اس لیے اس کو ملتزم کہتے ہیں۔ جب وہاں پہنچے اس پر پیشانی لگائے اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار کعبہ شریف کی دیوار سے لگاتے اور ایک ہاتھ کعبہ شریف کے دروازہ کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور دوسرا ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور خوب اچھی طرح رو رو کر بلک بلک کر دعا مانگے، ملتزم پر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے اس کا بہت تجربہ کیا گیا ہے۔ مصنف رح فرماتے ہیں کہ اس بارے میں ایک حدیث مسلسل بھی مروی ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔

حدیث مسلسل اس کو کہتے ہیں جس کی روایت کے وقت ہر راوی نے کوئی خاص بات کہی ہو یا کسی خاص حالت میں حدیث بیان کی ہو اور سب راوی یا اکثر راوی اس میں مشترک ہوں۔ جو حدیث مسلسل بالدعاء عند الملتزم مروی ہے جس کا مصنف تذکرہ فرما رہے ہیں اس میں یہ ہے کہ راوی اول حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے جو بھی کوئی بندہ اس جگہ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَفِيْ عَرَفَاتٍ[۱۰] وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ[۱۱] وَفِيْ مِنًى[۱۲] وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ[۱۳] الثَّلٰثِ[۱۵] قُلْتُ وَإِنْ لَّمْ يُجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ[۱۶] يُسْتَجَابُ عَلٰى أَنَّا قَدْ رُوِّيْنَا

(۳) میزاب کے نیچے (کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے میزاب سے وہ مراد ہے اسے میزاب رحمت بھی کہتے ہیں اور یہ حطیم میں گرتا ہے اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے)

(۴) کعبہ شریف کے اندر

(۵) زمزم کے قریب[۱]

(۶) صفا پر۔

(۷) مروہ پر

(۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔

(۹) مقام ابراہیمؑ کے پیچھے۔

(۱۰) عرفات میں

(۱۱) مزدلفہ میں۔

(۱۲) منیٰ میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا اس کے بعد ہر راوی یہ کہتا ہے کہ میں نے ملتزم پہ دعا کی جو قبول ہوئی۔ ہمارے شیخ المشائخ شارح سنن ابوداؤد مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا عبدالغنی مجددی دہلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث مسلسل باجابۃ الدعاء عند الملتزم کی اجازت تھی حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سیدی وسندی ومرشدی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کو اس کی اجازت حاصل ہوئی پھر آپ سے ہزاروں افراد نے اجازت لی یہ حدیث شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے مسلسلات کے آخر میں چھپی ہوئی ہے حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم سے جب ہم نے مسلسلات پڑھی تو ارشاد فرمایا کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملتزم سے چمٹ کر دعا کی ہے جو اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی ہے فقیر عرض کرتا ہے کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملتزم سے چمٹ کر دعا کی تو اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] مصنفؒ نے لفظ عند زمزم فرمایا جس کا ترجمہ زمزم کے پاس اس کے دونوں معنی (باقی اگلے صفحہ پر)

فِی اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِی الْمُلْتَزَمِ حَدِیْثًا مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِیْقِ اَهْلِ مَكَّةَ۔

(۱۳) (۱۴) (۱۵) تینوں جمرات[1] کے قریب۔

حضرت حسن بصریؒ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد الحصن الحصین کے مصنف علامہ جزری رحمہ فرماتے ہیں وان لم یجب الدعاء عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففی ای موضع یستجاب یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی مواجہہ شریف میں کھڑے ہو کر دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی۔ (یعنی روضۂ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک سے دعا بھی کریں)

(ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے، رکن یمانی پر اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز دار ارقم[2] اور غار ثور اور غار حرا کو بھی ملا علی قاری نے اجابت دعا کے مقامات میں شمار کرایا ہے)

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ کے ارشاد کے مطابق ملتزم پر دعا قبول ہوتی ہے ان کے فرمانے کے علاوہ ملتزم پر دعا قبول ہونے کے بارے ایک حدیث مسلسل بھی بطریق اہل مکہ مروی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ہو سکتے ہیں۔ زمزم کے کنویں کے قریب اور زمزم کا پانی پیتے وقت، پانی پیتے وقت دعا کرنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیگر اکابر سے ثابت ہے جس کی تفصیل اور دعا کے الفاظ حج کے بیان میں آئیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [1] تینوں جمرات سے وہ مواقع مراد ہیں جہاں حج کے دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں ان تینوں جگہوں میں ایک ایک مینارہ سا بنا دیا گیا ہے اور ان تینوں کو جمرات کہتے ہیں۔

مسجد خیف سے چل کر مکہ معظمہ کو آگے بڑھیں تو پہلے جمرۂ اولیٰ آئے گا اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ آئے گا اور اس کے بعد جمرۂ اخریٰ آئے گا، جسے جمرۂ عقبیٰ اور جمرۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں جمرۂ اولیٰ کی رمی کرنے کے بعد وہاں سے ہٹ کر ذرا سا ٹھہر کر دعا کرے اسی طرح جمرۂ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد آگے بڑھ کر دعا کرے۔ البتہ جمرۂ اخریٰ کی رمی کرکے نہ ٹھہرے بلکہ چلتے ہوئے دعا کرے۔

[2] دار ارقم صفا کے قریب ایک مکان تھا اسی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہوئے تھے۔ یہ گھر اب راستہ کی توسیع میں آگیا ہے ۱۲

اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ

اَلْمُضْطَرُّ خ مس د وَالْمَظْلُوْمُ ع وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا اَرْمَص

جن حضرات کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے[1]

(۱) بے چین اور مصیبت زدہ مجبور حال (بخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

(۲) مظلوم (جس پر ظلم کیا گیا ہو) (صحاح ستہ عن ابن عباس رضی مسند احمد، مسند بزار اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ مظلوم کی دعا (یعنی جس پر ظلم کیا گیا ہو اس کی بددعا ظالم کے حق میں ضرور قبول ہوگی) اگرچہ مظلوم بڑا گنہگار ہی کیوں نہ ہو (عن ابی ہریرہؓ) اور صحیح ابن حبان اور مسند حاکم میں ہے کہ ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا ضرور قبول ہوگی اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو (عن ابی ذرؓ)

[1] مصنفؒ نے یہاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی دعا ان کے اپنے حالات کے اعتبار سے زیادہ لائق قبول ہوتی ہے ان میں اول مضطر کا ذکر فرمایا ہے۔ مجبور، بے بس، بے کس، بے چین ان سب الفاظ سے مضطر کا مفہوم ادا ہوتا ہے جب انسان ایسی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ پر جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ کے حضور میں پوری اور پکی امید کے ساتھ دعا کرتا ہے اور یہ یقین کرتا ہے کہ میری بے چینی و بے قراری اور مصیبت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا ایسی حالت میں اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

مظلوم | اس کے بعد مصنفؒ نے مظلوم کا ذکر فرمایا ہے (جس پر کسی طرح کا ظلم کیا جائے اس کو مظلوم کہتے ہیں اور جو شخص ظلم کرے اس کو ظالم کہا جاتا ہے)

مظلوم بھی ان لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ظالم کے حق میں وہ جو بددعا کرے گا قبول ہوگی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کا حق نہیں روکتا (جمع الفوائد)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اور ایک حدیث میں یوں ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار عالم کا ارشاد ہوتا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

وَلَوْ كَانَ كَافِرًا حِبْ أَ وَالْوَالِدُ دَتِ ق وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ تِ ق حِبْ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ خ مُ ق وَالْوَلَدُ الْبَارُّ

(۳) والد کی دعا اولاد کے لیے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رض)
(۴) امام عادل کی دعا (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرہ رض)
(۵) نیک آدمی کی دعا (بخاری مسلم ابن ماجہ، عن ابن عمر رض)
(۶) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا (مسلم عن عمر رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ضرور ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہو یہ روایات مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہیں ــــ

اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس مظلوم کی بددعا لگے وہ نیک بندہ ہی ہو یا مسلمان ہی ہو چونکہ مظلوم کی مقبولیت دعا کی وجہ اس کا مظلوم ہونا ہے اس لیے اگرچہ مظلوم فاسق وفاجر ہو بلکہ کافر ہی ہو تب بھی ظالم کے حق میں اس کی بددعا قبول ہوتی ہے اسی بات کو واضح کرنے کے لیے مصنف نے احادیث شریف کے الفاظ وان کان فاجرًا اور ولو کان کافرًا نقل کیے ہیں

والد تیسرے نمبر پر مصنفؒ نے والد کا ذکر کیا ہے والدین کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے ہمیشہ ان کی دعا لیتے رہنا چاہیئے ان کی بددعا سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہیں اگرچہ ماں باپ محبت اور ممتا کی وجہ سے بددعا نہیں کرتے لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھ پاجاتا ہے تو بے اختیار ان کے منہ سے بددعا نکل جاتی ہے جو اپنا اثر کرکے چھوڑتی ہے۔

جن لوگوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان کی فہرست میں مصنف نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا ہے جب ماں باپ کی خدمت میں اولاد اپنا جان ومال لگاتے اور خود تکلیف برداشت کرکے ان کو آرام پہنچاتے تو ایسی اولاد کی دعا میں شانِ قبولیت پیدا ہوجاتی ہے۔

امام عادل مصنفؒ نے امام عادل کو بھی ان لوگوں کی فہرست میں لکھا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے امام پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو جس مسلمان کو اقتدارِ اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے اُسے امام عادل کہا جاتا ہے، امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے (باقی اگلے صفحہ پر)

بِوَالِدَيْهِ مُ وَالْمُسَافِرُ د ر ق وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ تِ

(۷) مسافر (ابوداؤد، بزار، ابن ماجہ)
(۸) روزہ دار جس وقت افطار کرے (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بچتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ گرمی اور دھوپ کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے۔ ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے۔ امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگی۔

مسافر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھر بار سے دور ہوتا ہے آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے۔ جب اپنی مجبوری اور حاجتمندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا اخلاص بھری ہوتی ہے اور صدق دل سے نکلنے کی وجہ سے ضرور قبول ہوجاتی ہے۔

افطار کے وقت افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ وقت لمبی بھوک اور پیاس کے بعد کھانے پینے کے لیے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کی خوشنودی کے لیے بھوک پیاس برداشت کی تھی اس لیے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کیجاتی ہے۔ طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لیے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں اگر افطار سے ایک دو منٹ پہلے خلوص دل کے ساتھ دعا کیجائے تو انشاءاللہ ضرور ہی قبول ہوگی لہٰذا اس وقت اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دنیا وآخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے۔

مسلمان بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دعا اپنے لیے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے لیے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دور و قریب کے رشتہ دار بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے پاس کے اٹھنے والوں، اپنے محسنوں اور استاذوں کو خاص طور پر دعا میں یاد رکھنا چاہیئے دعا کے لیے کوئی کہے یا نہ کہے دعا کرتے رہیں اس میں اپنا بھی فائدہ ہے اور جس کے لیے دعا کی جائے اس کا بھی فائدہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَّ حَبُّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ (م، د، ه، مص) وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ أُجَبْ (مص) إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّ

(۹) مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اسکے پیٹھ پیچھے (مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رض وابی سعید رض)

(۱۰) اور مسلمان کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کی یا قطع رحم کی دعا نہ کرے یا یوں نہ کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہ ہوئی (مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رض)

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور دیہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو تو نے دعا کی ہے) تیرے لیے بھی اس جیسی (نعمت اور دولت کی خوشخبری) ہے (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لیے ہو (ترمذی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوص محبت کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لیے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لیے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے۔

حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا جو شخص حج کے لیے روانہ ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کی دعا قبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ ابن ماجہ والنسائی)

یعنی حج وعمرہ کے مسافر بارگاہِ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرماتے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرما دیتے۔

حج وعمرہ کے لیے جو شخص گھر سے نکلا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِّنْهُمْ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ (أ) وَفِي جَامِعِ أَبِي مَنْصُوْرٍ الدُّعَاءُ الصَّحِيْحُ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ

(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بلاشبہ ہر رات اور دن میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے آزاد کردہ بندے ہوتے ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرماتا ہے) ان میں سے ہر بندہ کی ایک دعا (ضرور) مقبول ہوتی ہے (مسند احمد عن ابی ہریرہ رض)

(۱۲) جامع ابومنصور میں ہے کہ صحیح دعا (یعنی زیادہ قابل قبول) اس شخص کی دعا ہے جو حج کے لیے نکلا ہو واپس ہونے تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) لیکن افسوس کہ آج کل حج وعمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں بہت سی نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے ہیں حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں بازاروں میں مال خریدتے پھرتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے بھی خوب ہیں جسکی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

مریض اور مجاہد کی دعا مصنف نے مستجاب الدعوات لوگوں کی فہرست میں مریض اور مجاہد کو نہیں کہا حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب تک مریض اچھا نہ ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جب تک مجاہد واپس نہ ہو اس کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لیے کہو (ابن ماجہ)

جب مومن بیمار ہوتا ہے تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے درجات بلند ہوتے ہیں نیز تندرستی کے زمانہ میں جو نیک کام کرتا تھا ان کا ثواب بھی ملتا ہے نیز اسکی دعا کی حیثیت بھی بڑھ جاتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ مریض اپنی تکلیف میں اور تو کچھ نہیں کرسکتا ذکر اور دعاؤں میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلا اسکی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا بارگاہ خداوندی میں ضرور مقبول ہوتی ہے چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان ومال کی قربانی دینے کے لیے نکل کھڑا ہوا اس لیے اپنے اخلاص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہو گیا کہ اس کی درخواست رد نہ کی جائے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اسکی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں ۱۲

اِسْمُ اللهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ
الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ مس

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم

(متعدد احادیث میں اسم اعظم کا ذکر آیا ہے اور اسم اعظم کیا ہے اس کے بارے میں بھی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ اسم اعظم کے بارے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ پورا فرما دیتے ہیں۔ مصنفؒ نے یہاں چند روایات ذکر کی ہیں جن میں اسم اعظم کا ذکر ہے)

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥	اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

(یہ وہی الفاظ ہیں جن کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارا اور اس نے ان کی دعا قبول فرما کر اندھیریوں سے نجات دی) مصنفؒ نے مستدرک حاکم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

مستدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان جب کبھی کسی بارے میں ان الفاظ کے ذریعہ دعا کرے گا تو اللہ ضرور قبول فرماتے گا۔ قال الحاکم حدیث صحیح الاسناد واقرہ الذہبی۔ اور حاکم نے دوسری روایت اس طرح نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اللہ کا اسم اعظم نہ بتا دوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ یونس علیہ السلام نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا[1]

[1] ایک تاریک رات کی، دوسری سمندر کی تیسری مچھلی کے پیٹ کی، اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی پکار سنی اور ان تاریکیوں سے نجات دی قال اللہ تعالیٰ شانہ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (سورۃ انبیاء)

(۲) وَ اِسْمُ اللهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ مص الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عه حب مس ا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰى اٰخِرِهٖ مص

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥	الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کا واسطہ دے کر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہمسر ہے۔

مصنفؒ کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۲ ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے اس کو مصنفؒ نے بحوالہ سنن اربعہ اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم نقل کی ہے اس کے راوی حضرت بریدہؓ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا اس شخص کے کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اسم اعظم کے واسطے سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرما دیتا ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے سند کے اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہ سے مروی ہے اور ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے اس روایت کے بعض طرق میں لفظ اَنِّىْ اَشْهَدُ اور لفظ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ نہیں ہے جس کو مصنفؒ نے متصلاً ہی نقل کیا ہم بھی اس کو ذیل میں مع ترجمہ لکھ رہے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥	الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو ہی اللہ ہے اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

مصنفؒ نے ان الفاظ کے لیے مصنف ابن ابی شیبہ کا حوالہ دیا ہے۔

(۳) وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْعَظِيْمُ الْأَعْظَمُ عه حب مس ا مص۔ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطَى اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ عه حب مس امص يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ عه حب مس ا۔

(۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطے کہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے (تو) بہت بڑا مہربان ہے بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے۔ اے عظمت و جلال اور اکرام والے، اے زندہ اے (سب کو) قائم رکھنے والے۔

(مصنفؒ کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۳ ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے مصنف نے بحوالہ سنن اربعہ، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ اس کو نقل کیا ہے۔ مصنفؒ نے اشارہ دیا ہے کہ لفظ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اس کے بعض طرق میں نہیں ہے۔ یہ روایت حضرت انس رضؓ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کیے یہ سن کر آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے اللہ سے اس کے بڑے نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرما دیتا ہے۔)

(۴) وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ د ت ق مص

(۵) وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِيْ ثَلٰثِ سُوَرٍ اَلْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ مس قال القاسم فالتمستها

(۴) اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔

(۱) وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔

اور تمہارا معبود یکتا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے

(۲) الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔

الف لام میم، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ) زندہ رہنے والا ہے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

مصنفؒ کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۴ ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے۔ اس کو مصنفؒ نے بحوالہ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ نقل کیا ہے اس کی روایت کرنے والی حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔ یہ دونوں آیتیں اوپر لکھی ہیں پہلی آیت سورہ بقرہ کے رکوع ۱۹ کی آخری آیت ہے اور دوسری آیت سورۃ آل عمران کے بالکل شروع میں ہے)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔

(۱) سورۃ بقرہ (۲) سورۃ آل عمران

(۳) سورۃ طٰہٰ

قاسم بن عبدالرحمٰن (جو راوی حدیث ہیں) نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کے تحت اسم اعظم

فَوَجَدْتُهَا اَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِيْ اَنَّهُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلِمَا رُوِيْنَا فِيْ كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى

تلاش کیا تو الحیّ القیّوم کو اسم اعظم پایا۔[1]

حصن حصین کے مصنف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسم اعظم ہے تاکہ دونوں حدیثیں موافق ہو جائیں اور اس لیے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعا میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے اسی طرح مروی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] مصنفؒ نے یہ روایت بحوالہ مستدرک حاکمؒ نقل کی ہے جو حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک اللہ کا اسم اعظم ضرور تین سورتوں میں ہے۔ اوّل سورۃ بقرہ، دوئم سورہ آل عمران، سوئم سورہ طٰہٰ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے (سورۃ بقرہ کے اندر آیۃ الکرسی میں اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے اور سورۃ آل عمران میں الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے اور سورۃ طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ہے ان میں اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ مشترک ہے لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں)

مصنفؒ نے جو یہ فرمایا کہ میرے نزدیک اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسم اعظم ہے اور اس سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ فرمانا محل نظر ہے کیونکہ دوسری حدیث میں سورۃ طٰہٰ کا بھی ذکر ہے اور سورہ طٰہٰ میں لفظ الحی القیوم سے پہلے اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے۔ ہاں اگر صرف الحی القیوم مراد لیا جائے جیسا کہ قاسم بن عبدالرحمٰن نے فرمایا تو یہ درست ہے کیونکہ یہ تینوں سورتوں میں مشترک ہے لیکن جمع بین الحدیثین اس صورت میں بھی نہیں ہوتا اور درحقیقت جمع بین الحدیثین ...... کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ

وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيُّ التَّابِعِيُّ صَاحِبُ اَبِيْ اُمَامَةَ صَدُوْقٌ۔

یہ قاسم عبدالرحمٰن کے بیٹے شام کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں سچے راوی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جن روایات میں جو اسم اعظم بتایا ہے اس کے مطابق عمل کرنا درست ہے ان میں سے جس کو بھی پڑھ کر دعا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ جل شانہ دعا قبول فرمائے گا۔ احادیث میں کوئی حصر کا کلمہ نہیں ہے تاکہ صرف کسی ایک کو اسم اعظم مانا جا سکے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابوجعفر طبری اور ابوالحسن اشعری اور ابوحاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے ان میں "اعظم" اسم تفضیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کے سب نام اعظم ہیں اور یہ معنی لینے سے اعظم بمعنی عظیم ہو جاتا ہے۔ ان حضرات کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفضیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے۔

اور جن روایات میں لفظ "اعظم" وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب بہت زیادہ ملے گا۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ[14] اقوال نقل کیے ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے کشف یا خواب یا ذاتی رائے سے ان کو اسم اعظم کہہ دیا گیا ہے۔ اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔

اسم اعظم کے سلسلہ میں علامہ سیوطی کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے "اسم اعظم" کے بارے میں چالیس اقوال جمع کیے ہیں ۱۲

وَاَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالَى الْحُسْنٰى

اَلَّتِيْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا

(۱) مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ م ت س ق مس حب

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنیٰ

(یعنی ننانوے نام جن کے ذریعہ ہم کو دُعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے)

(۱) جو بھی کوئی شخص ان کو خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہو گا۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

اَسْمَائے حُسنٰے

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
(سورہ اعراف)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کیئے کی عنقریب سزا ملے گی۔

اور سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ج

آپ فرما دیجئے خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو سو اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔

سورۂ حشر کے آخر میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ معبود ہے، پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے، صورت بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ وہ سب چیزیں تسبیح کرتی ہیں

(۲) لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ

(۲) ان ناموں کو جو بھی کوئی شخص محفوظ کرے گا ضرور جنت میں داخل ہو گا (بخاری)

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کو یاد کرنے اور ان کے وسیلے سے دعا کرنے کی احادیث شریفہ میں ترغیب دی گئی ہے اس کے بارے میں بعض روایات میں مَنْ اَحْصَاهَا وارد ہوا ہے اور بعض روایات میں لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا آیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ جو شخص اسمائے حسنیٰ کو خوب اچھی طرح ایک ایک کرکے یاد کرے گا جنت میں داخل ہو گا۔ حدیث کی شرح لکھنے والوں نے مَنْ اَحْصَاهَا کا مطلب اس کے علاوہ بھی بتایا ہے۔

علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّدْعُوْا بِهَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا البتہ اس میں یوں زیادہ ہے کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے اس کے لیے جنت واجب ہو گی۔

علامہ حفنی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اس میں يَدْعُوْ بِهَا پر لکھا ہے کہ اي بعد تلاوتها او قبل ذلك بان يقول اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ واتوسل اليك باسمائك الحسنى كذا وكذا۔

یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے دعا مانگ لے پھر یوں عرض کرے کہ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں جو اسماء حسنیٰ یہ ہیں ان کے بعد هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ سے آخر تک ننانوے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو مع ترجمہ ہم نے لکھ دیئے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ
الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ
الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ

هُوَ	اللّٰهُ الَّذِیْ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ		
اَلرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	اَلرَّحِیْمُ بہت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک	اَلسَّلَامُ ہر آفت سے سلامت رکھنے والا
اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَیْمِنُ نگہبانی کرنے والا	اَلْعَزِیْزُ زبردست	اَلْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنیوالا	اَلْمُتَكَبِّرُ بہت بڑائی والا
اَلْخَالِقُ پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانیوالا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت غلبہ والا
اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ بڑا فیصلہ کرنیوالا	اَلْعَلِیْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ روزی وغیرہ تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا
اَلسَّمِیْعُ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ اٹل فیصلہ والا	اَلْعَدْلُ بالکل صحیح انصاف کرنیوالا	اَللَّطِیْفُ بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِیْرُ پوری طرح خبر رکھنے والا	اَلْحَلِیْمُ بردبار	اَلْعَظِیْمُ عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ خوب گناہ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ قدر دان (تھوڑے پر بہت دینے والا)

الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ
الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ
الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ

اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ والا	اَلْكَبِیْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ حفاظت کرنے والا	اَلْمُقِیْتُ خوراک کو پیدا فرمانیوالا اور سب کو پہنچانے والا	اَلْحَسِیْبُ حساب کرنے والا
اَلْجَلِیْلُ بڑی بزرگی والا	اَلْكَرِیْمُ بے مانگے عطا فرمانے والا	اَلرَّقِیْبُ نگران	اَلْمُجِیْبُ دعاؤں کا قبول فرمانے والا	اَلْوَاسِعُ وسعت والا
اَلْحَكِیْمُ بڑا حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بڑی محبت والا	اَلْمَجِیْدُ بڑی بزرگی والا	اَلْبَاعِثُ زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا	اَلشَّهِیْدُ حاضر و موجود
اَلْحَقُّ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	اَلْوَكِیْلُ کام بنانے والا	اَلْقَوِیُّ قوت والا	اَلْمَتِیْنُ نہایت قوت والا	اَلْوَلِیُّ کارساز
اَلْحَمِیْدُ تعریف کا مستحق	اَلْمُحْصِیْ خوب اچھی طرح شمار رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ دوسری بار پیدا کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	اَلْوَاجِدُ بالفعل ہر کمال سے متصف	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا
اَلْوَاحِدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ بہت زیادہ قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا
اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے اوّل	اَلْآخِرُ سب سے آخر	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ پوشیدہ
اَلْوَالِیْ پوری کائنات کا متولی	اَلْمُتَعَالِیْ مخلوق کی صفات سے برتر	اَلْبَرُّ بہت بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ بہت توبہ قبول فرمانیوالا	اَلْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا

اَلْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِیُ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیُ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ ت ق مس حب

اَلْعَفُوُّ معاف فرمانے والا	اَلرَّءُوْفُ بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ پورے ملک کا مالک	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا	اَلْمُقْسِطُ بڑا انصاف والا
اَلْجَامِعُ سب کو جمع کرنے والا	اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز	اَلْمُغْنِیُّ دوسروں کو غنی بنانیوالا	اَلْمَانِعُ روکنے والا	اَلضَّارُّ نقصان پہنچانے والا
اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا	اَلنُّوْرُ سب کو روشن کرنیوالا	اَلْهَادِیُ ہدایت دینے والا	اَلْبَدِیْعُ بلامثال پیدا فرمانے والا	اَلْبَاقِیُ ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	اَلرَّشِیْدُ ہدایت والا	اَلصَّبُوْرُ بہت برداشت کرنے والا	جَلَّ جَلَالُهٗ	

سلہ یہ ننانوے نام جو مصنفؒ نے یہاں درج کیے ہیں ان کے حوالہ کے لیے سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ اور مستدرک حاکم اور ابن حبان کا رمز لکھا ہے لیکن روایت ترمذی سے لی ہے جو ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے مصنفؒ سنن ابن ماجہ کا حوالہ نہ دیتے تو اچھا تھا کیونکہ اس میں جو روایت ہے اس میں آدھے کے قریب دوسرے اسمائے حسنیٰ مذکور ہیں جو ترمذی کی روایت میں نہیں ہیں اور بہت سے وہ اسماء نہیں ہیں جو سنن ترمذی میں موجود ہیں حالانکہ سیاق کلام سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ میں بھی پوری روایت سنن ترمذی کی روایت کے مطابق یا اس کے قریب ہوگی۔ مصنفؒ سنن ابن ماجہ کی روایت کو مستقل ذکر کر دیتے تو اچھا تھا۔ چونکہ ترمذی کی روایت مذکورہ کے علاوہ دوسرے اسمائے حسنیٰ بھی دیگر کتب میں وارد ہوتے ہیں اس لیے محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ صرف ننانوے میں منحصر ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فالمراد الاخبار ان دخول الجنۃ باحصائھا لا الاخبار بحصر الاسماء

لیکن اس پر یہ اشکال ہوتا کہ سنن ابن ماجہ کی روایت میں بھی یہ ہے کہ جو شخص ان اسمائے حسنیٰ (باقی اگلے صفحہ پر)

(١) وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ت

چند دیگر اذکار

(جن کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے)

(اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ دعا کرنا قبولیت دعا کا وسیلہ اور ذریعہ ہے ان اسماء کو بیان کرنے کے بعد مصنف رحمۃ اللہ علیہ چند دیگر اذکار و کلمات لکھتے ہیں جن کو احادیث شریفہ میں مقبولیت دعا کا ذریعہ بنایا ہے)

(١) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (اے بزرگی اور اکرام والے) کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا تیری دعا کی قبولیت کا فیصلہ کر دیا گیا ہے لہٰذا تو سوال کر لے (ترمذی عن معاذ رضی)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ دونوں روایتیں ماننے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سے بھی ننانوے نام یاد کر لیگا تو جنت میں داخل ہوگا لہٰذا دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ البتہ حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ ننانوے اسمائے حسنیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض رواۃ حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا تتبع کر کے ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر حدیث کے ساتھ ملا کر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مدرج ہو گیا۔ لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں بالتصریح موجود ہیں بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لیے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے حمد و ثنا کے طور پر پڑھ لینا ان شاء اللہ قبولیت دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔

فائدہ: اسمائے حسنیٰ کو بیک وقت پڑھ کر دعا کرنا چاہے تو اوپر جس طرح لکھا ہے ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم مسلسل پڑھتا چلا جائے اور الصبور پر ختم کر کے دعا مانگ لے مسلسل پڑھتے وقت ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھے اور اس پیش کو بعد والے اسم کے لام ساکن سے ملا دے بیچ میں الف کو چھوڑ دے لیکن جن اسماء کے شروع میں حروف شمسیہ ہیں (جن میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے) وہاں پہلے اسم کے پیش کو دوسرے اسم کے اس حرف سے ملائے جو الف لام کے بعد ہے اور حروف شمسیہ (باقی اگلے صفحہ پر)

(۲) إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط فَمَنْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ إِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ مس وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَقَالَ لَهُ سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مس۔

(۳) مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ت س ق حب مس

(۲) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یا ارحم الراحمین (اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے) کہتا ہے اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے پس جو شخص تین بار یہ کلمہ کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو جو چاہے طلب کر (حاکم عن ابی امامہ رض)
ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گذر ہوا جو یا ارحم الراحمین کہہ رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا تو سوال کر بے شک اللہ تعالے نے تیری طرف نظر (کرم) فرمائی ہے (حاکم عن انس)

(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے سے تین بار جنت کا سوال کرتا ہے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) جو اسماء حسنیٰ مذکورہ کے شروع میں میم ہیں ت، ن، تی، حمی، قی، توال، ان پڑھتے پڑھتے جب کسی جگہ سانس ٹوٹنے لگے تو وقف کرے اور وقف کی صورت میں بعد والے اسم سے نہ ملائے اور اس صورت میں دوسرا اسم آل سے شروع کرے اور اَلْمُحْصِی اور اَلْمُغْنِی اور اَلْوَالِی اور اَلْمُتَوَالِی اور اَلْمُغْنِی اور اَلْهَادِی اور اَلْبَاقِی پر وقف کرے تو یا کو ساکن کرے اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر رہے بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ اسماء حسنیٰ کو یکجا اکٹھا پڑھے تو ہر اسم کے بعد لفظ جَلَّ جَلَالُهٗ بڑھا تا جائے اس صورت میں جَلَّ لَهٗ کی ہ حسب قاعدہ مذکورہ بعد والے اسم سے ملے گی اور جن کلمات کے آخر میں ی ہے (جن کا ذکر ابھی ہوا) ان کو وقف کے قاعدہ کے مطابق پڑھیں گے ان باتوں کو کسی پڑھے عالم یا صاحب فن قاری سے سمجھ لیں۔ اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یا لگا کر پڑھیں اور اس اسم سے الف لام حذف کر دیں مثلاً اس طرح پڑھیں یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ وغیرہ لیکن لفظ اللہ کے شروع میں جو الف زبر کے ساتھ ہے (جو قواعد عربیہ کے مطابق ہمزہ ہے) وہ باقی رہے گا اور لام سے ملے گا ۱۲

(۴) مَنْ دَعَا بِهٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط طس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى إِجَابَةِ الدُّعَآءِ

مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا عَرَفَ الْإِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِيَ مِنْ

تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھیو! (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن انس رض)

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے اللہ تعالے سے جو کچھ بھی سوال کرے گا اللہ تعالے اس کو عطا فرمائیگا
لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[له] (طبرانی فی الکبیر و فی الاوسط)

دعا قبول ہو جانے پر اللہ تعالے کا شکر ادا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی دعا کی قبولیت کا پتہ چل جائے پس قبولیت کے نتیجہ میں مرض سے شفا پا جائے

له (ترجمہ) کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور اللہ سب سے بڑا ہے، کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے ۱۲

مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ مس ی

یا (بخیر و عافیت) سفر سے واپس ہو جاتے تو اُسے کیا چیز روکتی ہے کہ یہ کلمات[1] کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
(حاکم ابن السنی عن عائشہؓ)

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کی عظمت و جلال کے وسیلہ سے تمام نیک کام انجام پاتے ہیں۔

[1] مطلب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کا ظہور ہو جانے پر ان الفاظ سے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کرو۔

منزل ۱ ختم

المنزل الثانی

یوم الجمعة

دوسری منزل

بروز جمعہ

الذي يقال في صباح كل يوم ومسائه

(١) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط ثلث مَرَّاتٍ عه حب مس مص

(٢) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طس وَفِي الْمَسَآءِ فقط م طس هي ى ثلث مَرَّاتٍ تن هي ى

صبح وشام کی دعائیں

ذیل میں وہ دُعائیں لکھی جاتی ہیں جو صبح وشام دونوں وقت پڑھنی چاہییں۔
(ان میں اکثر دعائیں وہ ہیں جن میں صبح وشام کے لیے عموماً سب الفاظ ایک ہی ہیں اگر کسی جگہ کوئی فرق ہے تو اس کو ہم نے واضح کر دیا ہے)

(١) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

اللہ کے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تو اُسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن عثمانؓ)

(٢) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے

صبح وشام مذکورہ بالا کلمات کا پڑھنا طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور معجم اوسط کی ایک روایت میں اور مسلم اور دارمی اور ابن السنی نے صرف شام کو پڑھنا روایت کیا ہے اور ترمذی اور دارمی اور ابن السنی نے تین بار پڑھنے کی روایت ذکر کی ہے [1]

[1] صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گذشتہ رات مجھے بچھو نے ڈس لیا، آپ نے فرمایا کہ اگر شام

(۳) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ ت مى ے

(۳) فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورۂ حشر کی یہ آخری تین آیات پڑھے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن رحیم ہے وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے عزیز ہے جبار ہے، خوب بڑائی والا ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں، وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

لے فرمایا کہ جس بار اگر تو شام کے وقت اعوذ بکلمات اللہ التامات پڑھ لیتا تو بچھو تجھے تکلیف نہ دیتا اور جامع ترمذی میں یوں ہے کہ جو شخص شام کو تین بار یہ کلمات پڑھے گا اسے اس رات میں کوئی زہریلی چیز تکلیف نہ پہنچا سکے گی۔

(اواخر ابواب الدعوات)

(۴) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت س ى

(۵) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ د ى۔

تو اس کے لیے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لیے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات مر جائے گا تو شہید مرے گا۔ (ترمذی، دارمی، ابن السنی، عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

(۴) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے تو یہ ہر چیز سے کافی ہوں گی (یعنی ہر ایذاء دینے والی چیز سے یہ شخص محفوظ ہو جائے گا)

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن السنی، عن عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ)

(۵) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو (سورۂ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات پڑھے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر کے وقت بھی وہ جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔

⑥ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ط وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَةُ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط

حِبْ آ تِ یٰ

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

تو اس دن جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جاتے گا اس کا ثواب پالے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کو جو (ورد وغیرہ) چھوٹ جاتے گا اس کا ثواب پالے گا۔ (ابوداؤد، ابن السنی عن ابن عباس رض)

⑥ صبح شام آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیے (معجم کبیر طبرانی، عن ابی بن کعب رض)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ مومن (جس کا دوسرا نام سورۃ غافر بھی ہے) کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لیوے تو ان کی وجہ سے شام تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا۔

آیۃ الکرسی یہ ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ پکڑ سکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

⑦ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔ م د ت س مص

سورۃ مومن[1] کی ابتدائی آیات یہ ہیں

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۝ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

حٰمٓ۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے، صاحب قدرت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف جانا ہے۔

(ابن حبان، مسند احمد، ترمذی، ابن السنی، عن ابی ہریرۃ رض)

⑦ یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے سارا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب!

[1] سورۃ مومن چوبیسویں پارہ میں ہے۔

⑧ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ م

⑨ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ د

هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ

جو کچھ اس دن میں پیش آنے والا ہے اور جو کچھ اس کے بعد پیش آئے گا میں تجھ سے سب کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں اور جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد پیش آنے والا ہے میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب میں عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن مسعود رض)

⑧ یہ بھی صبح وشام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (مسلم عن عبداللہ بن مسعودؓ)

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کسل مندی سے اور ضعف پیری سے اور بڑے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔

⑨ اس کو بھی صبح شام پڑھیں:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ

(ابوداؤد عن ابی مالک رض)

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین ہے صبح کے وقت میں داخل ہوتے اے اللہ میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس روز کی فتح اور مدد اور اس روز کے نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو اس میں ہیں اور اس کے بعد ہوں گی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ:۔ اس دعا کو جب شام کو پڑھے تو اس طرح سے پڑھے:۔

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

ہم اور ہمارا سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین ہے، شام کے وقت میں داخل ہوتے اے اللہ میں

⑩ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ عه حب ا عو۔

⑪ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ر ی۔

فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا (ابوداؤد، عن ابی مالک رض)

تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی

⑩ صبح شام یہ بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

(سنن اربعہ، ابن حبان، ابو عوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ ہم تیری قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے۔ اور تیری قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوتے اور تیری قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

⑪ یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اس کے لیے کوئی شریک نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(مسند بزار، ابن السنی، عن ابی ہریرۃ رض)

فائدہ: جب ان دونوں دعاؤں کو شام کو پڑھے تو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسٰی اور اَصْبَحْنَا کی جگہ اَمْسَيْنَا اور وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ کی جگہ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ پڑھے۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ د ت س حب مس مص وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ت

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ طس ت

---

(۱۲) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے (مکر و فریب کے) جال سے اور اس سے پناہ لیتا ہوں کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان تک کوئی برائی کھینچ کر لائیں (یعنی تہمت لگائیں)

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

اس دعا میں خط کشیدہ الفاظ ترمذی نے روایت کیے ہیں۔

(۱۳) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اے اللہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں تجھے اور تیرے حاملین عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ د ت س

(۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے [illegible]

(طبرانی فی الاوسط و ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

یہ دعا الفاظ کے تھوڑے فرق سے اس طرح بھی مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ط

اے اللہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے بجز تیرے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

فائدہ:- اس کو چار مرتبہ پڑھے۔

(۱۴) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اپنے دین میں اور دنیا میں

مَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَاٰمِنْ رَوْعَتِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي د ق س حب مس مص۔

(۱۵) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَاَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَاٰمِنْ رَوْعَتِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

اور اپنے اہل و عیال اور مال میں، اے اللہ! تو میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف اور پریشانی کو امن و امان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے[1]

(ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۱۵) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے سارا ملک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا

[1] اس میں زمین میں دھنسائے جانے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے۔

[2] حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو کہہ لے تو اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجات بلند ہوں گے اور شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر ان کلمات کو شام کو کہہ لے تب بھی اس کے لیے یہی انعامات ہیں اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا (سنن ابوداؤد)

يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ د س ق مص ی۔

(۱۶) رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا اٰ ط رَسُوْلًا عہ مس ا ط رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مص ی۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہے وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے جس کے لیے موت نہیں ہے اور وہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن السنی عن ابی عیاش رضی اللہ عنہ)

(۱۶) رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مصنف نے اس کے حوالہ کے لیے مسند احمد، سنن اربعہ، طبرانی فی الکبیر، مستدرک حاکم کا حوالہ دیا ہے اس کے بعض طرق میں بجائے نَبِيًّا کے لفظ رَسُوْلًا وارد ہوا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پڑھ لے۔ علامہ منذری فرماتے ہیں کہ دونوں کو جمع کر لے یعنی یوں پڑھے وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا۔ اور بعض کتب احادیث میں رَضِيْنَا (جمع متکلم) کے بجائے رَضِيْتُ (صیغہ واحد متکلم) وارد ہوا ہے۔ مصنف نے یہ روایت ذیل میں ذکر کی ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا (۳ بار)

میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

فائدہ: مصنف نے اس کے لیے مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن السنی کا حوالہ دیا ہے۔ ابن السنی نے حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بار صبح شام اس کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہو گا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے

(۱۷) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ؕ د س حب ی

(۱۸) اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د س ی

یعنی اس کو انعام و اکرام سے نواز کر راضی خوش فرما دیں گے۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ؕ

اے اللہ جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری کسی بھی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی جانب سے ہے تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے لہٰذا تیرا ہی سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے سب شکر ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن سنی عن عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ)

(۱۸) ذیل میں لکھی ہوئی دعا بھی صبح وشام تین بار پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو مجھے جسمانی صحت وعافیت عطا فرما، اے اللہ تو میری قوت سماعت میں عافیت وسلامتی عطا فرما۔ اے اللہ تو میری بینائی میں عافیت و سلامتی عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اس کے ساتھ تین بار یہ بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ

اے اللہ میں کفر سے اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

؎ اس کی فضیلت یہ ہے کہ جس نے یہ کلمات صبح کو کہے اس نے اس دن کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کو کہے اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ سنن ابوداؤد۔

(۱۹) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا د س ی

(۲۰) اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ا ط فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ س فِي الصَّبَاحِ فقط۔

وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے

(ابوداؤد، نسائی، ابن السنی، عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

(۱۹) ذیل کی دعا بھی صبح وشام پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

اللہ تعالیٰ (ہر برائی سے) پاک ہے اور اسی کے لیے سب حمد وثنا ہے اور قوت وطاقت بھی بس اسی کی ہے وہ جو چاہے گا وہی ہوگا اور وہ جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ نے ہر چیز کو اپنے احاطہ علمی میں لے رکھا ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن السنی عن بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۰) صبح شام یہ دعا بھی پڑھے۔

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ

ہم نے اسلام کی فطرت پر اور اسلام کے کلمہ اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، وہ ابراہیم جو حق کو اختیار کیے ہوئے تھے اور اللہ کے

(۲۱) یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین س مس ر۔

(۲۲) اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت خ س اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک

المشرکین۔ فرمانبردار تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر، عن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ) سنن نسائی میں بھی یہ روایت ہے لیکن اس میں

(۲۱) یہ دعا بھی صبح شام پڑھے۔

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث، اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔ — اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دے کے فریاد رسی کرتا ہوں میرے حال کو سنوار دے اور مجھے میرے نفس کی طرف پلک جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ فرما

اس کو امام نسائی نے صبح شام پڑھنے کے لیے روایت کیا ہے اور حاکم اور بزار نے صرف صبح کو پڑھنے کی روایت کی ہے۔ راوی حدیث حضرت انسؓ ہیں[۱]

(۲۲) اور صبح شام یہ بھی پڑھے:۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت — اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے

[۱] مصنفؒ نے ابن السنی کا حوالہ نہیں دیا حالانکہ انہوں نے بھی عمل الیوم واللیلۃ میں اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ صبح شام پڑھنے کے لیے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو تعلیم فرمائے تھے ۱۲

ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت د ی۔

خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی، فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت — عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا میں اپنے کیے ہوئے اعمال (بد) سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(بخاری، نسائی۔ عن شداد بن اوسؓ)

یہ دعا سید الاستغفار ہے۔ روایات میں اس کا صبح و شام اور دن رات میں پڑھنا وارد ہوا ہے مصنفؒ نے اسی مناسبت سے اولاً صبح شام پھر دن رات کی دعاؤں میں نقل فرمایا ہے۔ اس کے الفاظ ذرا سے تغیر سے دوسری طرح بھی منقول ہیں جن کو مصنفؒ نے ذیل میں نقل کیا ہے:۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت[۲] (ابوداؤد، ابن السنی) — اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں اپنے کیے ہوئے اعمال (بد) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے بے شک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

[۲] یہ الفاظ سنن ابوداؤد کتاب الادب میں ہیں اور ابن السنی نے بھی انہی کی روایت کی ہے اور سنن ترمذی میں بھی کتاب الدعوات میں یہ الفاظ منقول ہیں البتہ دوسرے ابوء کی جگہ اس میں اعترف ہے۔

سنن ابوداؤد و ترمذی میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو یا شام کو پڑھے گا، پھر اسی رات یا اسی

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ
ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ
اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ
تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَّاَدْنٰى حَفِيْظٍ
حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ
وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ
عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ

(۲۳) اور صبح شام یہ دعا بھی پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ

اے اللہ تو ان میں سب سے زیادہ یاد کا مستحق ہے جن کی یاد کی جاتی ہے اور تو ہی عبادت کا مستحق ہے اور جن سے مدد طلب کی جاتی ہے تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر مددگار ہے اور مالکوں میں تو ہی سب سے بڑھ کر مہربان ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر سخی ہے اور جود دینے والے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

دن مرجائے گا تو ضرور جنتی ہوگا۔ ابوداؤد نے حضرت بریدہؓ سے اور ترمذی نے حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی ہے اور ابن السنی نے حضرت بریدہ رضؓ سے روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ جو شخص اس دن میں مرجائے گا وہ شہید ہوگا اور اس رات میں مرجائے گا تو شہید ہوگا۔ صحیح بخاری میں اوائل کتاب الدعوات میں یہی الفاظ نقل کیے گئے ہیں جو مصنفؒ نے بعد میں لکھے ہیں۔ پھر تین صفحات کے بعد وہ الفاظ نقل کیے ہیں جو مصنف نے پہلے لکھے ہیں اور دونوں جگہ حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی ہے اور ثواب دونوں جگہ یہی بتایا ہے کہ اس رات یا دن میں مرجائے گا تو جنتی ہوگا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سید الاستغفار والی حدیث حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن ابزیٰ اور حضرت بریدہؓ سے مروی ہے ۱۲

مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ
عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ
حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ
الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ ط طب

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَّاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ

ہیں ان میں تیری عطا سب سے زیادہ وسیع ہے تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو بالکل یگانہ ہے تجھ جیسا کوئی نہیں تیرے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے تیرے اذن کے بغیر تیری فرمانبرداری ہرگز نہیں ہو سکتی اور تیرے علم کے بغیر تیری نافرمانی ہرگز نہیں ہو سکتی، تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدردانی فرماتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو بخش دیتا ہے تو سب سے زیادہ قریب ترین گواہ ہے اور سب سے زیادہ قریب ترین نگہبان ہے تو لوگوں کے اور ان کی جانوں کے درمیان حائل ہے (یعنی سب کی جانیں تیرے ہی تصرف میں ہیں) اور مخلوق کی پیشانی تیرے ہی قبضہ میں ہے تو نے اعمال لکھے ہیں اور اجلیں لکھی ہیں (یعنی زندگیوں کی مدتیں مقرر فرمائی ہیں) دل تیرے سامنے کھلے ہوتے ہیں اور ہر بھید تیرے سامنے بالکل عیاں ہے حلال وہ ہے جسے تو نے حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور صحیح دین وہ ہی ہے جسے تو نے جاری فرمایا

(۲۴) حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ی۔

وَأَنْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنْتَ اللّٰهُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ، أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ / الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ۔	اور حقیقی حکم وہی ہے جسکا تو نے فیصلہ فرمایا ساری مخلوق تیری ہی مخلوق ہے اور سب بندے تیرے ہی بندے ہیں اور تو اللہ ہے بہت مہربان ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ میں تیری ذات کے اس نور کے وسیلہ سے جس کی وجہ سے تمام آسمان زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کا واسطہ دے کر جو تیرا حق تیری مخلوق پر ہے اور اس حق کا واسطہ دے کر جو سوال کرنے والے کا تجھ پر ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس صبح میں (یا اس شام میں) میرے گناہ معاف فرما دے اور اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔

(طبرانی فی الکبیر وفی کتاب الدعاء عن ابی امامۃ رضہ)

فائدہ - اس دعا کو اگر صبح کو پڑھے تو ان تقیلنی کے بعد فی ھٰذِہِ الْغَدَاۃِ کہے اور شام کو پڑھے تو فِی ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ کہے

(۲۴) صبح شام یہ دعا بھی پڑھے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے

حضرت ابوالدرداء رضؓ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات مرتبہ صبح وشام یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام تفکرات کی کفایت فرمائے گا۔ (ابن السنی)

(۲۵) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ا ط ی۔

(۲۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مُدت س مس حب عو۔

(۲۷) سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ ت

---

(۲۵) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ان کلمات کو صبح وشام دس دس مرتبہ پڑھے اس کی روایت نسائی[1] اور ابن حبان نے حضرت ابوایوب انصاری رضؓ سے کی ہے اور طبرانی اور ابن السنی نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے کی ہے۔

(۲۶) اور صبح شام سو سو مرتبہ یہ بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ	میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑا ہے اور
وَبِحَمْدِهٖ	اس کی تعریف بیان کرتا ہوں

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۲۷) اور بعض روایات میں ہے کہ صبح وشام سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

---

[1] ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں وَلَهُ الْحَمْدُ کے بعد يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ کا اضافہ ہے اور ثواب یہ لکھا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ کلمات دس دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا اور سو گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دے گا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس دن اور اس رات میں آفات اور مکروہات سے محفوظ رہے گا

(۲۸) وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط وَإِنِ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ أَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلْ

(۲۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ د۔

اور سو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور سو بار اَللهُ أَكْبَرُ پڑھے[1]۔

(ترمذی، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۲۸) اور صبح شام حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پڑھے۔

(طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداءؓ)

(۲۹) اور اگر کوئی شخص تفکرات میں یا قرض میں مبتلا ہے وہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ	اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکرمندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے اور سستی کے آنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح شام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو حج کیے اور جو شخص صبح و شام سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو گھوڑوں پر اللہ کی راہ میں مجاہدین کو سوار کیا یعنی جہاد کے لیے سو گھوڑے دیئے یا فرمایا کہ اس نے سو مرتبہ جہاد کیا اور جو شخص صبح و شام سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے اور جس نے سو مرتبہ اَللهُ أَكْبَرُ کہا تو اس سے اس روز کوئی شخص افضل نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہ کلمات اتنی ہی بار یا اس سے زیادہ کہے ہوں۔ (ترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

إِلَى هٰهُنَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِيعًا وَلٰكِنْ يُقَالُ فِي الْمَسَاءِ مَكَانَ أَصْبَحَ أَمْسَى وَمَكَانَ هٰذَا الْيَوْمِ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَمَكَانَ التَّذْكِيرِ التَّأْنِيثُ وَمَكَانَ النُّشُورِ الْمَصِيرُ كَمَا كَتَبْنَاهُ بِالْحُمْرَةِ فَوْقَ كُلِّ كَلِمَةٍ۔

الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ط	قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زور آوری سے۔

(ابوداؤد، عن ابی سعید نا الخدری رضؓ)[1]

یہاں تک جو دعائیں لکھی گئی ہیں صبح اور شام دونوں وقت پڑھنے کی ہیں۔ مگر اتنا خیال رکھنا چاہیئے کہ جس جگہ أَصْبَحَ آیا ہے وہاں أَمْسٰى (اور جہاں أَصْبَحْنَا آیا ہے وہاں أَمْسَيْنَا) کہیں اور جہاں هٰذَا الْيَوْمِ آیا ہے اس کی جگہ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ کہیں اور جہاں ضمیر مذکر یا اسم اشارہ مذکر ہے اس کی جگہ مؤنث کی ضمیر اور مؤنث کا اسم اشارہ لائیں اور جس دعا کے آخر میں لفظ النُّشُوْرُ آیا ہے اس کی جگہ لفظ الْمَصِيْرُ پڑھیں (ایسا دعا نمبر ۱ میں ہے) جیسا کہ ہم نے ہر کلمہ کے اوپر (جہاں شام کے وقت کے لیے تبدیلی کرنا ہے) سرخی کے ساتھ لکھ دیا ہے[2]۔

---

[1] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک انصاری صحابیؓ جن کو ابو امامہ کہا جاتا تھا بیٹھے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ابو امامہ کیا بات ہے میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہت سے تفکرات اور قرضے میرے ذمہ پڑ گئے آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتادوں جسے پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات دور فرمادے گا اور تمہارے قرضے ادا فرمادے گا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے اس پر آپ نے ان کو مندرجہ بالا دعا بتائی اور فرمایا کہ اس کو صبح و شام پڑھا کرو۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی دور فرمادی اور قرض بھی ادا فرمادیا۔ (سنن ابی داؤد آخر کتاب الصلوٰۃ)

[2] جس زمانہ پریس نہیں تھے ہاتھ سے کتابیں لکھی جاتی تھیں اس زمانہ میں عموماً پوری کتاب سیاہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

وَيُزَادُ فِي الْمَسَاءِ فَقَط

(١) أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ط

اور صرف شام کے وقت اس دعا کا اضافہ کیا جائے۔

(١) أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔

اور ہم نے اور پورے ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے آسمان زمین پر گر نہیں سکتا مگر اللہ کے حکم سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا فرمائی اور عالم میں پھیلائی اور ٹھیک بنائی

(طبرانی فی الکبیر، عن ابن عمر رضؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

روشنائی سے لکھی جاتی تھی اور اس میں بعض ضروری چیزوں کی نشاندہی سرخ روشنائی سے کر دی جاتی تھی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جس کو اوپر متن میں ذکر فرمایا ہے اس زمانہ میں کتابیں پریس میں چھپتی ہیں دو رنگ میں چھپائی تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے ہر اس کاغذ کو دو بار مشین میں دینا پڑتا ہے جس میں کسی کسی جگہ دوسرا رنگ لانا پڑتا ہے اس لیے ناشرین اس تکلف اور تکلیف میں نہیں پڑتے۔ چونکہ یہ احتمال قوی تھا کہ ناظرین سرخ روشنائی والے کلمات تلاش کرتے اس لیے ہم نے پوری صورت حال واضح کر دی ہے۔

مصنفؒ کی کتاب میں تو کسی طرح کا کوئی تصرف کرنے کی گنجائش نہ تھی، ہم نے اپنے ترجمہ اور شرح میں ہر جگہ یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ دعا شام کو پڑھے تو یہ لفظ پڑھے۔

وَيُزَادُ فِي الصَّبَاحِ فَقَط

(١) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مص

(٢) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُونُ وَلَا

اور صرف صبح کو اس دعا کا اضافہ کیا جائے۔

(١) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ ہی کے لیے صبح کی، بڑائی اور عظمت اللہ ہی کے لیے ہے پیدا کرنا اور تدبیر کرنا سب اسی کی صفت خاص ہے۔ رات اور دن اور جو کچھ ان دونوں میں ظاہر ہوتا ہے تنہا اللہ ہی کے لیے ہے اے اللہ اس دن کے اول حصہ کو درستگی اور اس کے درمیانی حصہ کو فلاح و بہبود اور اس کے آخری حصہ کو کامیابی بنا دے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

(ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ)

(٢) صبح کی دعاؤں میں اس کا بھی اضافہ کرے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ — میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ
مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ
لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ
مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ی مس ا ط۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ

لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ
فِیْ یَدَیْكَ وَمِنْكَ وَاِلَیْكَ
اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ
قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ
اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیَّتُكَ
بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَ
مَا لَمْ تَشَأْ لَا یَكُوْنُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوۃٍ
فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ
لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ
اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔

اور آپ کی فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں اور تمام
بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی کی
جانب سے ہیں اور آپ ہی کی جانب لوٹتی ہیں۔ جو
کچھ میں نے کہا یا میں نے کوئی قسم کھائی یا کوئی نذر مانی
تو آپ کی مشیت سے ہے جو آپ چاہتے
ہیں ہوتا ہے اور جو آپ نہیں چاہتے نہیں ہوتا اور
آپ کے عطا کیے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں
ہے۔ یقیناً آپ ہر شی پر قادر ہیں اے اللہ جو بھی
رحمت کی دعا کروں تو اس دعا کو اس شخص کے لیے
کر دیجیے جس پر آپ نے رحمت فرمائی ہو اور اگر
میں کسی پر لعنت بھیجوں تو وہ لعنت اس شخص پر ہو
جس پر آپ نے لعنت کی ہو۔ دنیا و آخرت میں آپ ہی
میرے کارساز ہیں مجھے اسلام کی حالت میں موت
دیجیے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں مجھے شامل فرمائیے

(ابن السنی، حاکم، احمد، طبرانی، عن زید بن ثابت رضؓ)

(۳) نیز صبح کے وقت یہ بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ
الْقَضَآءِ، وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ
جو فیصلہ فرما دیں میں اس پر راضی رہوں اور یہ بھی سوال کرتا

بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِكَ
فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ
اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْ اَكْتَسِبَ
خَطِیْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّیْ اَعْهَدُ
اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ
شَهِیْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ
لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ
فِیْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی

الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی
وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِكَ
فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا
فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ
بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی
عَلَیَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِیْئَةً
اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ، اَللّٰهُمَّ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ

ہوں کہ موت کے بعد مجھے اچھی زندگی نصیب ہو
اور آپ کے دیدار کی لذت حاصل ہو اور آپ کی ملاقات کا
شوق طلب کرتا ہوں جو ضرر پہنچانے والی حالت سے اور
گمراہ کرنے والے فتنہ سے خالی ہو اے اللہ میں آپ کی
پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں
یا زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا کسی گناہ یا خطا
کا ارتکاب کروں جس کی آپ بخشش نہ کریں اے اللہ
آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے غیب اور شہادت
کے جاننے والے بزرگی اور اکرام والے میں تجھ سے اس
زندگی میں عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا

نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط مس اط

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ. لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

گواہ ہونا کافی ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لیے ملک اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور قیامت حق ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں اور بیشک تو ان سب کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تو نے اگر مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو کمزوری اور بے شرمی اور گناہ کے حوالے فرمائے گا۔ (کیونکہ نفس ان ہی چیزوں کو اختیار کرتا ہے لہٰذا تو مجھے میرے نفس کے حوالے مت فرما) اور بیشک میں تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں لہٰذا تو میرے سب گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا اور تو میری توبہ قبول فرما بیشک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

(حاکم، احمد، طبرانی فی الکبیر، عن زید بن ثابت رضؓ)

فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا م و م

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ مو ط ی۔

(۳) ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ت ط

(۴) عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ ت د س

جب آفتاب طلوع ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ فرمایا

(مسلم موقوفاً علی ابن مسعودرضؓ)[1]

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کا دن ہمیں عطا فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا

(طبرانی فی الکبیر، وابن السنی موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

(۳) اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے[2]: (ترمذی عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہؓ)

(۴) حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو دن کے اوّل

---

[1] اخرجہ مسلم صفحہ ۳۰۲ جلد ۱ باب تنزیل القرآن واجتناب الھذ ۱۲

[2] اوائل کتاب میں جہاں ذکر کی فضیلتیں بیان کی ہیں وہاں آفتاب کے طلوع ہو جانے کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت بیان ہو چکی ہے ۱۲

مَا يُقَالُ فِي النَّهَارِ

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ خ م ت س ق مص مِائَتَيْ مَرَّةٍ أ

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ م ت س مص

حضہ میں چار[1] رکعت پڑھ لے میں تیرے لیے اس دن کے آخر تک کفایت کروں گا۔ (یعنی تیری ضرورتیں پوری کروں گا)

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، عن ابی الدرداء رض)

دن[2] کے اوقات میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط — کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(اس کو سو مرتبہ پڑھے[3])

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رض)

اور مسند احمد میں ہے کہ اس کو دو سو مرتبہ پڑھے (عن عبداللہ بن عمر رض)

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ — میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اسکی تعریف کرتا ہوں

اس کو سو مرتبہ پڑھے (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ)

---

[1] پہلی حدیث میں آفتاب طلوع ہو جانے پر دو رکعتیں پڑھنے کا اور اس حدیث میں چار رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے جیسا موقعہ ہو دو یا چار رکعت پڑھ لے۔

[2] اس عنوان کے تحت جو چیزیں لکھی ہیں ان کو دن میں کسی بھی وقت پڑھ لیا جائے تو فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

[3] صحیح بخاری کتاب الدعوات میں ہے کہ جو شخص کسی دن سو مرتبہ مذکورہ بالا کلمات کہے (باقی اگلے صفحہ پر)

(۳) مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيْطَانَ ص

(۴) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَحَدَ الْعَدَدَيْنِ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَيُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ ط

(۵) اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ

---

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے[1]۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے (ابو یعلیٰ عن انس رض)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزانہ ستائیس ۲۷ مرتبہ یا پچیس ۲۵ مرتبہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے استغفار کرے تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ پچیس ۲۵ یا ستائیس ۲۷ دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔

(طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء رض)

(۵) ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر عمل کرنے والا نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے بڑھ کر عمل کرے۔

[1] مثلاً دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔

مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ م وَيُحَطُّ ت س حب عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ ت س حب

وَلْيَقُلْ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ

(۱) اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي د ت مس

ہزار نیکیاں کما او (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ) سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھ لے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ معاف ہوں گے (یہ ترجمہ مسلم کی روایت کے مطابق ہے جس میں اَوْ یُحَطُّ ہے اور ترمذی، نسائی، ابن حبان کی روایت میں وَیُحَطُّ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔
(عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

جب مغرب کی اذان سُنے تو یہ دُعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي۔

اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے پس تو مجھے بخش دے۔
(ابوداؤد، ترمذی، حاکم، عن ام سلمہ رضؓ)

مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ الْآيَتَيْنِ أَوَاخِرَ الْبَقَرَةِ ع

(۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خ م س

(۳) وَقِرَاءَةُ مِائَةِ آيَةٍ مس

(۴) وَقِرَاءَةُ عَشْرِ آيَاتٍ مس

جو چیزیں رات کو پڑھی جائیں ان کا بیان

(ان کو رات بھر میں کسی بھی وقت پڑھ لیں)

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ یعنی سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک) پڑھے[1] (صحاح ستہ عن ابن مسعودؓ)

(۲) سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے[2] (بخاری عن ابی سعید الخدری، مسلم نسائی، عن ابی الدرداءؓ)

(۳) اور قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھنے کی فضیلت بھی[3] وارد ہوئی ہے (حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۴) اور قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھنے کی بھی فضیلت[4] ہے (حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لیں تو وہ اس کیلئے کافی ہوں گی (یعنی یہ آیات اس رات میں دوسرے اوراد چھوٹ جانے کی تلافی کریں گی یا یہ مطلب ہے کہ ہر طرح کے شر اور ضرر اور شیاطین کے مکر و فریب سے محفوظ ہو جانیکا سبب بنیں گی۔ اخرجہ الجماعۃ کما ذکر المصنف)

[2] ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سورہ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے (رواہ البخاری ولفظہ اللہ الواحد الصمد ثلث القرآن کما فی حاشیۃ البخاری ص ۷۵۰ ج ۲ اشارۃ الی...)

[3] و [4] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جائے گا اور جس نے کسی رات میں دو سو آیات پڑھ لیں وہ مخلص عبادت گذاروں میں لکھا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھ لیں وہ غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا۔ (کذا فی الترغیب عن مستدرک الحاکم)

⑤ وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰیَاتٍ اَرْبَعٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰیَةِ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَیْنِ بَعْدَهَا وَخَوَاتِیْمِهَا مو ط۔

⑥ وَقِرَاءَةُ یٰسٓ حب

---

⑤ اور دس آیتیں سورۃ بقرہ کی اس طرح پڑھے کہ اس کی اوّل کی چار آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے اور آیت الکرسی کے بعد کی دو آیات لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ سے خٰلِدُوْنَ تک پڑھے (دیکھو سورۃ بقرہ رکوع ۳۴) اور تین آیات سورۃ بقرہ کے آخر سے پڑھے یعنی سورۃ بقرہ کا پورا آخری رکوع پڑھے[1]

(طبرانی، موقوفاً عن ابن مسعود رضؓ)

⑥ سورہ یٰسٓ پڑھنا[2] (ابن حبان عن جندبؓ بن عبداللہ البجلی رضؓ)

---

[1] ان آیات کے پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ ان کے پڑھ لینے سے صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا جس میں رات کو یہ آیات پڑھی گئیں (قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کما قال المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ وہو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال الہیثمی ورجالہ رجال الصحیح الا ان الشعبی لم یسمع عن ابن مسعودؓ قیل وہو موقوف علی ابن مسعودؓ ولکن لہ حکم الرفع لانہ لا مجال للاجتہاد فی مثل ہذا اھ

[2] حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں اللہ کی رضا کے لیے سورہ یٰسٓ پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی (مصنف نے اس کے لیے صرف صحیح ابن حبان کا حوالہ لکھا ہے لیکن حافظ منذری نے مالک اور ابن السنی کا بھی اضافہ کیا ہے) ۱۲ **فائدہ**: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے رات کے پڑھنے کی چیزوں میں خدا جانے کیوں سورۃ واقعہ پڑھنے کا ذکر چھوڑ دیا ہے رات کو سورۃ واقعہ بھی پڑھنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا (اخرجہ ابن السنی فی باب ما یستحب ان یقرأ فی الیوم واللیلۃ وعزاہ صاحب المشکوٰۃ ص۱۸۹ الی البیہقی فی شعب الایمان)

مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ جَمِیْعًا

① سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خ س۔

دِن اور رات کی دُعائیں

یہاں وہ دُعائیں درج کی جا رہی ہیں جن کے رات اور دن میں پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے ان کو دن میں کسی بھی وقت ضرور پڑھ لے

① دُعائے سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے وعدہ اور عہد پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکے میں پناہ مانگتا ہوں ان تمام کاموں کے شر سے جو میں نے کیے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف

(۲) مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ يَوْمٍ اَوْ فِيْ لَيْلَةٍ اَوْ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَوْ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ س[1]۔

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ — کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کو دن میں پڑھا اور اس دن دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا اور جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کو رات میں پڑھا اور اس رات میں دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

(بخاری، نسائی عن شداد بن اوس رضؓ)

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ — کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اسی کی طرف سے ہے۔

اس کو دن میں یا رات میں یا مہینہ میں پڑھا اور اسی دن یا اسی رات یا اسی مہینہ میں مر گیا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

---

[1] ووقع فی بعض نسخ الحصن ھھنا رمز خ وھو غلط من الکاتب لا من صاحب الکتاب ۱۲

(۳) دَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوْ بِهِنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً تَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس

وَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ

---

(۳) ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کا نبی یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خدا کی طرف سے اترے ہوئے کلمات سکھلا دے جنہیں تم ذوق و شوق سے پڑھا کرو اور دن رات میں ان کے ذریعہ دعائیں مانگا کرو۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً تَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا — اے اللہ! میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ، اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ، اور ایسی نجات جس کے پیچھے فلاح ہو اور تیری رحمت، عافیت مغفرت اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ)

گھر میں داخل ہونے کی دعا[1]

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ — اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے

---

[1] گھر سے نکلنے کی دعا تہجد کے بیان کے بعد آرہی ہے ۱۲

لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ د

وَإِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ى۔

إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ

فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ

وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

کی بہتری طلب کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے اور اللہ کا نام لے کر ہم نکلے اور خدا پر جو ہمارا پروردگار ہے، بھروسہ کیا۔

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد عن ابی مالک الاشعری رض)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے یوں کہتا ہے کہ یہاں نہ رات کو رہ سکتے ہو نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پا سکتے ہو۔ اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن السنی)

اسْمَ اللّٰهِ وَأَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ع

شام کے وقت بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے اور رات کو برتنوں کو ڈھانکنے کی ہدایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت یعنی رات کا بالکل ابتدائی حصہ ہو تو بچوں کو گھر سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، پھر جب کچھ وقت گذر جائے تو انہیں چھوڑ دو (یعنی باہر نکلنے کی اجازت دے دو) اور بسم اللہ کہکر دروازہ بند کر دو اور بسم اللہ کہکر (سوتے وقت) چراغ بجھا دو اور بسم اللہ کہکر مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور بسم اللہ کہکر (کھلے ہوئے) برتن ڈھانک دو اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو چوڑاؤ ہی میں[1] برتن پر کچھ رکھ دو۔

(صحاح ستہ عن جابر رض)

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر مکمل برتن ڈھانکنے کو سرپوش، پلیٹ، رکابی وغیرہ نہ ہو تو کوئی لکڑی وغیرہ ہی اس پر رکھ دو جو برتن کے منہ پر چوڑاؤ میں آجائے، مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ وہ جس برتن پر گذرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور جس مشکیزہ پر گذرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس وبا کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں اول تو یہ فرمایا کہ جب رات کا ابتدائی وقت ہو یعنی سورج چھپا ہی ہو اس وقت بچوں کو باہر مت جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں پھر جب کچھ دیر گذر جائے تو ان کو باہر جانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ اس ہدایت پر عمل نہ کرنے سے بچوں کو بعض مرتبہ شدید تکلیف پہنچ جاتی ہے آسیب، جن، بھوت کا اثر ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر دروازے بند کر دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقعہ پر بسم اللہ پڑھو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جبکہ اللہ کا نام لے کر بند کیا جائے سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوہے کو یہ تیار کرتا ہے کہ وہ بتی کھینچ کر لے جائے (جو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتا ہے) اور ایک حدیث میں ہے کہ بلاشبہ یہ آگ تمہاری

(باقی اگلے صفحہ پر)

عند النوم

(١) إذا أتى فراشه وهو طاهر د ا و فليتطهر طس او فليتوضأ وضوءه للصلوة ع ۔

(٢) ثم يأتي إلى فراشه فينفضه بصنفة ثوبه ثلث مرات۔

(٣) ثم ليقل باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فاغفر لها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين ع مص۔

سونے وقت کے آداب اور دعائیں

(١) جب رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے تو باوضو ہو (ابوداؤد۔ عن براء بن عازبؓ) اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ پاکی حاصل کر لے (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ) اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ اس طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ (صحاح ستہ عن براء بن عازبؓ)

(٢) اس کے بعد اپنے بستر پر آئے پھر اُسے اپنے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے پھر یہ دعا پڑھے:۔

(٣) باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فاغفر لها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ

اے میرے پروردگار میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک لیوے (یعنی مجھے موت دیدیوے) تو میرے نفس کو

(حاشیہ) دشمن ہی ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ تاکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے (یہ سب روایات مشکوٰۃ المصابیح میں ہیں دیکھو باب تغطیۃ الاوانی ۱۲)

(٤) وليضطجع على شقه الأيمن م ع ويتوسد بيمينه د ا ى يضعها تحت خده د ت س

(٥) ثم يقول بسم الله وضعت جنبي اللهم اغفر لي ذنبي واخسأ شيطاني وفك رهاني وثقل ميزاني و اجعلني في الندي الأعلى د مس

(٦) اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك رمص ثلث مرار د س ت۔

به عبادك الصالحين ۵ (صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضہ)

بخش دیجیو اور اگر تو اسے زندہ چھوڑ دیوے تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کیجیو جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے

(٤) اور اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے (مسلم، صحاح ستہ عن ابی ہریرۃؓ) اور داہنے ہاتھ کا تکیہ بنالے یعنی اپنے سر کے نیچے رکھ لے (ابوداؤد، احمد، ابن السنی) اور بعض روایات میں داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھنا وارد ہوا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(٥) اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بسم الله وضعت جنبي اللهم اغفر لي ذنبي واخسأ شيطاني وفك رهاني وثقل ميزاني واجعلني في الندي الأعلى۔

میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا اور اسی کے نام سے اٹھاؤں گا اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما دے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما دے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے خلاصی عطا فرما اور میرے اعمال کی ترازو کا پلہ بھاری فرما اور مجھے بلند و بالا مجلس ملائکہ میں شامل فرما (ابوداؤد، حاکم، عن ابی الازہر الانماری)

(٦) یا یہ دعا پڑھے:۔

اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك۔

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا۔

(۷) بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ ا بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ مص

(۸) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى خ م د ت س

(۹) سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ خ م د ت س حب

(بزار و مصنف ابن ابی شیبہ عن حفصہ رضہ)

سنن ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی میں ہے کہ اس دعا کو تین بار پڑھے۔

(۷) یا یہ پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ۔ اے میرے رب میں تیرا نام لیکر سوتا ہوں لہٰذا تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

(مسند احمد عن ابن عمر رضہ)

اور بعض روایات میں یہ دعا اس طرح وارد ہوئی ہے:۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ۔ اے رب تیرا نام لیکر میں نے اپنا پہلو رکھا پس تو مجھے بخش دے۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضہ)

(۸) یا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى۔ اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن حذیفہ رضہ)

(۹) نیز سونے سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھے[1] (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن علی رضہ)

[1] یہ تسبیحات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو سوتے وقت پڑھنے کے لیے بتائی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خانگی کام کاج کے پیش نظر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم طلب کرنے کا ارادہ کیا۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو وہاں کچھ لوگوں کو باتوں میں مشغول

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۱۰) وَيَجْمَعُ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَنْفُثُ فِيْهِمَا فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَ

(۱۰) اور سوتے وقت یہ عمل بھی کرے کہ دونوں ہاتھ ملائے اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ان میں دم کرے پھر جہاں تک ہو سکے انہیں جسم پر پھیرے اولاً سر اور منہ اور بدن کے سامنے کے حصے سے شروع کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

پایا لہٰذا واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کل تم کس ضرورت سے آئی تھیں۔ آپ نے دو مرتبہ دریافت فرمایا وہ دونوں مرتبہ خاموش رہیں۔ حضرت علی رضہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! صورت حال میں عرض کرتا ہوں، ان کو چکی پیسنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزہ بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سینہ میں نشان پڑ گیا ہے۔ گھر میں جھاڑو دیتی ہیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور ہانڈی کے نیچے آگ جلاتی ہیں جس سے ان کے

۔۔۔۔۔۔ کپڑے کالے ہو جاتے ہیں، ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ آپ کے پاس کچھ غلام باندی آئے ہیں میں نے ان سے یہ کہا کہ آپ سے ایک خادم طلب کر لیں یہ اسی ضرورت کے پیش نظر حاضر ہوئی تھیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں جو تم نے طلب کیا ہے؟ جب تم (سونے کے لیے) لیٹ جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

(سنن ابی داؤد، باب فی التسبیح عند النوم)

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کے لیے بھی یہ چیزیں ان دونوں حضرات کو بتائی تھیں حضرت علی رضہ نے اس کی بہت زیادہ پابندی کی حتیٰ کہ جنگ صفین کی رات میں بھی ان کو پڑھا۔ فرماتے ہیں کہ میں شروع رات میں بھول گیا تھا، رات کے پچھلے حصہ میں یاد آیا تو پڑھ لیا۔ (سنن ابوداؤد)

بزرگوں نے بتایا ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کا پڑھنا دن بھر کی تھکن دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ رات کو ان کے پڑھنے کے بعد تھکن دور ہو جانا مجرب ہے ۱۲

وَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ عه

(۱۱) وَيَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ خ س مص

(۱۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ م د ت س۔

(۱۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حب مس عو

سوتے وقت یہ عمل کرتے تھے (بخاری، سنن اربعہ، عن عائشہؓ)

(۱۱) اور آیۃ الکرسی بھی پڑھے (بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علیؓ)

(۱۲) اور یہ دعا بھی پڑھے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمارے کاموں کی کفایت فرمائی اور ٹھکانہ دیا پس کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی معین و مددگار ہے نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن انسؓ)

(۱۳) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے میرے سب کاموں کی کفایت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ دیا، اور مجھے کھلایا اور پلایا اور مجھ پر احسان فرمایا اور فضل فرمایا اور مجھے دیا اور خوب دیا ہر حال میں سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ اے اللہ ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک اور

(۱۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ ا ط

النَّارِ۔

ہر شی کے معبود میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابو عوانہ، حاکم عن ابن عمرؓ)

(۱۴) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

اے اللہ! آسمان و زمین کے پالنے والے حاضر و غائب کے جاننے والے تو ہی ہر چیز کا رب ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور ملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں۔ شیطان سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ کر لے جاؤں۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمروؓ)

(۱۵) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ. د ت س حب مس مص.

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ. م س.

---

(۱۵) اور یہ دعا بھی پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ۔

اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے حاضر و غائب کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار میں اپنے نفس کی برائی اور شیطان کے شر اور اس کے شرک[1] سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابی بکرؓ)

(۱۶) اور یہ دعا بھی پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ۔

اے اللہ تو نے ہی میری جان کو پیدا فرمایا ہے تو ہی اُسے موت دے گا، تیرے ہی لیے اس کا مرنا جینا ہے اگر تو اُسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اُسے موت دے تو اُسے بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم، نسائی، عن عمرؓ)

---

[1] محدثین نے فرمایا ہے کہ حدیث میں جو شِرکِہٖ ہے اس کو دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے شِرْكِهٖ اور شَرَكِهٖ اول کے معنی ہیں اس کے شرک کرنے سے یا شرک کرانے سے اور دوسرے کے معنی ہیں اس کے جال سے یعنی اس کے مکر و فریب سے ۱۲

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ. د س مص.

(۱۸) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. ت.

---

(۱۷) اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تیری کریم ذات اور تیرے کلماتِ تامہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں اے اللہ تو ہی تاوان اور گناہ کو دور فرماتا ہے۔ اے اللہ تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا اور تیرے قہر سے دولتمندی فائدہ نہیں دے سکتی تیری ہی ذات پاک ہے اور قابلِ حمد ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علیؓ)

(۱۸) اور تین مرتبہ یہ استغفار بھی پڑھے:-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

(۱۹) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حب مو س

(۲۰) وَيَقُوْلُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ

---

(۱۹) اور یہ دعا بھی پڑھے:-

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی طرف سے میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(ابن حبان موقوفاً نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۲۰) اور لیٹے لیٹے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ

اے اللہ آسمانوں کے اور زمین کے پروردگار اور عرش عظیم کے مالک اور ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے (اور اگانے والے) توراۃ انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اے اللہ تو (سب سے) پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی (سب سے) آخر میں ہے پس تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی (سب سے) ظاہر ہے پس تیرے اوپر

الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

(۲۱) بِسْمِ اللّٰهِ س اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ وَلْيَجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ ت

فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

کچھ نہیں اور تو چھپا ہوا ہے پس تیرے پرے کچھ نہیں۔ میرا قرض ادا فرما اور مفلسی دور کرکے مجھے غنی کردے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، عن عائشہؓ)

(۲۱) اور یہ دعا بھی پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ

میں اللہ کا نام لے کر سوتا ہوں اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے

(۲۲) وَلْيَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ط ثُمَّ لِيَنَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا
د ت س حب مس مص۔

(۲۳) وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَيَقُوْلُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ د ت س، وَهُنَّ الْحَدِيْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَةُ وَالتَّغَابُنُ وَالْأَعْلٰى مو س۔

اَرْسَلْتَ۔ رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔

یہ دُعا صحاح ستہ میں ہے البتہ لفظ اللّٰھم اس کے اوّل میں صرف نسائی کی روایت میں ہے جس کی طرف مصنفؒ نے اشارہ فرمایا۔ یہ دُعا حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اور آپ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ اس کو پڑھ کر سو جاؤ گے پھر اس رات میں مر جاؤ گے تو دین فطرت پر تمہاری موت آئے گی اور اگر صبح کو زندہ اُٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بیداری کے آخری کلمات ہونے چاہئیں۔ (یعنی اس دعا کو پڑھ کر کسی سے بات نہ کرے)

(۲۲) اور سورۃ قل یاایہا الکفرون بھی پڑھے۔ (طبرانی فی الکبیر)
پھر اس کو ختم کرکے سو جاتے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن فروۃ بن نوفلؓ)

(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ سونے سے پہلے مُسبّحات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن العرباض بن ساریہؓ)

اور مُسبّحات یہ سورتیں ہیں، سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن، اور سورۃ اعلیٰ (نسائی عن معاویہؓ بن صالحؒ) (وہو موقوف)

لہ حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز بتلایئے جسے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۴) وَحَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الْمُلْكُ س ت، مص مس۔

(۲۵) وَحَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ ت س مس

(۲۶) مَا كُنْتُ أُرٰى أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الْآيَاتِ الثَّلٰثَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مو صحیح۔

(۲۷) وَإِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا

---

(۲۴) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (نسائی، ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم، عن جابرؓ)

(۲۵) اور نیز اس وقت تک آپ نہ سوتے تھے، جب تک سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نہ پڑھ لیتے تھے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم، عن عائشہؓ)

(۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھدار آدمی سورۃ بقرہ کی تین آیتیں پڑھنے سے پہلے سو جائے۔ یہ حدیث موقوف ہے اور صحیح ہے[1]۔

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو نے بستر پر اپنا پہلو رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تو موت کے علاوہ ہر چیز سے امن میں ہو گیا۔ (بزار عن انسؓ)

(بقیہ گذشتہ صفحہ)
میں اپنے بستر پر پہنچ کر پڑھا کروں آپ نے فرمایا قل یاایہا الکفرون پڑھا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔ (مشکوٰۃ عن الترمذی وابی داؤد والدارمی)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

لہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے صرف یہ بتایا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ علامہ نووی کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں کہ اس کی روایت حافظ ابوبکر بن داؤد نے کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے جو علیٰ شرط البخاری ومسلم ہے ۱۲

اَلْمَوْتَ نَ

(۲۸) مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهٖ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰى هَبَّ اَ

(۲۹) إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهٖ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ اخْتِمْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهٗ اَلْحَدِيْثَ يَأْتِيْ تَتِمَّتُهٗ س حب مس رس۔

(۲۸) اور فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑے پھر اللہ کی کتاب سے کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کے بیدار ہونے تک اس شخص کی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی وقت بھی نیند سے بیدار ہو۔ (احمد عن شداد بن اوسؓ)

(۲۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان سونے کے لیے بستر پر آتا ہے تو فوراً فرشتہ اور شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے اپنی بیداری والے وقت کو بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے اُسے بُرائی پر ختم کر پھر اگر وہ اللہ کا ذکر کرکے سویا تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے، بقیہ حدیث[1] ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئے گی۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، ابو یعلی عن جابرؓ)

[1] اس حدیث کا بقیہ سو کر اُٹھنے کی وہ دُعا ہے جو متن میں ۵ ۲، ۲ سطروں کے بعد آرہی ہے یعنی الحمد للہ الذی رد الی نفسی الخ ۱۲

وَإِذَا رَأٰى فِيْ مَنَامِهٖ

(۳۰) مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا خ م س و لَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ خ م۔

(۳۱) وَإِذَا رَأٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ خ م أَوْ لِيَبْصُقْ م أَوْ لِيَنْفُثْ ع ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَنْ يَّسَارِهٖ ع۔

(۳۲) وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّهَا ع ثَلَاثًا ثَلَاثًا

(۳۳) وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ خ م د س ق فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ ع

خواب کے آداب اور دُعائیں

(۳۰) جب خواب میں محبوب چیز دیکھے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کو بیان کردے۔ (بخاری، مسلم، نسائی عن ابی سعیدؓ)

اور دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے[1]۔ (بخاری، مسلم، عن ابی قتادہؓ)

(۳۱) اور جب خواب میں ناپسندیدہ (یعنی ناگوار اور بُری) بات دیکھے تو تھتکار دے۔ (بخاری، مسلم، عن ابی قتادہؓ)

یا تھوک دے (مسلم عن ابی قتادہؓ) یا اس طرح تھتکارے کہ منہ کی ہوا کے ساتھ تھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں۔ (صحاح ستہ عن ابی قتادہؓ)

(۳۲) اور شیطان اور اس خواب کی بُرائی سے اللہ کی پناہ[2] مانگے (صحاح ستہ عن ابی قتادہؓ) اور یہ عمل یعنی پناہ مانگنے کا کام تین بار کرے (صحاح ستہ عن ابی سعیدؓ و ابی قتادہؓ)

(۳۳) اور کسی سے اس خواب کا تذکرہ نہ کرے (بخاری، مسلم، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعیدؓ) ایسا عمل کرنے سے ان شاء اللہ وہ خواب نقصان نہ دے گا (صحاح ستہ عن ابی قتادہؓ)

[1] کیونکہ جب دوست اُسے سُنے گا تو اچھی تعبیر دے گا اور دشمن ایسی تعبیر دے گا جو بُری ہوگی اور عموماً پہلی تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے ۱۲

[2] مثلاً یہ الفاظ پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا۔ (میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے) اس کو تین بار کہے۔ ۱۲

۳۴ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ م

۳۵ أَوْ لِيَقُمْ فَلْيُصَلِّ خ

وَإِذَا فَزِعَ أَوْ وَجَدَ وَحْشَةً أَوْ أَرِقَ فَلْيَقُلْ

(۱) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ د ت س مس.

(۲) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ

---

۳۴ اور جس کروٹ پر ہے اس کو بدل دے (مسلم عن جابرؓ)

۳۵ یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگے (بخاری عن ابی ہریرہ رضؓ)

خواب میں ڈر جانے اور گھبراہٹ ہو جانے اور نیند اچاٹ ہو جانے کی دعائیں

جس وقت خواب میں ڈرے یا گھبرائے یا نیند اچاٹ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھے

(۱) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ط

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ اپنے سمجھدار بچوں کو تو یہ دعا سکھا دیتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لیے اس کو کاغذ پر لکھ کر ان کی گردن میں ڈال دیتے تھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ)

(۲) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلمات کی جو ہر سے نہ نیک تجاوز

شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ط

وَفِي الْأَرَقِ

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ طس مس

الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ط

کر سکتا ہے نہ بد، پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات اور دن میں آنے والوں کے شر سے سوائے اس آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آتے اے رحمٰن!

(طبرانی فی الکبیر، عن خالد بن الولیدؓ)

بے خوابی ہو تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس پر وہ سات آسمان سایہ فگن ہیں اور ساتوں زمینوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس کو وہ زمینیں اٹھائے ہوئے

② اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ ی

وَاِذَا انْتَبَہَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ

① اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْہَا فِیْ مَنَامِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ۔

ہیں اور تمام شیطانوں اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دینے والا بن جا تاکہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی نہ کرے تیرا پناہ دیا ہوا شخص ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے۔

(طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ عن خالد بن الولیدؓ)

② اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ ؕ

اے اللہ ستارے دور چھپ گئے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

(ابن السنی، عن زید بن ثابتؓ)

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

① اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْہَا فِیْ مَنَامِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے میری جان واپس لوٹا دی اور مجھے سونے میں موت نہ دی سب تعریف ہے اللہ کے لیے جس نے آسمان و زمین کو جگہ سے

وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ س حب مس ص۔

② اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مس

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ خ د ت س مص

اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

ہٹ جانے سے روک رکھا ہے اگر اس کی مشیت سے وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اس کے سوا کوئی نہیں جو ان کو روکے بیشک وہ بہت بردبار اور بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمان کو اپنی بلا اجازت زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھنے والا بہت مہربان ہے۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم، ابو یعلیٰ، عن جابرؓ)

② اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

سب تعریف ہے اللہ کے لیے جو مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(حاکم، عن، جابر)

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ

سب تعریف ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جلایا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن حذیفہؓ)

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ ط اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب مس

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ س حب مس

(۶) مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

---

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ ط اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ط

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرا کوئی شریک نہیں تیری ہی ذات پاک ہے، اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری رحمت طلب کرتا ہوں، اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب فرما اور مجھے راہ راست پر لانے کے بعد میرے دل کو کجی والا نہ بنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن عائشہ رض)

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے غالب ہے وہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان چیزوں کا رب ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہیں اور وہ زبردست اور بڑا مغفرت فرمانے والا ہے۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن عائشہ رض)

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتے ہوتے رات کو جاگے اور یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ يَدْعُوْ اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ خ عه

(۷) مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وُّقِیَ كُلَّ شَیْءٍ يَّتَخَوَّفُهٗ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلٰی مِثْلِهَا طس

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اللہ ہی کی ذات پاک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہے یا یوں فرمایا کہ مذکورہ کلمات پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

(بخاری، سنن اربعہ عن عبادہ بن الصامت رض)

(۷) جب رات کو کسی وقت آنکھ کھلے اور حرکت کرتے ہوئے دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ[1] کہے۔

تو جو شخص اس پر عمل کرے گا وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے ڈرتا ہے اور کوئی گناہ آئندہ رات کا اسی طرح کا موقعہ آنے تک اسے ہلاک نہ کرسکے گا۔

(طبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر رض)

[1] میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے ان طاقتوں کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکشی کرنے والی ہیں ۱۲

(۸) وَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ت ی۔

وَإِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ

فَإِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ

(۱) فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ مص ی

(۸) جب رات کو اپنے بستر سے اُٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جائے تو اپنی لنگی کے کنارہ سے تین بار اُسے جھاڑ دے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز آکر گذر گئی۔

اور جب لیٹے تو یوں کہے:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝

اے اللہ میں نے تیرا نام لیکر اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اس کو اُٹھاؤں گا اگر تو (سوتے میں) میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس لوٹا دے تو اس کی ایسی حفاظت فرمانا جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(ترمذی، ابن السنی، عن ابی ہریرۃ رض)

پاخانہ میں آنے جانے کی دُعائیں

(۱) اور جب تہجد کے لیے کھڑا ہو پس؛ [ع]

ع جب بھی پاخانہ میں آتے جاتے یہ دعائیں پڑھے۔ تہجد کے وقت کا ذکر مصنف کے کلام میں اتفاقی طور پر آگیا ہے ۱۲

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ع مص

وَإِذَا خَرَجَ

(۳) غُفْرَانَكَ حب عه مص

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي س ی مو مص

اگر پاخانہ میں داخل ہونے لگے تو

(۱) پاخانہ سے باہر ہی "بسم اللہ" کہے [۱] (ابن ابی شیبہ، ابن السنی عن علی رض)

(۲) اور یہ دُعا پڑھے [۲]

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ عن انس رض)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳) اور جب پاخانہ سے نکلے تو یہ کہے۔

غُفْرَانَكَ [۳] (ابن حبان، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشۃ رض)

(۴) اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي۔

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

(نسائی، ابن السنی، عن ابی ذر رض وعند ابن ابی شیبۃ موقوف علیہ)

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم کی جگہوں کے درمیان یہ چیز آڑ بن جاتی ہے کہ جب ان میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو بسم اللہ کہے (سنن ترمذی قبیل ابواب الزکوٰۃ)

[۲] سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پاخانوں میں شیاطین موجود رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ میں جانے لگے تو یوں کہے۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۱۲

[۳] اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں ۱۲

وَاِذَا تَوَضَّأَ

(۱) فَلْيُسَمِّ اللهَ د ت ق

ثُمَّ يَقُوْلُ

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۔ س ی

وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ

رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ د س وَلْيَقُلْ

(۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ م د س ق مص ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ق مص ی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ت

وضو کی دعائیں

(۱) جب وضو کرے تو "بسم اللہ" پڑھے (ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ وعن سعید بن زیدؓ) پھر یہ پڑھے:

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ — اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت دے۔ (نسائی، ابن السنی عن ابی موسیٰؓ)

اور جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف نظر اٹھاتے اور یہ پڑھے (ابوداؤد، نسائی عن عقبہؓ)

(۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مص س مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ ...... سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ لَهٗ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ طس۔

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ — اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن شیبہ، ابن سنی عن عمرؓ)

اس کو تین بار پڑھے (ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن عمرؓ)

اور سنن ترمذی میں اس کلمہ کے ساتھ یہ دعا بھی مروی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ — اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما دے۔

(ترمذی، عن عمرؓ)

وضو کے بعد ذیل کی دعا پڑھنا بھی مروی ہے۔

(۴) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ — میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے وضو کیا اور یہ دعا پڑھی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ — اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

تو یہ الفاظ اس کے لیے ایک پرچہ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک رکھی رہے گی (اور اس دن سے پہلے) توڑی نہیں جائے گی۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

اَلتَّهَجُّدُ

① اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ م

② اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ خ م

③ صَلٰوةُ اللَّيْلِ خ م وَالنَّهَارِ ا مَثْنٰى مَثْنٰى خ م ا

وَكَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ

④ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ

نمازِ تہجد کی فضیلت اور دعائیں

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض نماز کے بعد افضل وہ نماز ہے جو رات کے درمیان پڑھی جائے۔ (مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

② اور ایک حدیث میں ہے کہ نماز فرض کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے۔ (بخاری، مسلم، عن زید بن ثابتؓ)

③ رات کی نماز دو رکعت ہے (بخاری و مسلم عن ابن عمرؓ) اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعت ہے۔

④ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اُٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ — اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے —

حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ ط اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ عو اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ خ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ م اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ع عو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا سنبھالنے والا ہے اور اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا بادشاہ ہے اور اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تجھ سے ملنا برحق ہے۔ تیرا فرمان برحق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور سارے انبیاء علیہم السلام ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور تیری ہی طاقت اور بل بوتہ پر جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر جانا ہے لہٰذا تو مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی

(۵) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ت

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ د س

(۷) وَقَعَدَ الثُّلُثُ الْاٰخِيْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ خ اَلْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ خ م د س ق۔

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

بخشدے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(صحاح ستہ، ابو عوانہ، عن ابن عباس رضؓ)

اور اس موقعہ پر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۵) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

خدا نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی ہر طرح کی تعریف کا خدا تعالیٰ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(ترمذی، عن ربیعۃ بن کعب الاسلمی رضؓ)

(۶) اور یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے میں اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

(ابوداؤد و نسائی، عن ربیعہ بن کعب الاسلمی رضؓ)

(۷) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات باقی رہ جانے پر اٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ختم سورۃ تک

(۸) وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ خ م۔

(۹) وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ خ م

وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ

(۱) كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا د س ق مص حب وَقَالَ

پڑھتے، پھر کھڑے ہوتے وضو فرماتے اور مسواک کرتے پھر (بشمول وتر) گیارہ رکعت نماز پڑھتے، پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دے دیتے تو آپ دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے اور (مسجد) تشریف لے جاتے پھر نماز فجر ادا فرماتے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضؓ)

(۸) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (بشمول وتر) تیرہ[1] رکعت نماز پڑھتے تھے ان میں پانچ رکعت وتر کی پڑھتے تھے جن میں آخری رکعت کے سوا کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے

(بخاری، مسلم، عن عائشہ رضؓ)

(۹) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے (جن میں) ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہ رضؓ)

اور جب آپ نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو

(۱) دس بار "اللہ اکبر" اور دس بار "الحمد للہ" اور دس بار "سبحان اللہ" اور دس بار "استغفر اللہ" کہتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، عن عائشہ رضؓ)

---

[1] وتروں کی تعداد کے بارے میں آئندہ حاشیہ ملاحظہ فرمائیے ۱۲

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ د س ق مص عشرا حب

(۳) وَیَتَعَوَّذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ د س ق مص عشرا حب

وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَالَ

(۱) اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ م عہ حب

---

(۲) اور یہ بھی پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رض)

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا بھی دس بار پڑھتے تھے (عن عائشہ رض)

(۳) اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن مقام کی تنگی سے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رض)

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا کو بھی دس بار پڑھتے تھے۔

اور جب آپ نماز تہجد شروع فرماتے

تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَ

اے اللہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے پروردگار

وَاِذَا صَلَّی الْوِتْرَ ثَلَاثًا

(۱) یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ د ت س اق حب ی وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ د ا ق ت حب

(۲) وَیَفْصِلُ بَیْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِیْمَۃٍ یُسْمِعُھَا أ

مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

تمام آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، غائب و حاضر کو جاننے والے، آپ ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ فرمائیں گے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اے اللہ تو مجھے اپنے اذن سے حق کی جانب رہنمائی فرما ان چیزوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں کیونکہ آپ ہی جسے چاہیں سیدھے راستے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، عن عائشہ رض)

وتر نماز پڑھنے کا طریقہ

(۱) ور جب تین رکعت نماز وتر پڑھے تو پہلی رکعت میں سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھے اور دوسری رکعت میں "قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن سنی عن کعب بن مالک رض)

اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد کے بعد معوذتین یعنی سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھنا بھی مروی ہے۔ (ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان، عن عائشہ رض)

(۲) اور وتر کی پہلی رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت کو علیحدہ کر دے، اس طرح (سلام کرے کہ) لوگ سن لیں۔ (احمد)

(۳) أَوْ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ مس ی

(۴) أَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ حم (۵) أَوْ بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ قط سنی

(۶) أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سنی

(۳) یا درمیان میں سلام نہ پھیرے (بلکہ) ان تینوں رکعتوں کے آخر ہی میں سلام پھیرے۔

(ابن سکن، عن عبدالرحمان رضہ بن ابزی)

(۴) یا ایک وتر پڑھے

(بخاری، مسلم، عن عائشہ رضہ و ابن عمر رضہ)

(۵) یا پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے

(دار قطنی، بیہقی، عن ابی ہریرہ رضہ)

(۶) یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ پڑھے لہ۔

(بیہقی، عن ابی ہریرۃ رضہ)

لہ۔ نماز وتر پڑھنے کے بہت سے طریقے احادیث شریفہ میں وارد ہوئے ہیں، اسی وجہ سے حضرات ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہوا ہے۔ حنفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے وتر کی رکعتوں کی تعداد طے شدہ نہیں تھی کمی بیشی کا اختیار تھا مگر طاق ہونا ضروری تھا بعد میں تین رکعت پڑھنا متعین ہو گیا۔ حنفیہ کے نزدیک رکوع سے پہلے وتروں میں دعا قنوت ہمیشہ بارہ مہینے پڑھی جاتی ہے۔ ان کا مذہب ہے کہ دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر اُٹھ جائے اور آخر میں تیسری رکعت پر سلام پھیرے۔ جن روایات میں ایک رکعت نماز وتر پڑھنا وارد ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے جو نماز نفل کی نیت باندھ رکھی تھی اس میں ایک رکعت اور ملا کر تینوں رکعتوں کو وتر بنا لیا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نماز وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر کھڑے ہو جاتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نماز وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ — حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ ابن عمر وتروں کی دو رکعت پر سلام پھیرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے باپ حضرت عمر رضہ تینوں رکعت ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے۔ اور وہ ابن عمر سے زیادہ فقیہ تھے۔

حنفیہ جس طرح نماز وتر پڑھتے ہیں حافظ ابن حزم نے المحلی میں اس کو بھی صحیح بتایا ہے اور شوافع کے ہاں بھی تین رکعت نماز وتر حنفیہ کے مذہب کے مطابق صحیح ہو جاتی ہے بلکہ علامہ نووی نے شرح المہذب میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص وتروں کی نماز پڑھائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ حنفیہ کے مذہب کے مطابق تین رکعت پڑھائے۔

وَيَقْنُتُ فِي الْآخِرَةِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مس فَيَقُولُ

(۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ عه حب مس مص وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ س

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ

وتروں کی تیسری رکعت میں قنوت پڑھنا

اور وتروں کی تیسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے لہ۔

(مستدرک، حاکم، عن الحسن بن علی رضہ)

(۱) ایک قنوت یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا

اے اللہ جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے ان (کے زمرہ میں) تو مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں کو تو نے عافیت دی ہے ان کے زمرہ میں (دنیا و آخرت کی) مجھے بھی عافیت دے اور جن لوگوں کا تو ولی (کارساز) بنا ہے ان کے زمرہ میں تو میرا بھی ولی (کارساز)

لہ شوافع کا یہی مذہب ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر وتر میں قنوت وتر پڑھی جائے جس طرح قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے حنفیہ کے نزدیک وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کے دلائل ان کی کتب میں لکھے ہیں ۱۲

أَوْلِيَاءَكَ اللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔

يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ۔[1]

بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں مجھے برکت دے اور جو تو نے میرے لیے مقدر کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا اس لیے کہ بیشک تیرا حکم (سب پر) چلتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس کا تو والی (مددگار) بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوگا اور جس کو تو نے (اپنا) دشمن قرار دے دیا وہ کبھی عزت نہیں پاتا تو ہی برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور تو ہی (سب سے) بلند و برتر ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی پر۔

② اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ط

اے اللہ! تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما دے اور ان کے دلوں میں باہمی محبت و الفت پیدا کر دے اور ان کے باہمی تعلقات درست فرما دے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما اے اللہ ان کافروں پر جو تیرے راستہ سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں ان پر لعنت فرما اے اللہ! تو ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر تیرا اپنا وہ عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوموں سے رد کرتا ہی نہیں۔

[1] سنن ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سنی اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سنی اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ مو مص سنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے اور بہت مہربان ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیری ناشکری سے بچتے ہیں۔ ہم اس شخص کو چھوڑتے ہیں اور ترک کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے گا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیرے ہی طرف دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور آپ کے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں آپ کی رحمت کے امیدوار ہیں بلاشبہ آپ کا یقینی عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

[1] ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ، السنن الکبریٰ موقوفاً علی عمرؓ

وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ

(۱) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ س د مص قط رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ قط

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ عه طس مس

اور جب وتروں کا سلام پھیرے

(۱) تو تین بار یہ پڑھے :-

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بادشاہ ہے بہت زیادہ پاک ہے۔

تیسری بار آواز بلند کرے اور اَلْقُدُّوْس کی دال کو دراز کرے۔ (نسائی، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ دارقطنی، عن ابی بن کعبؓ)

اور بعض روایات میں مذکورہ بالا دعا میں رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں (دارقطنی)

(۲) اور وتروں کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط

اے اللہ! آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کرسکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔

(سنن اربعہ، طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ، عن علی رضؓ)

وَاِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

(۱) يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ م حب او فِي الْاُوْلٰى قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰيَةَ م وَيَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ سنى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مس ى ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ د ت

فجر کی سنتوں میں قرأت اور بعد کی دعا

(۱) اور جو فجر کی سنتیں پڑھے تو پہلی رکعت میں سورۃ قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے۔ (مسلم، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

اور مسلم کی ایک روایت میں فجر کی سنتوں کی قرأت کے بارے میں یوں بھی وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت میں (سورہ بقرہ کے سولھویں رکوع کی) آیت قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ سے لے کر وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ تک پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران (کے ساتویں رکوع) کی آیت قُلْ یَآ اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سے بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ تک (مسلم عن ابن عباسؓ)

(۲) فجر کی سنتوں سے فارغ ہوکر بیٹھے بیٹھے تین بار یہ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

اے اللہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(حاکم، ابن سنی، سنن کبریٰ بیہقی، عن اسامہ بن عمیر)

پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

ا و ۲ و ۳ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ د س ق مس

گھر سے باہر جانے کی دعا

(۱) اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ط — میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن امّ سلمہ رض)

(حواشی صفحہ گذشتہ) ۱؎ پوری آیت یوں ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ط

تم کہو ہم اللہ پر اور ان چیزوں پر ایمان لاتے جو ہماری جانب نازل کی گئی ہیں اور ان چیزوں پر جو ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اسباط پر۔۔۔ اور ان پر بھی جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور انبیاء کو اپنے پروردگار کی جانب سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں۔

۲؎ پوری آیت یوں ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی جانب آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ ذرہ برابر شرک کریں اور نہ ہم اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو رب بنائیں اگر وہ انکار کریں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ کہ ہم اللہ کے تابعدار ہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا عه مس ی

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ مس ی

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ د ت س حب ی۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہمارے قدم ڈگمگا جائیں یا کوئی ہمارے قدم ڈگمگا دے یا ہم بے راہ ہو جائیں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر کوئی ظلم کرے یا ہم جہالت کا کام کریں یا ہمارے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔

(سنن اربعہ، حاکم، ابن سنی عن امّ سلمہ رض)

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ

میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں) طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے (اور) اللہ ہی پر (ہمارا) بھروسہ ہے۔

(حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی عن ابی ہریرہ رض)

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن سنی عن انس رض)

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

۳؎ حضرات شوافع اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور فجر کی سنتوں کے بعد ذرا سا لیٹ جاتے ہیں حنفیہ کے نزدیک یہ لیٹنا شب بیداری کے تھکان کے باعث تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لیٹ جاتے تھے اور دوسروں کو بھی لیٹنے کا حکم فرمایا اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ آپ ہمیشہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔

جب آپ صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے بات فرماتے ورنہ لیٹ جاتے۔

یہ لیٹنا .... آرام کی خاطر تھا کوئی مستقل سنت نہ تھی ۱۲

⑤ مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ د ق

وَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ

① قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا خ م د س ق وَفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ

---

⑤ حضرت اُم سلمہ رضہ بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ ضرور پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں بھٹک جاؤں یا بھٹکایا جاؤں یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ام سلمہ رضہ)

نماز فجر کے لیے گھر سے نکلے،

تو راستہ میں یہ پڑھے:۔

① اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّ

اے اللہ میرے دل میں، میری بینائی اور شنوائی میں نور کردے، اور میری داہنی اور بائیں طرف نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے

فِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا خ م د س ق وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا م وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا س مس۔

② اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا م د س۔

خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا ط

لیے نور مقرر کردے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضہ)

وَفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا ط

اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں نور کردے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباس رضہ)

وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ط

اور میری زبان میں نور کردے اور میری جان میں نور کردے اور مجھے نور عظیم عطا فرما۔ (مسلم عن ابن عباس رضہ)

وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا ط

اور مجھے نور مجسم بنادے۔

(نسائی، حاکم، عن ابن عباس رضہ)

② اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا ط

اے اللہ! میرے دل میں اور میری زبان میں نور کردے اور میری شنوائی اور بینائی میں نور کردے اور میرے پیچھے اور میرے آگے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور کردے اور مجھے نور عطا فرما۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابن عباس رضہ)

وَعِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ د۔

(۲) وَاِذَا دَخَلَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د س ق حب مس ى

وَلْيَقُلْ

(۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ م د س ق حب مس ى

(۴) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ق عو او يقول۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعائیں

(۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط — میں عظمت والے اللہ کی اور اسکی کریم ذات کی اور اس کی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے (ابوداؤد، عن عبداللہ بن عامرؓ)

(۲) اور جب مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی عن ابی ہریرہؓ)

اور یہ پڑھے:

(۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ — اے اللہ میرے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی عن ابی ہریرہؓ)

یا یہ پڑھے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ — اے اللہ ہمارے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے

(۵) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مص وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ق ت مص مه

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مه

(۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ق ت مص مه

وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔ — کھول دے اور ہم پر اپنے رزق کے دروازے آسان فرما۔

(ابن ماجہ، ابو عوانہ، عن ابی حمیدؓ)

یا یہ پڑھے:

(۵) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط — میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو اور میں رسول اللہؐ کی سنت پر قائم ہوں۔

(ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

(۶) یا یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ط — اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ

(۷) پھر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ — اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

(ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

وَبَعْدَ دُخُوْلِهٖ

① اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط مو مس

فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ

① فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ :-
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ س ق حب مس ی
الرَّجِيْمِ ق ۔

② اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ م د س

مسجد میں داخل ہوکر یہ پڑھے

① اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط — سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔
(حاکم موقوفاً عن ابن عباسؓ)

مسجد سے نکلنے کی دُعا

① جب مسجد سے نکلے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط — اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔
(نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی، عن ابی ہریرہ رضؓ)
لفظ (الرجیم) صرف ابن ماجہ کی روایت میں زائد ہے۔

② یا یہ پڑھے:-
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔ — اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں
(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رضؓ)

③ اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مص تی ق مه
④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مه اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ مص ت ق مه ۔
وَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خ م

وَاِنْ سَمِعَ مَنْ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ

فَلْيَقُلْ :-
لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا م د ق

یا یہ پڑھے۔

③ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط — میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔
(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰ رضؓ)

④ یا اس طرح درود پڑھے :-
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ط — اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آلِ محمد پر (صلی اللہ علیہ وسلم)
(ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰ رضؓ)

اس کے بعد یہ پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ط — اے اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔
(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰ رضؓ)

تحیۃ المسجد

اور مسجد میں داخل ہوکر نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے (بخاری و مسلم عن قتادہ رضؓ)
اور جب کسی کی آواز سنے جو مسجد میں کوئی گم شدہ چیز تلاش کر رہا ہو تو اُسے خطاب

وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَبِيعُ اَوْيَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ :-
لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ
تِ سَ مُسْ حِبْ

کر کے یوں کہدے:

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا

اللہ تعالیٰ تیری گم شدہ چیز تجھ پر واپس نہ کرے (یہ بد دعا اس لیے ہے کہ) بیشک مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں (کہ ان میں گم شدہ چیزوں کی تلاش کا اعلان کیا جاتے)

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)
عن ابی ہریرۃ رض

اور اگر کسی کو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہوا دیکھے تو اُسے خطاب کر کے یوں کہے:

لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔

اللہ کرے تیری تجارت میں نفع نہ ہو۔

(ترمذی، النسائی، حاکم، ابن حبان، عن ابی ہریرۃ رض)

المنزل الثالث

يَوْمُ السَّبْت

تیسری منزل

بروز سینچر

المنزل الثالث یوم السبت

والاذان

(۱) تسع عشرۃ کلمۃ معروف عہ امہ

(۲) ویزاد فی اذان الصبح الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین دفطمہ

اذان کا بیان

اذان کا طریقہ

(۱) اذان کے انیس[ل] کلمے مشہور ہیں (سنن اربعہ، احمد، ابن خزیمہ عن ابی محذورہ رضؓ)

(۲) اور صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ (حی علی الفلاح) کے بعد زیادہ کیا جائے (ابوداؤد، دارقطنی، ابن خزیمہ عن انس رضؓ)

ل حضرات حنفیہ کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں اور حنفیہ کے نزدیک جو اذان معمول بہ ہے وہ ہوبہو اسی طرح سے ہے جس طرح حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں بتائی گئی تھی پھر اسی اذان کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برابر سفر اور حضر میں پڑھتے رہے جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔

حضرات شافعیہ کے نزدیک اذان کے انیس کلمات ہیں کیونکہ ان کے نزدیک شہادتین (اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ) دو دو مرتبہ کہہ کر پھر واپس ہو اور ان دونوں کو دوبارہ دو مرتبہ کہے محدثین کی اصطلاح میں اس کو ترجیع کہتے ہیں۔ اس کے راوی حضرت ابو محذورہ رضؓ ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی حضرت ابو محذورہ مکہ معظمہ کے مؤذن تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کو وہاں مؤذن مقرر فرمایا تھا وہ ہمیشہ ترجیع کے ساتھ اذان دیتے تھے حنفیہ، شافعیہ دونوں کے پاس دلائل ہیں راجح مرجوح کا فرق ہے حضرات حنفیہ حضرت بلال رضؓ کی اذان کو ترجیح دیتے ہیں اور حضرات شافعیہ حضرت ابو محذورہ رضؓ کی اذان کو ترجیح دیتے ہیں" والبسط فی شرح الحدیث جناب مصنفؒ چونکہ شافعی مذہب ہیں اسلیے انہوں نے صرف اپنے امام کے مذہب کا ذکر کرکے چھوڑ دیا یہ ساری بحث اذان فجر کے علاوہ دوسری اذانوں میں ہے۔ اذان فجر میں چونکہ دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم مزید کہا جاتا ہے اسلیے شوافع کے نزدیک فجر کی اذان کے کلمات اکیس اور حنفیہ کے نزدیک سترہ ہیں۔

وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ

(۳) فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ ع ى وَبَعْدَ الْحَيْعَلَةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ خ مُ د س

(۴) اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُ د س

(۵) مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

اذان کا جواب دینے کی فضیلت اور اس کا طریقہ

(۳) اور جب مؤذن سے اذان کے کلمات سُنے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتا جائے (صحاح ستہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدری رض)

اور حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہے[1] (بخاری، مسلم عن معاویہ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کو دل سے کہے (یعنی اذان کے جواب میں جو چیزیں ہیں ان کا دل سے عقیدہ رکھتے ہوئے زبان سے ادا کرے) یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن عمر رض)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے موذن کی آواز سن کر یہ کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں

[1] اذان کا جواب دینا سنت ہے اور بعض علماء نے واجب بھی کہا ہے احتیاط اسی میں ہے کہ اذان کا جواب ضرور دے۔ اگر تلاوت کر رہا ہو تو تلاوت روک کر جواب دے۔ اذان کا جواب دے کر اور جواب کے بعد کی دعا پڑھ کر پھر تلاوت شروع کر دے۔ حی علی الصلوٰہ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور باقی الفاظ کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن سے سُنے۔ یہ احادیث سے ثابت ہے البتہ الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں الگ سے کوئی خاص کلمات کہنا ثابت نہیں ہے قولوا مثل ما یقول (اسی طرح کہے جاؤ جیسے موذن کہے) کا تقاضا یہ ہے کہ جواب دینے والا بھی الصلوٰۃ خیر من النوم کہے (اور اس سے اپنے نفس کو خطاب کرے) اور حنفیہ شافعیہ کی کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ اس کے جواب م

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ م عه ى

(۶) مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالِهٖ يَعْنِى الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةُ ص

(۷) وَكَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا د حب مس

(۸) ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْاَلُ اللهَ لَهُ الْوَسِيْلَةَ مُ د ت س ى

وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔ — کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم، سنن اربعہ، ابن سنی عن سعد رض)

(۶) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اسی طرح کہتا جائے جس طرح مؤذن کہے اور اسی طرح (توحید و رسالت کی) گواہی دے جس طرح مؤذن نے دی تو اس کیلئے جنت ہے۔ (ابن حبان عن ابی ہریرہ رض)

(۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے تو فرماتے وَاَنَا وَاَنَا (میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں) (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عائشہ رض)

(۸) اذان کا جواب دینے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے وسیلہ[1] طلب کرے (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن سنی عن عبداللہ بن عمرو رض)

[1] فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے صرف ایک ہی بندہ کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں پس جو میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (مسلم، عن عبداللہ بن عمرو رض)

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ خ عه حب سُنَنِیْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سُنِّیْ۔

(۹) مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّسْمَعُ النِّدَآءَ فَيُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

وسیلہ کی دعا ان الفاظ میں کرے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ[1]	اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا ہے۔

بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان اور بیہقی نے (سنن کبیر میں) وَعَدْتَّهٗ تک اس دعا کے الفاظ روایت فرماتے ہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بیہقی نے سنن کبیر میں زائد کیے ہیں۔ (حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبد اللہ ہیں)

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور مؤذن تکبیر کہے تو یہ بھی تکبیر کہے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے پھر یہ دعا پڑھے جو ذیل میں لکھی ہے تو قیامت کے دن اس کیلئے شفاعت واجب ہو گی۔

[1] ان الفاظ سے جو زائد الفاظ مشہور ہیں مثلاً والدرجة الرفيعة وغیرہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں ۱۲

ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

(۱۰) مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِی الْمُنَادِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ ا طس ی

(۱۱) مَنْ نَّزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِیَ

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ۔	اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت عطا فرما اور ان کو بلند درجات والوں میں شامل فرما اور ان کی محبت ان لوگوں میں کر دے جو تیرے برگزیدہ بندے ہیں اور ان کا ذکر ان لوگوں میں کر دے جو تیرے مقرب ہیں

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنتے وقت یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ۔	اے اللہ اس قائم ہونیوالی پکار اور نفع دینے والی نماز کے رب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے راضی ہو جا ایسا راضی ہونا کہ اس کے بعد تو مجھ سے ناراض نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا (احمد، طبرانی فی الاوسط عن جابر رض)

(۱۱) حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی بے چینی یا سختی پیش آجاتے پھر وہ اس وقت کا دھیان کرے جس وقت مؤذن اذان دینے لگے پس جب اللہ اکبر کہے تو

فَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَإِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ مس ی

(۱۲) وَالدُّعَآءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ دت س حب ص فَادْعُوْا ص فَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ د ت

یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ توحید و رسالت کی گواہی کے الفاظ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ بھی کہے اور جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہے تو یہ بھی حی علی الصلوۃ کہے اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی حی علی الفلاح کہے اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا۔

اے اللہ سچی اور مقبول دعوت حق کے رب جو حق کی دعوت ہے اور تقوی کے کلمہ پر مشتمل ہے ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت دینا اور اسی پر ہم کو اٹھانا اور ہمیں اس کے بہترین ماننے والوں میں شامل فرما زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں بھی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ (حاکم، ابن سنی عن ابی امامۃ رض)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابو یعلی، ابن خزیمہ) لہٰذا تم اس موقعہ پر دعا کیا کرو (ابو یعلی عن انس رض) سنن ترمذی میں ہے کہ پس اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو۔

وَالْاِقَامَةُ

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اد ق مه بت۔

(۲) اَوْهِيَ كَالْاَذَانِ اِلَّا فِي التَّرْجِيْعِ وَزِيَادَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ا عه مه۔

اقامت کا بیان

(۱) اور اقامت اس طرح سے ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(۲) یا اقامت اذان کی طرح پڑھی جائے مگر اس میں ترجیع نہ ہو اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کا اضافہ کیا جائے[۱]

(احمد، سنن اربعہ، ابن خزیمہ عن ابی محذورہ رض)

---

[۱] روایات کے اختلاف کی وجہ سے ائمہ کرام میں بھی اختلاف ہو گیا حضرات شوافع کے نزدیک اقامت کے گیارہ کلمات ہیں جن کو مصنف نے پہلے نمبر میں بیان کیا یعنی سب کلمات ایک ایک مرتبہ ہیں اور "قد قامت الصلوۃ" دو مرتبہ ہے اور حضرات حنفیہ کے نزدیک اقامت میں سترہ کلمات ہیں ان کے نزدیک تکبیر بالکل اذان کی طرح سے ہے البتہ تکبیر میں حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ زیادہ ہے۔ اسی کو مصنف نے دوسرے نمبر پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے کہ اقامت اذان کی طرح سے ہے مگر اس میں ترجیع نہیں ہے (جو شوافع کے نزدیک اذان میں ہے) اور دو مرتبہ قد قامت الصلوۃ زائد ہے مصنف نے حدیث کی کتابوں سے دونوں طرح کی اقامت کے حوالے لکھ دیئے ہیں دلائل دونوں طرف ہیں راجح مرجوح کا فرق ہے ہر فریق اپنے مسلک کی وجوہ ترجیح بیان کرتا ہے والبسط فی الشروح ۱۲

وَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ حب ت
قَالَ مع حب بَعْدَ التَّکْبِیْرِ مت

(۱) وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا حب مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَ

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں[1]

اور جب فرض نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کے بعد یہ پڑھے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ، وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں باطل سے ہٹ کر حق کی طرف مائل ہونے والا ہوں فرمانبردار ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں بلاشبہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی میری موت اللہ ہی کیلئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

[1] تکبیر تحریمہ اور سورہ فاتحہ کے درمیان بہت سی دعائیں پڑھنا ثابت ہے جو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمائی ہیں ان میں سے جو دعا بھی پڑھ لے سنت ادا ہو جائے گی البتہ اتنا خیال رہے کہ جب امام ہو تو لمبی دعا نہ پڑھے جو مقتدیوں کے لیے شاق ہو حنفیہ کی کتابوں میں سبحانک اللّٰھم پڑھنا لکھا ہے اور بعض وجوہ سے اس کے پڑھنے کو ترجیح دی گئی ہے ۱۲

(ع) لفظ مسلماً ابن حبان کی روایت میں زیادہ ہے ۱۲

وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ م عه حب ط

(۲) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مد س ق

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، طبرانی عن علیؓ)

اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا پس تو میرے سب گناہوں کو بخش دے بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا اور تو مجھے سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت دے تیرے سوا کوئی سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا اور تو مجھ سے بُرے اخلاق کو پھیر دے (یعنی ان کو مجھ تک نہ آنے دے) بُرے اخلاق کو تیرے علاوہ کوئی مجھ سے نہیں پھیر سکتا، میں حاضر ہوں اور تعمیل ارشاد کے لیے موجود ہوں اور پوری خیر تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہے میں تیری ہی قدرت اور طاقت کی وجہ سے موجود ہوں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو بابرکت ہے اور برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

(۲) اور چاہے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے پورب اور پچھم کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی سے اور

(۳) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ د ت ق مس ط مو م

(۴) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ط وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا م ت س

(۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا م دس فِيْهِ دس

(۶) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃؓ) — برف سے اور اولوں سے دھو دے۔

(۳) اور چاہے تو یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اور تیری شان برتر و بالا ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی فی الکبیر عن عائشہؓ، مسلم موقوفاً علی عمرؓ)

(۴) یا یہ پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے خوب زیادہ تعریف اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام۔

(مسلم، ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

(۵) یا یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

سب تعریف اللہ کیلئے ہے خوب زیادہ تعریف پاکیزہ تعریف بابرکت تعریف۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی نے اسکی روایت کی ہے الّا مبارکاً فیہ کا لفظ صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ باقی دونوں کتابوں میں ہے۔)[1]

(۶) یا یہ پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری فرما دے جیسا کہ تو نے دوری فرمائی ہے پورب اور

[1] مصنف کے رموز کا یہی مطلب نکلتا ہے لیکن لفظ فیہ مسلم ج ا ص ۲۱۹ میں موجود ہے ۱۲ منہ

وَفِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ د

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ق سنی مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ د ق حب مس مص سنی۔

(۲) سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ طس

الْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط

پچھم کے درمیان اور مجھے خطاؤں سے ایسا صاف کر دے جیسا تو نے کپڑے کو میل سے صاف فرمایا

(طبرانی فی الکبیر، عن سمرۃ بن جندب رضؓ)

نفل نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

یہ پڑھے:

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (تین بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا (تین بار) سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (تین بار) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے (تین بار) سب تعریف اللہ کیلئے بہت زیادہ تعریف (تین بار) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام (تین بار) پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے شیطان کے تکبر سے اور اس کے جادو سے اور اس کے وسوسے

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ للبیہقی عن جبیر بن مطعمؓ)

(۲) یا یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

میں پاکی بیان کرتا ہوں حکومت اور غلبہ اور بڑائی اور عظمت والے کی۔

(طبرانی فی الاوسط عن حذیفہ رضؓ)

(۱) وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَلْيَقُلِ الْمَامُوْمُ اٰمِيْنَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ م د س ق

(۲) وَاِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْيُؤَمِّنِ الْمَامُوْمُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خ م

(۳) وَلَمَّا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ اَدت مص رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ د وَكَانَ

آمین کہنے کی فضیلت

(۱) اور جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ[۱] کہے تو مقتدی آمین کہے اللہ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (کیونکہ آمین خود دعا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ خود سورۂ فاتحہ پڑھنے والے نے یا امام نے سورۂ فاتحہ کے ذیل میں جو دعا کی اے اللہ اسے قبول فرما)
(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی موسی الاشعری رضؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی (بھی) آمین کہے۔ کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (بخاری، مسلم، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۳) اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی تو آواز دراز فرمائی۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن وائل بن حجرؓ)
اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ آواز کو بلند کیا (ابوداؤد عن وائلؓ)

[۱] حضرات شوافع کے نزدیک جہری نمازوں میں امام کے ولا الضالین ختم کرنے کے بعد امام کو اور مقتدیوں کو آمین زور سے کہنا چاہیے اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس موقع پر دونوں (یعنی امام اور مقتدی) آہستہ آمین کہیں۔ حدیث کی شرح لکھنے والے علما نے اس جگہ بہت لمبی بحثیں کی ہیں۔ کیونکہ ایک ہی راوی کی روایت

اِذَا قَالَ اٰمِيْنَ يَسْمَعُ مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ د ق فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ ق وَقَالَ اٰمِيْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط

(۴) وَحِيْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اٰمِيْنَ ط

وَاِذَا رَكَعَ

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ م عه حب مس ر ثلاثًا ر وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ د

اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جب آپ آمین فرماتے تو صف اول کے جو آدمی آپ سے قریب ہوتے اسے سن لیتے تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رضؓ)
ابن ماجہ نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی زیادہ کیے ہیں کہ اس آواز کی وجہ سے مسجد گونج جاتی تھی اور بعض روایات میں تین بار آمین کہنا مروی ہے (طبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجرؓ لیکن یہ روایت شاذ ہے ائمہ کرام نے اس پر عمل نہیں کیا)

(۴) اور بعض روایات میں ہے کہ جب ولا الضالین کہا تو رب اغفرلی آمین کہا (طبرانی فی الکبیر عن وائلؓ)

رکوع میں پڑھنے کی دعائیں

اور جب رکوع کرے تو یہ دعا پڑھے:

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ — میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظمت والا ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں آہستہ آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں اور زور سے آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں کسی نے زور سے آمین کہنے والی روایت کو ترجیح دی ہے اور کسی نے آہستہ کہنے والی روایت کو ترجیح دی ہے حنفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ روایت کے اختلاف کے موقع پر اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اوفق بالقرآن ہو چونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ (اور تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو اپنی ذلت ظاہر کر کے اور چپکے چپکے) چونکہ آمین بھی دعا ہے اس لیے بموجب ارشاد قرآن آمین بھی آہستہ ہونی چاہیے۔ رہی ابن ماجہ کی روایت جس میں آمین سے مسجد کے گونج جانے کا ذکر ہے سو اس کی سند میں ایک راوی ابو عبد اللہ مجہول ہے اور دوسرا راوی بشر بن رافع جو نہ صرف یہ کہ ضعیف ہے بلکہ بعض ائمہ حدیث نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ وہ موضوعات کی روایت کرتا ہے لہٰذا یہ روایت حجت نہیں ہو سکتی ۱۲

(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خ م د س ق

(۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ا ط

(۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ م د س

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ م د س

(۶) رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ ا بو م

اس کو تین بار کہنا چاہیئے (بزار عن ابن مسعودؓ) اور یہ عدد کم سے کم ہے (ابوداؤد عن ابن مسعودؓ)

(۲) اور چاہے تو رکوع میں یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ — میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اے اللہ تو مجھے بخش دے

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۳) یا تین بار یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ — میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اسکی تعریف بیان کرتا ہوں

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(۴) یا یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ — اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوا اور تیرے حضور میں میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا گودا اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے جھک گئے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن علیؓ)

(۵) یا یہ پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہؓ) — بہت پاک ہے بہت پاکیزہ ہے فرشتوں کا اور روح کا رب۔

(۶) یا یہ پڑھے۔ رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَ — تیرے لیے میری ذات اور میرا خیال جھک گیا اور تجھ پر

بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ ر

(۷) سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ د س

وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ

(۱) قَالَ — سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ م ع ه ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ

اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ۔ — میرا دل ایمان لایا میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے وہ بھی تجھے معلوم ہے۔

(بزار عن ابن مسعودؓ)

یا یہ پڑھے۔

(۷) سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ۔ — پاک ہے جو غلبہ اور حکومت اور کبریاء اور عظمت والا ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عوف بن مالکؓ)

قومہ میں پڑھنے کی دعائیں

اور جب رکوع سے اُٹھے تو یہ پڑھے۔

(۱) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ — سن لی اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی

(مسلم، سنن اربعہ، طبرانی فی الکبیر عن حذیفہؓ)

اور یہ بھی کہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ — اے اللہ اے ہمارے رب تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، عن ابی ہریرہؓ)

(۲) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ خ د س

(۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ م د ت ق

(۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ م وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ

بعض روایات میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ آیا ہے (بخاری، مسلم) اور بعض روایات میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آیا ہے (بخاری)

(۲) اور بعض روایات میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ (بخاری، ابوداؤد، نسائی عن رفاعہ) — اے ہمارے رب تیرے ہی لیے سب تعریف ہے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ برکت والی تعریف

اور بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں:

(۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔ — اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہتا ہے اے اللہ مجھے پاک کر دے برف سے اور اولوں سے اور ٹھنڈے پانی سے اور اے اللہ مجھے پاک کر دے گناہوں سے اور خطاؤں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَ — اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد ان سب

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ م د س

(۵) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَآءِ وَاَهْلُ الْكِبْرِيَآءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ — چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہتا ہے تو ثنا اور بزرگی والا ہے بندہ جو بھی تعریف کرے تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں تو جو کچھ دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گرفت سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۵) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ[1] مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَآءِ وَاَهْلُ الْكِبْرِيَآءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ — اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہے تو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گرفت سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

[1] رکوع سے اٹھ کر قومہ میں پڑھنے کے لیے کئی طرح کے الفاظ احادیث میں وارد ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا پڑھنا درست ہے البتہ لمبی دعا امام ہونے کی صورت میں نہ پڑھے جو مقتدیوں پر شاق گذرے صرف اپنی نماز پڑھ رہا ہو تو اختیار ہے کہ اپنی نماز دراز کرے ۱۲

وَاِذَا سَجَدَ

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى م عه رحب مس ثلثا ر و ذٰلِكَ اَدْنَاهُ د ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ م عه ۔

(۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ د س

سجدہ کی دعائیں

اور جب سجدہ میں جائے تو نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ۔ — میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بہت بلند و بالا ہے۔

(مسلم، سنن اربعہ، بزار، ابن حبان، حاکم، عن حذیفہ رض)

اس کو تین بار پڑھنا چاہیئے (بزار عن ابن مسعودؓ) اور یہ عدد کم سے کم ہے (ابوداؤد عن ابن مسعود رض)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (مسلم، سنن اربعہ، نسائی، عن عائشہ رض) — اے اللہ میں آپ کی رضامندی کے طفیل آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کے عافیت دینے کے واسطے سے آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کے واسطے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی وہ تعریف نہیں کر سکتا جو آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

(۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ — اے اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میں تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی فرمانبرداری کی، میرے چہرہ نے اس ذات پاک کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اسکی تصویر بنائی اور اچھی تصویر بنائی، اور اس میں ناک اور کان پھاڑ کے نکال دیئے بابرکت ہے اللہ تعالیٰ صورت بنانے والوں میں سب سے اچھا بنانے والا۔

وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ م د س

(۴) خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ س حب

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ م د س

(۶) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ خ م د س ق

(۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ م د

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن علی رض)

(۴) خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ — میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، کھال، میری ہڈیاں، میرے پٹھے اور وہ چیز جس کو میرے پاؤں اٹھائے ہوئے ہیں سب پروردگار عالم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ (نسائی، ابن حبان، عن جابر رض)

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ — پاک ہے بہت پاکیزہ ہے فرشتوں اور روح کا رب (مسلم، ابوداؤد)

(۶) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ — ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن عائشہ رض)

(۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ ۔ — اے اللہ میرے سب گناہ بخش دے چھوٹے بھی اور بڑے بھی پہلے بھی اور پچھلے بھی ظاہر بھی اور چھپے ہوئے بھی (مسلم، ابوداؤد، عن ابی ہریرہ رض)

(۸) اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ مس

(۹) سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ مس

(۸) اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ ؞

اے اللہ تیرے لیے میری ذات نے میرے خیال نے سجدہ کیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے اور یہ میرا ظلم ہے جو میں نے اپنے نفس پر کیا اے عظیم اے عظیم میری مغفرت فرما کیونکہ بڑے گناہوں کو رب عظیم ہی بخش سکتا ہے۔

(حاکم، عن ابن مسعود رضؓ)

(۹) سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ؞ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ؞ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ ط اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ ۔

پاک ہے ملک والا اور قدرت والا پاک ہے عزت و غلبہ والا پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی اے اللہ میں آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی رضا کے واسطے آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کا واسطہ دیکر آپ سے پناہ چاہتا ہوں آپ کی ذات بزرگ ہے۔

(حاکم، عن عمر رضؓ)

(۱۰) رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ مص

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا مص

(۱۰) رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

اے میرے رب میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اُسے پاک صاف کر دے تو اس کے پاک صاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مولیٰ ہے اے اللہ میرے سب گناہ بخش دے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو علانیہ طور پر کیے۔

(ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضؓ)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا [لہ]

اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری سننے کی قوت میں نور کر دے اور میری بینائی میں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے لیے بڑا نور مقرر فرما دے۔

[لہ] سجدہ میں پڑھنے کے لیے بہت سے اذکار وارد ہوئے ہیں ان میں سے جس کسی کو بھی پڑھ لے درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے کیونکہ اس پر عمل کرنے سے حکم قرآنی پر عمل ہو جاتا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں کر لو پھر جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں کر لو (ابوداؤد) حضرات حنفیہ کا اسی پر عمل ہے۔ ۱۲

وَفِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

(۱) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ س د ت مس مرارًا د فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ مس

(۲) اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ت ق حب مس۔

(۳) مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلَاثًا إِلَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مو مص

سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی دعائیں

اور تلاوت قرآن کے سجدہ میں یہ پڑھے[1]:

(۱) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

میرے چہرہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اُسے اپنی طاقت و قوت سے شنوائی و بینائی بخشی (نسائی ابوداؤد ترمذی حاکم عن عائشہؓ)

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اس کو کئی بار پڑھے

حاکم کی روایت میں مذکورہ دعا میں الفاظ ذیل کا بھی اضافہ ہے۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو صورت بنانیوالوں میں سب سے بہتر بنانیوالا ہے

(۲) اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

اے اللہ اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس ثواب لکھدے اور اس کے سبب سے میرے گناہوں کا بوجھ دور فرمادے اور اس کو اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنادے اور اسکو مجھ سے قبول فرمائے جس طرح اسکو تو نے اپنے بندہ داؤد سے قبول فرمایا

(۳) فرمایا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جس کسی شخص نے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے زمین پر

[1] اور یہ جو دعائیں لکھی ہیں سجدۂ تلاوت میں ان کا پڑھنا ثابت ہے اور سبحان ربی الاعلیٰ بھی پڑھ سکتے ہیں ۱۲

وَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي د ت ق مس سنی وَاجْبُرْنِي ت سنی وَارْفَعْنِي مس ق سنی وَيَقْنُتُ

فِي الْفَجْرِ ر مس مو مص وَفِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ ا د

پیشانی رکھی اور سجدہ میں تین بار یَا رَبِّ اغْفِرْ لِي (اے میرے رب میری مغفرت فرمادے) کہا تو وہ اس حالت میں سر اٹھاتے ہی کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا

اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي۔

(ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم، بیہقی فی سنن الکبیر)

اے اللہ مجھے بخشدے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے رزق عطا فرما اور میری شکستگی کو جوڑ دے اور مجھے بلند فرما۔

روایات میں اس دعا کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے جو اوپر متن میں ظاہر کردی گئی ہم نے عوام کی آسانی کے لیے سب کو یکجا نقل کر کے سامنے ترجمہ لکھ دیا ہے۔

قنوت[1] کا بیان

اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھے (بزار، حاکم عن انسؓ، ابن ابی شیبہ موقوفاً علی عمرؓ)

[1] حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک روزانہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا مسنون ہے حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ان کی تحقیق یہ ہے کہ روایات حدیث میں فجر کی نماز میں جو قنوت وارد ہوتی ہے وہ قنوت نازلہ ہے روزانہ نماز فجر کا جزو نہیں ہے۔ کوئی مصیبت نازل ہو مثلاً دشمنوں سے جنگ ہو رہی ہو تو ایسے موقعہ پر اپنے لیے دعا اور دشمنوں کے لیے (باقی اگلے صفحہ پر)

(۴) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ س ق مس

(۵) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مو مس طا

---

(۴) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

تمام قولی پاکیزہ اور فعلی عبادتیں اور ملک اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ شروع کرتا ہوں، تمام قولی اور فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، سلام آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(نسائی ابن ماجہ حاکم، عن جابر رض)

(۵) یا یہ پڑھے

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔

سب قولی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں سب ستھرے اخلاق و اعمال اللہ ہی کے لیے ہیں، پاکیزہ مالی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور

(۶) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ط طس

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(حاکم و مؤطا مالک، موقوفاً علی عمر رض)

(۶) یا یہ پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور لفظ اللہ سے جو سب ناموں سے بہتر ہے۔ تمام قولی عبادتیں اور پاکیزہ مالی عبادتیں (اور) فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ان کو حق کے ساتھ جیسا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے

وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ع

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

وَاهْدِنِیْ لہ

ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابن الزبیرؓ)

درود شریف کا بیان

التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے جس کے الفاظ احادیث شریفہ میں کئی طرح سے وارد ہوتے ہیں جو ذیل میں لکھے ہیں، جونسا چاہے پڑھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ عہ (صحاح ستہ عن کعب بن عجرہؓ)

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود

لہ تشہد کے الفاظ مختلف صحابہؓ سے مروی ہیں جن میں سے بہت سے اوپر کتاب میں منقول ہیں جو تشہد بھی پڑھ لیا جائے نماز درست ہو جائے گی اور واجب ادا ہو جائے گا۔ حنفیہ کے نزدیک، بچند وجوہ (جو شروح حدیث میں مذکور ہیں) تشہد ابن مسعودؓ پڑھنا افضل ہے جس کو مصنفؒ نے اول نمبر پر لکھا ہے ۱۲ عہ اخرجہ البخاری بھٰذا اللفظ فی کتاب الانبیاء ۱۲

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م س

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ س۔

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ م وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ م وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ م د س ق حب اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ م۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

بھیجا ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، عن کعب بن عجرہؓ)

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(بخاری، نسائی عن کعب بن عجرہؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر اور برکت

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ س ق

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

نازل فرما محمد پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی حمید الساعدی رضؓ)

روایات میں اس درود کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے جس کی طرف مصنفؒ نے حسب عادت رموز سے اشارہ فرمایا۔ ہم نے عوام کی آسانی کے لیے یکجا لکھ کر ترجمہ کر دیا ہے۔

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر۔

(بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

اے اللہ درود بھیج محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔

(بخاری، عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ م د ت س

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ د س كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ س

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ر

---

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر سب جہانوں میں بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی مسعود الانصاری رضؓ)

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمد پر جو نبی اُمّی ہیں اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر جو نبی اُمّی ہیں جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا

(نسائی عن ابی مسعود الانصاری رضؓ)

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور برکت نازل فرمائی ابراہیم پر بیشک تو تعریف کا مستحق اور بزرگی والا ہے۔

(بزارؒ عن ابی بریدہ رضؓ)

(۱۰) اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْکَ فِیْ صَلَاتِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حب مس ا

(۱۰) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ہم بھی اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے یہ تو پہچان لیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ اب ارشاد فرمایئے کہ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود بھیجنے لگیں تو کس طرح بھیجیں اللہ آپ پر درود بھیجے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کی بات سن کر آپ خاموش ہو گئے (اور آپ کی خاموشی اتنی زیادہ لمبی ہوئی کہ ہم نے محسوس کیا کہ اسؓ نے نامناسب یا بے وقت سوال کیا ہے) یہاں تک کہ ہمیں یہ بات پسند ہوئی کہ یہ سوال نہ کرتا تو اچھا تھا (مستدرک حاکم) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر اور برکت نازل فرما محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(ابن حبان، حاکم، احمد، عن ابی مسعود الانصاریؓ)

(۱۱) مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لہ د

(۱۲) مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ رز طس

(۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسکو اس بات کی خوشی ہو کہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجتے ہوتے بھر پور پیمانہ کے ذریعہ ثواب حاصل کرے تو یوں پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لہ (ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی بیبیوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور اہل بیت پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کا مستحق بزرگی والا ہے۔

(۱۲) حضرت رویفع بن ثابتؓ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یوں دعا کی

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

اے اللہ محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے نزدیک مقرب مقام عطا فرمایئے۔

تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (بزار، طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط)

لہ درود شریف کے بہت سے صیغے اور الفاظ احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے جو درود بھی التحیات کے بعد پڑھے نماز کی سنت ادا ہو جائے گی۔ عام طور سے وہ درود معروف و مشہور ہے جس کو مصنفؒ نے پہلے نمبر پر لکھا ہے اس میں بہت جامعیت ہے اور سند کے اعتبار سے بھی صحیح تر ہے ۱۲

ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ خ

وَلْيَسْتَعِذْ

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ م ع ہ حب

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ خ م د س

درود شریف کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور دعا کرے (بخاری عن ابن مسعودؓ)

اور پناہ مانگے۔ (چاہے تو نیچے کی لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا مانگے ان میں مغفرت وغیرہ

کا سوال بھی ہے اور بہت سی چیزوں سے پناہ بھی مانگی گئی ہے)

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں گنہگاری سے اور تاوان سے

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہؓ)

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ م د ت س

(۴) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خ م ت س ق۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ میرے وہ سب گناہ بخشدے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے چھپا کر کیے اور ظاہر میں کیے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان کو بھی بخشدے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علیؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ [1]

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم، اور گناہ کو نہیں بخشتا مگر تو ہی لہٰذا تو مجھے بخشدے ایسی بخشش جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے

(بخاری، مسلم، ترمذی، النسائی، ابن ماجہ، عن ابی بکر الصدیقؓ)

[1] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی (مشکوٰۃ المصابیح ص۸۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

دیکھو کیسی عبرت کی بات ہے، پڑھی ہے نماز اور کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اس اقرار کے ساتھ مغفرت اور رحمت کی دعا کی جا رہی ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا مخلص ہو اور کیسی ہی توجہ اور اخلاص سے عبادت کرے اللہ کی بارگاہ کے شایانِ شان عبادت نہیں ہو سکتی لہٰذا عبادت کے آخر میں استغفار ہونا چاہیے جس سے کوتاہی کی کچھ نہ کچھ تلافی ہوتی ہے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد تین بار استغفار کرتے تھے اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے اور کسی کو عبادت پر گھمنڈ نہ ہونا چاہیے ۱۲۔

⑤ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ د س مس

⑥ اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا مس

⑦ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ م

---

⑤ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ؕ

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تو ایک ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور جو کسی سے نہیں جنا گیا اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں تو میرے گناہ معاف فرما دے بیشک تو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن محجن اسلمی رض)

⑥ اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا ؕ

اے اللہ مجھ سے آسان حساب کیجیو۔

(حاکم، عن عائشہ رض)

⑦ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ؕ

اے اللہ بیشک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح[1] دجال کے فتنے سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

(مسلم عن ابن عباس رض)

---

[1] دجال کے لیے حدیث شریف میں مسیح کا لفظ آیا ہے حدیث کے شارحین نے اس کے دو مطلب بتائے ہیں ایک یہ کہ وہ کانا ہوگا اس لیے اسکو مسیح کہا گیا فالمسیح بمعنی الممسوح ای ممسوح العین اور دوسرا مطلب یہ بتایا کہ چونکہ وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا بھر کے شہروں میں گھوم لے گا اسلیے اس کو مسیح کہا گیا فالمسیح من المساحۃ فیکون الفعیل بمعنی الفاعل ۱۲

⑧ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ؕ

مو مص

---

⑧ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ؕ

اے اللہ میں آپ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اے اللہ میں آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے سوال کیا اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جس سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ چاہی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب ہم کو عطا فرما جو آپ نے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں کی زبانی اور مت رسوا فرما ہم کو قیامت کے دن بیشک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی عبد اللہ رض)

(۹) سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ر

وَاِذَا سَلَّمَ

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ

اور جب نماز کے لیے بیٹھے تو درود شریف کے بعد اس طرح سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار پڑھے۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

(بزار عن بریدہ رض)

فائدہ: سید الاستغفار کی بہت فضیلت ہے، صبح شام اور رات دن کی دعاؤں میں بھی گذر چکی ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

اور جب سلام پھیرے تو نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ خ م د س ر ط ی

(۲) اَوْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ س

(۳) اَوْ مَرَّةً وَبَعْدَهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ط
م د س مص

قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

اے اللہ جو تو عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتا ہے کسی مال والے کو مالدار ہونا تیری پکڑ کے مقابلہ میں

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بزار، طبرانی فی الکبیر، ابن سنی عن المغیرہ بن شعبۃ رض)

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(تین بار پڑھے) (بخاری، نسائی، عن المغیرۃ بن شعبۃ رض)

(۳) یا یوں کرے کہ ایک بار اوپر لکھا ہوا کلمہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

گناہ سے بچانے کی قوت اور نیکی کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی اسی کی سب نعمتیں ہیں اور اسی کے لیے سب فضل ہے اور اسی کے لیے سب اچھی تعریف ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا ہم اسی

④ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ م عه ط ى

⑤ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لِيَكُنْ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً خ م س

⑥ اِحْدٰى عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ م

⑦ اَوْ عَشْرًا عَشْرًا عَشْرًا خ

⑧ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ

الْكٰفِرُوْنَ ط — کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔
(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

④ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (فرض) سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھتے) اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط — اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور اکرام والے

(مسلم و سنن اربعہ و ابن سنی عن ثوبانؓ و طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

⑤ (اور) فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھے۔
(بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

⑥ اور بعض روایات میں ان تینوں کا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے ان کا مجموعہ کل ۳۳ مرتبہ ہوگا (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

⑦ اور بعض روایات میں ان تینوں کا دس دس مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے ان کا مجموعہ تیس مرتبہ ہوگا (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

⑧ اور ایک طریقہ ان کے پڑھنے کا یہ ہے ان تینوں کو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے (اس طرح سے کل ۹۹ ہو جائیں گے)

تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س

⑨ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً م ت س

⑩ مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ مِائَةً وَّكَبَّرَ مِائَةً وَّهَلَّلَ مِائَةً وَّحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س

⑪ اَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ س حب مس

اور ۱۰۰ کا عدد پورا کرنے کے ایک بار یہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلیے ملک ہے اور اسی کیلیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس پر عمل کرنے سے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

⑨ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگے پیچھے آنے والی چند چیزیں ہیں ہر فرض نماز کے بعد ان کا کہنے والا محروم نہیں ہوگا (اور وہ چیزیں یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار (مسلم، ترمذی، نسائی)

⑩ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں سے زیادہ ہوں (نسائی عن زید بن ثابتؓ)

⑪ یا اس طرح کرے کہ ان چاروں کو پچیس پچیس مرتبہ کہے (نسائی، ابن حبان، حاکم عن زید بن ثابتؓ)

(۱۲) أَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س

(۱۳) أَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيرُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ س

(۱۴) أَوْ مِنْ كُلٍّ مِّنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مِائَةً مِّائَةً مَّعَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهَا أ

(۱۵) وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوبَةٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَّمُوتَ س حب ی كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ إِلَى الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى ط

---

(۱۲) یا یوں کرے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار کہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰ مرتبہ پڑھے (ترمذی، نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۳) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے اور ۱۰ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے (نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۴) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو سَو سَو مرتبہ پڑھے اور ان کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ عمل کرے تو یہ چیزیں اس کے گناہوں کو مٹا دیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں (مسند احمد عن ابی ذرؓ)

(۱۵) اور ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوتے ہے (یعنی اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف مرنے ہی کی دیر ہے) (نسائی، ابن حبان، ابن السنی، عن ابی امامۃ الباھلی رضؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا (طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی رضؓ)

(۱۶) وَلْيَقْرَءِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ د س حب مس ی

(۱۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س

(۱۸) رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ م عہ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ عو م عہ۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي عو

---

(۱۶) اور ہر فرض نماز کے بعد معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھ لیا کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن السنی عن عقبہ بن عامرؓ)

(۱۷) اور فرض نماز کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دیا جاؤں نکمی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی عن سعدؓ)

(۱۸) اور نیچے کی لکھی ہوئی دعا بھی فرض نماز کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا

(مسلم، سنن اربعہ، عن براء بن عازبؓ)

اور بعض روایات میں تَبْعَثُ کی جگہ تَجْمَعُ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں

(۱۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو

(۲۰) اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ طس

(۲۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ د مُ ت حب

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ د س حب مس ی۔

وَارْزُقْنِیْ (ابوعوانہ، عن سعدؓ) — ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۳۰) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط — اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے دوزخ کی گرمی اور قبر کے عذاب سے پناہ دیجیے۔

(طبرانی، فی الاوسط، عن عائشہؓ)

(۳۱) اور فرض نماز کے بعد دعائے ذیل پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ — اے اللہ میرے وہ سب گناہ معاف فرما دے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو ظاہرہ طور پر کیے اور میں نے جو بھی زیادتی کی اور میرے گناہ جو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ان سب کی مغفرت فرما دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ابوداؤد، مسلم، ترمذی، ابن حبان، عن علیؓ)

(۳۲) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ — اے اللہ میری مدد فرما میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت

(۲۳) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ ہ س د ی

عِبَادَتِكَ ط (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن سنی، عن معاذ بن جبلؓ)[1] — عبادت کروں۔

(۲۳) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا — اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو رب ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ سب بندے بھائی بھائی ہیں اے اللہ جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے مجھے اپنے لیے مخلص بنا دے اور میرے اہل وعیال کو

---

[1] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذؓ! میں تم سے محبت کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا بس کو کسی کسی نماز کے بعد یہ دعا کرنا مت چھوڑو (اللھم اعنی الخ تک) قال فی المشکوٰۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان ابا داؤد لم یذکر قال معاذ وانا احبک ۱۲

(۲۴) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، س مس مص ی

(۲۵) اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ أَمْرِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ

وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ ۔	بھی مخلص بنا دے ہر گھڑی میں دنیا میں اور آخرت میں اے بزرگی اور اکرام والے سن لے اور قبول فرما اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

(نسائی، ابی داؤد، ابن سنی، عن زید بن ارقم رضؓ)

(۲۴) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔	اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذاب قبر سے

(نسائی، حاکم، ابن ابی شیبۃ، ابن سنی، عن ابی بکرۃ رضؓ)

(۲۵) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ أَمْرِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا	اے اللہ! میرے دین کو درست فرما دے جسے آپ نے میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوطی سے پکڑنے کی چیز بنائی ہے اور درست فرما دے میری دنیا کو جس میں تو نے میرا رزق مقرر فرمائی ہے۔ اے اللہ میں آپ کے رضا کا واسطہ دے کر آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی معافی کا واسطہ دے کر آپ کے انتقام سے پناہ چاہتا ہوں، جو کچھ آپ دیں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ، س حب

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ، ر

(۲۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، عو مس ۔

مَنَعْتَ ، وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔	اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو کچھ آپ روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو آپ فیصلہ فرمائیں اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور کسی مال والے کو اس کا مال آپ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔

(نسائی، ابن حبان، عن مسلم بن الحارث رضؓ)

(۲۶) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ۔	اے اللہ میرے سب گناہ معاف فرما دے خطا سے ہوتے ہوں یا جان کر اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور برے اعمال اور برے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔

(بزار عن ابن عمر رضؓ)

(۲۷) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ۔ (ابو داؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضؓ)	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

(۲۸) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ وَ اَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ مس ط ی

(۲۹) اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ اَ ط ص

(۳۰) سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ص ی

---

(۲۸) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ میری سب خطائیں اور سب گناہ معاف فرما دے اور مجھے بلند فرما دے اور مجھے زندگی دے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے بے شک اچھے اخلاق کی صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔

(حاکم، طبرانی فی الکبیر، ابن السنی، عن ابی امامۃ رضہ)

(۲۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

اے اللہ میرے لیے میرا دین سنوار دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر، ابو یعلی، عن ابی موسٰی رضہ)

(۳۰) اور فرض نماز کے بعد یہ آیات پڑھنا بھی ثابت ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیرے رب کی عزت والے رب کی اس چیز سے جو یہ لوگ (اس کے بارے میں شرکیہ باتیں) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(ابو یعلی، ابن سنی، عن ابی سعید الخدری رضہ)

(۳۱) وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ مَسَحَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی رَأْسِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ، رَ طس ی

وَدُبُرَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

(۱) وَھُوَ ثَانٍ رِّجْلَیْہِ ت س طس قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ ت س لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ س وَھُوَ عَلٰی کُلِّ

---

(۳۱) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سرِ مبارک پر داہنا ہاتھ رکھتے اور یہ پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ مجھ سے فکر اور رنج کو دُور فرما دے۔

(بزار، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی، عن انس رضہ)

نمازِ فجر کے بعد پڑھنے کے لیے

(۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بحالت تشہد بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وُہ

شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س مِائَةَ مَرَّةٍ طس ی

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ص ط ی

قَدِيْرٌ ط — ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور اس پورے دن کے اندر ہر ناگوار چیز سے محفوظ رہے گا اور یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لیے پہرہ داری کا کام دیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اُسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

(یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الدعوات میں ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن اور صحیح کہا ہے، سنن ترمذی میں بِيَدِهِ الْخَيْرُ نہیں ہے۔ وہ سنن نسائی میں ہے جس کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے۔ یہ روایت دوسرے صحابہؓ سے بھی مروی ہے اور بعض روایات میں صبح کے ساتھ مغرب کا بھی ذکر ہے۔ جیسا کہ حصن حصین میں بھی آگے آ رہا ہے۔ مصنف نے اس جگہ اس روایت کے لیے ترمذی، نسائی، طبرانی فی الاوسط، ابن السنی کا حوالہ دیا ہے۔ امام منذری نے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت معاذ بن جبل رضؓ، حضرت ابو الدرداء رضؓ وغیرہ کے اسمائے گرامی بھی لکھے ہیں۔ فضائل روایات میں تقریباً یکساں وارد ہوئے ہیں اور بعض دیگر فضائل بھی درج کیے ہیں۔)

اور بعض روایات میں اس کو سو مرتبہ پڑھنا بھی وارد ہوا ہے (طبرانی فی الاوسط وابن السنی عن ابی امامہؓ)

۲ اور نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔	اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق کا اور علم نافع کا اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں

(طبرانی فی الصغیر وابن سنی عن ام سلمہؓ)

وَدُبُرَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِيْعًا

۱ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ت يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ا ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ س حب ا ط قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْهُمَا ا

۲ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د س حب

نمازِ مغرب اور فجر کے بعد پڑھنے کے لیے

۱ حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح کے بعد پاؤں موڑے ہوئے (یعنی جس طرح تشہد میں بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ مارتا ہے وہی زندہ کرتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ اعمالنامہ سے مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا اور یہ کلمات اس کے لیے ہر ناگوار چیز سے حفاظت کا سبب بن جائیں گے اور شیطان مردود سے بچاتے رہیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکے گا اور لوگوں میں عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ افضل ہوگا اِلّا یہ کہ کوئی عمل میں اس سے بڑھ جائے اور جو کچھ اس نے کہا اس سے زیادہ کہہ لے۔ (رواہ احمد عن عبد الرحمٰن بن غنم وهو مختلف في صحبته ورواه الترمذي والنسائي وابن حبان والطبراني في الكبير كما عزى اليهم المصنف)

۲ حضرت مسلم تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے کہ نماز مغرب کے

وَبَعْدَ صَلٰوةِ الضُّحٰى

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ى

وَاِذَا دُعِىَ

(۱) اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ م د ت س

(۲) وَلَا سِيَّمَا وَلِيْمَةَ الْعُرْسِ د ق عو

(۳) فَاِنْ كَانَ صَائِمًا صَلّٰى م د ت س وَدَعَا وَبَرَّكَ د ق عو

فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہہ لو:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ ؕ — اے اللہ مجھ کو دوزخ سے محفوظ رکھیو۔

جب تم اس کو کہہ لو گے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دُعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کیے بغیر کہہ لو گے اور اسی دن مر جاؤ گے۔ تو دوزخ سے محفوظ رہو گے (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ — اے اللہ میں تجھ ہی سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔ (ابن سنی عن صہیبؓ)

ولیمہ وغیرہ کی دعوت قبول کرنا

(۱) اور جب کھانے کے لیے بلایا جائے تو دعوت قبول کرے[1] (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۲) خاص کر ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کا زیادہ اہتمام کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن ابن عمرؓ)

(۳) اگر روزہ دار ہو تو کھانے سے معذرت کر کے صاحب دعوت کے گھر میں برکت کیلیے)

[1] جب کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کے اسلامی اخوت کے حقوق میں سے ہے کہ اس کی دعوت قبول کی جائے خواہ کھانے کے لیے دعوت دے یا کسی اور جائز کام کے لیے بُلائے البتہ گناہ کی دعوت قبول کرنا گناہ ہے بہت سے لوگ دوستی میں گناہوں کے کاموں میں شریک ہو جاتے ہیں یہ حلال نہیں ہے اور نہ یہ اسلامی اخوت میں داخل ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

وَاِذَا اَفْطَرَ

(۱) قَالَ — ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ

نماز پڑھ دے[1] (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

اور گھر والوں کے لیے دعا کر دے اور برکت کی دعا مانگے (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن ابن عمرؓ)

افطار کی دُعائیں

اور جب افطار کر چکے تو یہ پڑھے:

(۱) ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ — پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاءاللہ ثواب ثابت ہو گیا

(بقیہ صفحہ گذشتہ سے) ہے اگر ولیمہ کی دعوت ہو اس کو قبول کرنے کی زیادہ اہمیت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جسے ولیمہ کے لیے بلایا جائے اُسے چاہیے کہ آجائے (بخاری و مسلم) اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جسے (کھانے کیلیے) بلایا گیا اور اس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی (اور ساتھ ہی یوں فرمایا) کہ جو شخص بغیر بلائے داخل ہوا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا (ابوداؤد) اور جس جگہ گناہوں میں شرکت کرنی پڑے وہاں شریک نہ ہو اگر پہلے سے علم ہو کہ جس جگہ بلایا ہے وہاں مثلاً گانا بجانا، تصویر کشی ہو گی تو وہاں نہ جائے اور اگر وہاں جا کر معلوم ہو کہ گناہوں کا انتظام ہے تو جو شخص مقتدیٰ ہے مثلاً عالم، حافظ، قاری وغیرہ جس کا لوگ اتباع کرتے ہوں یا جس کے عمل کی سند پکڑتے ہوں وُہ واپس چلا آئے اور اگر کسی عامی شخص کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے کہ جانے کے بعد منکرات کا پتہ چلے تو بُرے دل کے ساتھ کھانا کھالے لیکن تصویر ہرگز نہ کھنچوائے اور جہاں تک ممکن ہو گناہوں کے کاموں سے بچے اور اگر خاص دسترخوان پر ہی منکرات اور فواحش ہوں تو عامی آدمی بھی واپس چلا آئے اور کھانا نہ کھائے۔ کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہٰذا[1]) جس کو دعوت دی اگر وہ روزہ دار ہے تو صاحب خانہ کی دلداری کے لیے چلا جائے اور کھانے کے بجائے اس کے گھر میں کم از کم دو رکعت نماز پڑھ دے اور برکت کی دعا کر دے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیمؓ کے یہاں تشریف لے گئے انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی پیش کیا آپ نے فرمایا کھجوریں ان کے برتن میں اور گھی اس کے مشکیزہ میں واپس کر دو کیونکہ میں روزہ دار ہوں اس کے بعد آپ نے گھر کے ایک کونے میں فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کے گھر کے لوگوں کے لیے دُعا فرمائی (بخاری وغیرہ) بعض حالات میں جب کہ میزبان اصرار کرے اور اس کا دل ٹوٹنے لگے تو نفل روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے لیکن بعد میں قضا رکھنا واجب ہے ۱۲

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ د س مس

② اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ مو مس ق ی

③ فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ق حب د

الا جزاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ط

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ)

جب افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے[1]

② اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

اے اللہ میں تیری اس رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

(حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی موقوفاً علی ابن عمروؓ)

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے

③ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، عن عبداللہ بن الزبیرؓ)

[1] مصنفؒ نے افطار کی مشہور دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا) نہیں لکھی خدا جانے کیسے ذہول ہو گیا یہ دعا اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الخ افطار کرتے وقت اور ذَھَبَ الظَّمَأُ افطار کرنے کے بعد ہونی چاہیے جیسا کہ سیاق دعا سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ جب کوئی روزہ دار پانی پی لے تب ہی یہ کہا جائے گا کہ رگیں تر ہو گئیں، دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ حدیث میں اسی قدر ہے جتنی اوپر نقل کی گئی اس سے زیادہ الفاظ جو عوام میں مشہور ہیں کسی نے اضافہ کر لیا ہے یہ دعا امام ابوداؤد نے کتاب المراسیل میں روایت کی ہے وَھُوَ مُرْسَلُ مُعَاذِ بْنِ زُھْرَۃَ ۱۲

وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ

① فَلْیُسَمِّ اللّٰہَ وَلْیَاْکُلْ مِمَّا یَلِیْہِ بِیَمِیْنِہٖ خ م ت س فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ م د س قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَاْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارِکْ لَکُمْ فِیْہِ د ق س وَاَمَرَ الصَّحَابَۃَ فِی الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَھْدَتْھَا اِلَیْہِ الْیَھُوْدِیَّۃُ اَنِ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا فَاَکَلُوْا فَلَمْ یُصِبْ اَحَدًا مِّنْھُمْ شَیْءٌ مس

کھانے کے آداب اور دعائیں

① جب کھانا سامنے آئے تو بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے اور سیدھے ہاتھ سے کھائے اور اپنے پاس[1] سے کھائے (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن عمر بن ابی سلمہؓ)

(یعنی سالن وغیرہ جو برتن میں ہو اس میں بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے اور ہر طرف ہاتھ نہ پھیرے بلکہ اپنے سامنے اور اپنے قریب سے کھائے) کیونکہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا شیطان اس میں اپنے کھانے کا موقعہ لگا لیتا ہے (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن حذیفہ بن الیمانؓ)

(حضرت وحشی بن حرب نے بیان فرمایا کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، آپ نے فرمایا، شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے، صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں صورت حال اسی طرح ہے۔ آپ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا کرو اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

[1] یہ ایک جگہ سے اور اپنی طرف سے کھانے کا حکم اس وقت ہے جبکہ برتن میں ایک ہی قسم کی چیز ہو اور اگر برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں مثلاً کئی قسم کی کھجوریں ہوں یا کچھ کھجوریں کچھ بادام ہوں یا کوئی اور دوسری چیزیں ہوں تو پھر یہ جائز ہے کہ برتن میں جس جگہ چاہے ہاتھ ڈالے اور جو چیز چاہے کھائے حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا دیکھو مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۶۵ ۱۲

(۲) وَفِي حَدِيثِ مَسِيرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَى بَيْتِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَأَكْلِهِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا هُوَ النَّعِيمُ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا أَوْ ضَرَبْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ فَقُولُوا بِسْمِ اللهِ وَعَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَإِذَا شَبِعْتُمْ فَقُولُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ فَإِنَّ هٰذَا كَفَافٌ هٰذَا مس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زہریلی بکری کے بارے میں جس کو ایک یہودیہ نے آپ کو ہدیتہً دی تھی صحابہ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ پھر سب نے کھایا اور کسی کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچا۔ (حاکم عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۲) اور اس حدیث میں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے ابوالہیثم کے مکان پر جانے اور تر و تازہ چھوہاسے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے آپ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ یقیناً یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا جب یہ بات صحابہ کرام رضؓ کو بھاری معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز یعنی نعمت خداوندی ملے) اور تم کھانا شروع کرو تو یوں کہو:

بِسْمِ اللهِ وَعَلَى بَرَكَةِ اللهِ — میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یہ پڑھو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ — سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا اور ہم پر انعام دیا اور بہت دیا۔

اس پر عمل کرنے سے اس نعمت کا بدلہ ہو جائے گا (یعنی شکریہ کے فرض سے سبکدوشی ہو گی)۔

(حاکم، عن ابی ھریرہ رضؓ)

(۳) وَإِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ أَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ د ت س حب مس۔

(۴) وَإِنْ أَكَلَ مَعَ مَجْذُومٍ أَوْ ذِي عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ت د ق حب مس ی

فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

(۱) قَالَ — اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا خ عه۔

(۳) اگر شروع میں بسم اللہ بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ — میں نے اس کے اوّل و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن عائشہ رضؓ)

(۴) اور اگر کسی جذامی یا آفت[1] زدہ مریض کے ساتھ کھائے تو یہ کہے۔

بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ — میں اللہ کے نام کے ساتھ اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے کھاتا ہوں۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی عن جابر رضؓ)

جب کھانے سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا — سب تعریف اللہ کے لیے ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

امام بخاری رحؒ نے مذکورہ دعا کتاب الاطعمہ میں لکھی ہے اور حدیث یوں ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دستر خوان اٹھایا جاتا تھا اس وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے (سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ و سنن ترمذی

[1] آفت زدہ یعنی وہ بیمار جو ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے دوسرا شخص گھن کرے جیسے جذام، برص، تپ دق، دمہ وغیرہ ۱۲

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ خ

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ عه ی

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا د س حب

ابواب الدعوات میں بھی اسی طرح ہے اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ جب کھانا اُٹھایا جاتا تھا تو یہ دُعا پڑھتے تھے۔ لیکن مصنف رحؒ نے اس کو کھانے سے فارغ ہونے کی دعاؤں میں لکھ دیا ہے چونکہ کھانے کے بعد ہی دسترخوان اُٹھایا جاتا ہے اس لیے مصنفؒ نے اس فرق کا خیال نہیں فرمایا۔)

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہماری ضرورتوں کی کفایت فرمائی اور ہمیں سیراب کیا وہ خود کافی کیا ہوا نہیں (کیونکہ ہر وقت اس کے نام کی ضرورت ہے) اور ہم اس کی ناشکری نہیں کرتے۔

(بخاری عن ابی امامۃ رضؓ)

یہ دعا بھی امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں روایت کی ہے اور اس میں یوں ہے کہ حضرت ابو امامہؓ حدیث بیان کرتے وقت کبھی یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اس کو پڑھتے اور کبھی یوں فرماتے کہ جب دسترخوان اُٹھایا جانے لگتا تو آپ اس کو پڑھتے،

(۳) اور نیچے لکھی ہوئی دعا بھی کھانے کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔ (سنن اربعہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدری رضؓ)

اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دُعا پڑھنا بھی ثابت ہے

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ط

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا پلایا اور آسانی سے گلے سے اتارا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری رضؓ)

(۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ د ت ق مس ی۔

(۶) وَاِذَا اَكَلَ الطَّعَامَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔ د ت ق

(۷) فَاِنْ كَانَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ د ت ق

(۸) اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا م ت س ی

اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن معاذ بن انسؓ)

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی وغیرہما)

اور جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے،

(۶) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۷) اور جب دودھ پیئے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابن عباسؓ)

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر خدا کی حمد کرے اور جب کوئی گھونٹ پیئے تو اس پر خدا کی حمد کرے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن انسؓ)

وَاِذَا غَسَلَ يَدَهٗ

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافَاً وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط س حب مس

اور جب کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے

① تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافَاً وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ط	سب تعریف اللہ کے لیے جو کھلاتا ہے اور جسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت دی اور کھلایا اور پلایا اور ہر اچھی نعمت سے نوازا سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی تعریف ختم نہیں کی جا سکتی (کیونکہ وہ ہر وقت لائق تعریف ہے) اور نہ اس کی نعمتوں کا بدلہ دیا جا سکتا ہے اور نہ اس کی ناشکری کی جا سکتی ہے اور نہ اس کی طرف سے بے پروائی برتی جا سکتی ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانے کی چیزیں کھلائیں اور پینے کی چیزیں پلائیں اور برہنگی کے بعد کپڑا پہنایا اور گمراہی کے بعد ہدایت دی اور نابینا کرنے کے بجائے بینائی عطا فرمائی اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی

② اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا مو مص

وَيَدْعُوْ لِاَهْلِ الطَّعَامِ

① اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ م ت س مص

② اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ م

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط	سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔
(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رض)	

② کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہوئے پڑھنے کی دوسری دعا۔

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا۔	اے اللہ تو نے ہی ہمیں کھانے سے سیر کیا اور پینے کی چیزوں سے سیراب کیا پس تو ہی اس کو ہمارے لیے خوشگوار بنا دے اور تو نے ہی ہم کو رزق دیا اور بہت دیا اور اچھا دیا پس تو اس میں ہمارے لیے اور زیادتی فرما
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی سعید بن جبیر)	

جس کے یہاں کھانا کھائے اس کیلئے یوں دعا کرے

① اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔	اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما
(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن بسر رض)	
② اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔	اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔ (مسلم، عن المقداد رض)

[1] حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے یہاں تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا اور کھجوروں اور دودھ وغیرہ سے بنایا ہوا میٹھا پیش کیا پھر خشک کھجوریں پیش کی گئیں چنانچہ آپ کھاتے رہے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے کے پاس والی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان رکھ کر جمع فرماتے رہے پھر کوئی اور چیز پینے کی لائی گئی سو آپ نے وہ نوش فرمالی میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے لیے دعا فرمائیے اس پر آپ نے یہ دعا کی ۱۲ ۵۳ اخرجہ مسلم عن المقداد فی باب

وَاِذَا لَبِسَ شَيْئًا

① قَالَ — اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ى وَاِنْ كَانَ جَدِيْدًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ غَيْرَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ۔

② اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ د ت س حب مس

کپڑے پہننے کی دُعا

اور جب کوئی کپڑا پہنے تو یہ پڑھے۔

① اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ۔

اے اللہ میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی کا اور یہ جس مقصد کیلئے ہے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے اور یہ جس مقصد کیلئے ہے اسکی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(ابن السنی عن ابی سعید الخدری رضؓ)

نیا کپڑا پہننے کی دُعائیں

② حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر فرماتے کہ اللہ نے مجھے یہ عنایت فرمایا، عمامہ ہوتا یا کرتہ یا چادر ہوتی یا اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا ہوتا اس کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ

اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس

عـہ هٰذا الدعاء ثانیاً ؎ ماخوذ من حدیث واحد رواه ابو سعید الخدریؓ ولم یذکر ابن السنی فی روایتہ الثوب الجدید جعلہ المصنف رح فی ما اذا لبس الثوب مطلقاً قدیماً کان او جدیداً ۱۲

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ت ق مص مس

وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا

④ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ د ت ق مس وَمَا تَاَخَّرَ د

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید الخدریؓ)

③ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اسکے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کرے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے میں رہے گا۔ (یعنی خدا اُسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اسکے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا (ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم عن عمرؓ)

کپڑا پہننے کی ایک اور دُعا

④ حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

لفظ وَمَا تَاَخَّرَ (جس میں پچھلے گناہوں کا ذکر ہے) صرف سنن ابوداؤد میں ہے۔

المنزل الرابع

یوم الاحد

چوتھی منزل

بروز اتوار

وَإِذَا رَأَى عَلَى صَاحِبِهٖ ثَوْبًا جَدِيْدًا

قَالَ لَهٗ

① تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ د مص

② اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د

فَإِذَا خَلَعَ ثِيَابَهٗ

يَسْتُرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ

مص ی

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دُعا دیوے

① تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ۔ (اللہ تمہاری عمر میں ترقی دے تاکہ تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تم کو اور کپڑا دے۔

(ابوداؤد ابن ابی شیبہؒ عن ابی الدرداءؓ)

② اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ۔ پرانا کرنا اور پھاڑنا نصیب ہو پھر پرانا کرنا اور پھر پھاڑنا نصیب ہو، پھر پرانا کرنا اور پھاڑنا نصیب ہو۔

(بخاری، ابوداؤد، عن ام خالدؓ)

جب کپڑا اتارنے لگے

تو بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر اتارے، بِسْمِ اللّٰه شیطان کی آنکھوں کے لیے پردہ بن جائے گی۔

(ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن انسؓ)

****

وَاِذَا هَمَّ بِاَمْرٍ

(۱)

فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ
اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ
اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ
وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ
اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ خ ع ه

نمازِ استخارہ

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام ہم کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآن کی آیت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اہم کام کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر دعا میں یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے

(۲) إن كان خيرا لي في ديني ومعادي ومعاشي وعاقبة أمري فقدره لي ويسره لي وبارك لي فيه وإن كان شرا لي في ديني ومعادي ومعاشي وعاقبة أمري فاصرفه عني واصرفني عنه وقدر لي الخير ورضني به حب مص

كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به

والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام[1] میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اسکو میرے لیے مقدر فرما اور اسے میرے لیے آسان فرما پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر اور بُرا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے خیر مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔

(بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبد اللہ انصاریؓ)

اور بعض روایات میں إن هذا الأمر کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں۔

(۲) إن كان خيرا لي في ديني ومعادي ومعاشي وعاقبة أمري فقدره لي ويسره لي وبارك لي فيه وإن كان شرا لي في ديني ومعادي ومعاشي وعاقبة أمري فاصرفه عني واصرفني عنه وقدر لي الخير ورضني به (ابن حبان ابن ابی شیبہ رح عن جابر رض)

اگر یہ کام میرے دین میں اور موت کے بعد والی زندگی میں اور اس زندگی میں اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور میرے لیے آسان فرما اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر یہ کام میرے دین میں اور موت کے بعد والی زندگی میں اور اس زندگی میں اور انجام کار کے اعتبار سے بُرا ہو تو اسکو مجھ سے اور مجھکو اس سے دور فرما دے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دے اور مجھے اس پر راضی فرما دے

[1] دونوں جگہ جس عبارت پر لکیر کھینچی ہوئی ہے جب اس پر پہنچے تو اپنے کام کا دھیان کرے ۱۲

(۳) خيرا لي في ديني وخيرا لي في معيشتي وخيرا لي في عاقبة أمري فاقدره لي وبارك لي فيه وإن كان غير ذلك خيرا لي فاقدر لي الخير حيثما كان ورضني بقدرك حب

(۴) خيرا لي في ديني ومعيشتي وعاقبة أمري فاقدره لي ويسره لي وإن كان كذا وكذا للأمر الذي يريد شرا لي في ديني ومعيشتي وعاقبة أمري فاصرفه عني ثم اقدر لي الخير أينما كان لا حول ولا قوة إلا بالله حب

(۳) اور بعض روایات میں إن هذا الأمر کے بعد یہ الفاظ آتے ہیں

خيرا لي في ديني وخيرا لي في معيشتي وخيرا لي في عاقبة أمري فاقدره لي وبارك لي فيه وإن كان غير ذلك خيرا لي فاقدر لي الخير حيث ما كان ورضني بقدرك۔

اے اللہ یہ کام میرے لیے اگر میرے دین میں اور دنیا کی زندگی میں بہتر ہو اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور مجھے اس میں برکت دے اور اگر اس کے علاوہ میرے لیے بہتر ہو تو میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں بھی ہو اور مجھے اپنی تقدیر پہ راضی فرما۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ رض)

(۴) اور بعض روایات میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

خيرا لي في ديني ومعيشتي وعاقبة أمري فاقدره لي ويسره لي وإن كان كذا وكذا شرا لي في ديني ومعيشتي وعاقبة أمري فاصرفه عني ثم اقدر لي الخير أينما كان لا حول ولا قوة إلا بالله ط

(ابن حبان عن ابی سعید رض)

اگر یہ کام میرے لیے میرے دین میں اور میری زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور اگر یہ کام میرے دین میں اور میری زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے میرے لیے بُرا ہو تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور پھر میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں بھی ہو اور بُرائی سے بچنے اور نیکی پہ لگنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

⑤ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا
اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ يُرِيْدُهٗ
خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ
وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ فَوَفِّقْنِيْ لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ

---

⑤ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ)[1] وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ فَوَفِّقْنِيْ لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ

(اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے ساتھ اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کے ساتھ) اور تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری دنیا میں، اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہو تو اس کو موافق فرما اور آسان فرما اور اگر میرے لیے اس کے علاوہ (دوسری چیز) بہتر ہو تو مجھے خیر کی توفیق عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو۔

(بزار، عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

---

[1] مَا بَيْنَ الْقَوْسَيْنِ زِدْنَاهُ مِنْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ ج ۱۰ ص ۱۸۱ تكميلا للرواية قال الهيثمي رواه البزار باسانيد والطبراني في الثلثة واكثر اسانيد البزار حسنة ۱۲

فَاِنْ كَانَ زَوَاجًا

فَلْيَكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةٍ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ حب مس

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ شَقْوَتِهٖ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ مس ت

استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارہ میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے اور اچھی طرح وضو کرکے (دو یا چار رکعت) جو مقدر میں ہو نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے۔

① اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ (فُلَانَةٍ)[2] وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ

اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں عورت (یہاں اس کا نام لیوے) میرے لیے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو تو اسی کو میرے لیے مقدر فرما

(ابن حبان، حاکم، عن ابی ایوب الانصاری رضؓ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی نیک بختی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرے اور اس کی بدبختی میں سے یہ بات بھی ہے کہ اللہ سے خیر طلب کرنے کی دعا چھوڑ دے (حاکم، ترمذی)

---

[2] بریکٹ میں جو عبارت ہے اس کی جگہ اس عورت کا نام لے جس کے لیے پیغام بھیجا ہو ۱۲

وَاِنْ تَوَلّٰی عَقْدًا

① فَخُطْبَتُهٗ اَنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

خطبہ بوقت نکاح

① جب کسی کا نکاح پڑھائے تو یہ خطبہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسکی مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جسے اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا فرمایا اور اس جان سے اس کا جوڑا

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اَلْاٰيَةَ عه مس عو

وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا د۔

اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

(سنن اربعہ، حاکم، ابو عوانہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

پیدا فرمایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدا تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو، بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب پر نگران ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور بجز اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔

سنن ابوداؤد میں خطبہ بالا میں عبدہٗ ورسولہ کے بعد یہ الفاظ زائد ہیں۔

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ○

جنہیں آپ نے حق دے کر بھیجا ہے اور جو لوگوں کو قیامت سے قبل خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا

(ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

وَنَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ
وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ مود
وَيَقُوْلُ لِمَنْ تَزَوَّجَ

(۱) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ خ م

(۲) وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ عه حب مس

(۳) اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خ م ت س۔

وَنَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ ط

ہم اللہ سے اس کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرمائے جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی رضامندی کا اتباع کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں کیونکہ اس کی ذات سے ہمارا وجود قائم ہے اور ہم اسی کے لیے ہیں۔

(ابوداؤد موقوفاً)

دُولہا کو یوں مبارکبادی دے

(۱) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ۔ — اللہ تجھے برکت عطا فرمائے

(۲) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ — اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

(سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضـ)

(۳) فَتَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ — پس اللہ تجھے برکت دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہ رضـ)

وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رضـ فَاطِمَةَ رضـ
دَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِيْنِيْ بِمَاءٍ فَقَامَتْ
اِلٰى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيْهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهٗ وَ
مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِيْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ
بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلٰى رَأْسِهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا
اَدْبِرِيْ فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط

حضرت علی رضـ اور فاطمہ رضـ کی شادی کا مبارک واقعہ

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو رخصتی کرنے کے بعد رات کو آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ رضـ سے فرمایا کہ پانی لاؤ پس وہ کھڑی ہوئیں اور ایک لکڑی کے پیالہ کے پاس گئیں جو گھر میں موجود تھا اور اس میں پانی لائیں آپؐ نے اس پیالہ کو لے لیا اور اس میں کلی کی، پھر ان سے فرمایا کہ آگے آؤ وہ آگے آئیں پھر آپؐ نے وہ پانی ان کے سینے اور سر پر چھڑکا اور یہ دُعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ — اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو انہوں نے پیٹھ پھیری تو آپؐ نے ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط — اے اللہ میں اس کو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَأَتَيْتُهُ بِهٖ فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمْتُ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ بِأَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ حب

اس کے بعد پھر فرمایا کہ پانی لاؤ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کا مقصد سمجھ گیا لہٰذا میں کھڑا ہوا اور پیالہ میں پانی بھرا اور آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا آپ نے اس میں سے پانی لیا اور اس میں کلی کی پھر فرمایا کہ آگے بڑھو چنانچہ میں آگے بڑھا آپ نے میرے سر پر اور سینہ پر پانی ڈالا پھر یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیرو میں نے پیٹھ پھیری آپ نے میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا، یوں دعا کی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو سہو۔

(ابن حبان، عن انس رض)

وَإِذَا دَخَلَ بِأَهْلِهٖ أَوِ اشْتَرٰى رَقِيقًا فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا د س ص

ثُمَّ لْيَقُلْ:

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ د س ق ص مس

وَكَذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَيَأْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيرِ د س ص

وَكَانَ إِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوكًا

(۲) قَالَ — اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ مو مص

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی غلام خرید کر لائے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ	اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، حاکم، عن عمرو بن شعیب، عن ابیہ عن جدہ)

اگر جانور خریدے

تو اس کی کمر کی اٹھی ہوئی جگہ کو پکڑ کر مذکورہ بالا دعا پڑھے (ابوداؤد، نسائی، ابو یعلیٰ، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

اور جب کوئی غلام خریدتے

(۲) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ذیل کی دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ۔	اے اللہ مجھے اس میں برکت دے اور اس کو لمبی عمر والا زیادہ رزق والا بنا دے

(ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی ابن مسعود رض)

وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ

(١) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ع

فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ

(٢) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا مو مص

وَاِنْ اُتِيَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِهٖ حِيْنَ وِلَادَتِهٖ د ت

وَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ وَّدَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ خ م

وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ د

وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ ت

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

(١) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ط

میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔

(صحاح ستہ، عن ابن عباس رض)

اس دعا کو پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اُسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری و مسلم) اس کو ضرور پڑھنا چاہیے کیونکہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے (کذا فی حاشیۃ الحصن)

جب منی نکلے تو دل میں پڑھے

(٢) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا ط

اے اللہ جو اولاد تو مجھ کو دے اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعود رض)

بچے کے کان میں اذان دینا

اور جب نومولود بچہ پاس لایا جائے تو اس کے داہنے کان میں اذان دے (ابوداؤد و ترمذی عن ابی رافع رض)

وَتَعْوِيْذُ الطِّفْلِ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ ع

وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ خ ع ه ر

وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ

فَلْيُعَلِّمْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ى

وَكَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهٗ

(بعض روایات میں بچے کے بائیں کان میں اقامت پڑھنا وارد ہوا ہے اور یہی معمول ہے کہ داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جاتی ہے)

تحنیک و تبریک

اور نومولود بچہ کو گود میں رکھ کر اپنے منہ میں چھوہارہ لے کر چبائے پھر بچہ کے منہ میں تھوک دے اور اسکے تالو میں مل دے اور اس کے لیے برکت کی دعا کرے اس کو تحنیک و تبریک کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپ اسی طرح کرتے تھے (مسلم، عن عائشہ رض)

حضرت عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کو آپ کے پاس لے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا (بخاری و مسلم عن اسماء رض)

بچہ کا تعویذ

بچہ کو شیطان سے اور زہریلی چیز سے بچانے کے لیے نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھا کرے۔[1]

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ط

میں تیرے لیے اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر پہنچانے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں (بخاری، سنن اربعہ، بزار، عن ابن عباس رض)

اور جب بچہ بولنے لگے

تو اس کو پہلے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھائے (ابن سنی عن عمرو بن شعیب رض)

اور جب بنی عبدالمطلب کا کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ آیت

[1] حصن حصین کے نسخوں میں اَعُوْذُ ہی ہے لیکن روایات میں اُعِیْذُ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ۱۲

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، الْاٰيَةَ ى

اِضْرِبُوْهُ عَلَى الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَّاعْزِلُوْا فِرَاشَهٗ لِتِسْعٍ وَّزَوِّجُوْهُ لِسَبْعَ عَشَرَ۔

فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

ثُمَّ لِيَقُلْ:

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ ى

وَاِنْ كَانَ سَفَرًا

صَافِحْ وَقَالَ حب اَيِ الْمُقِيْمُ

(۱) اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ س د ت

سکھاتے تھے[1] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۔ (ابن السنی، عن عمرو بن شعیبؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھوانے کے لیے بچہ کی مار پیٹ کرو جب سات سال کا ہو جائے اور اس کا بستر علیحدہ کردو جب وہ نو سال کا ہو جائے، اور اس کا نکاح کردو جب سترہ سال کا ہو جائے جب یہ کام کر چکے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر یہ کہے:

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ۔ — اللہ تجھے میرے لیے فتنہ نہ بنائے دنیا میں نہ آخرت میں

(ابن سنی، عن انسؓ)

سفر کے آداب اور دعائیں

اور جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو مصافحہ کرے اور مقیم یعنی مسافر کو رخصت کرنے والا یہ پڑھے۔

(۱) اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ — اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانتداری

---

[1] یہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ہے (ترجمہ یہ ہے) اور آپ فرما دیجئے کہ سب تعریف اس کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اس کا مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے ۱۲

مس حب وَاَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ س

(۲) وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُّوَدِّعُهٗ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ اَوْ لَا تَضِيْعُ طب وَدَائِعُهٗ ى طب

(۳) وَمَنْ قَالَ لَهٗ اُرِيْدُ السَّفَرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ لَهٗ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَاِذَا وَلّٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ت س ق زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ت مس جعل اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ رط

وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ — کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

(نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

اور مسافر یوں کہے اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ۔ میں آپ کو سلام کرتا ہوں (نسائی)

(۲) اور مسافر رخصت کرنے والے کو یہ دعا دے:

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ وَدَائِعُهٗ۔ — تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں

(ابن سنی، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)

ابن سنی کی روایت میں لَا تَخِيْبُ کی جگہ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ہے۔

(۳) اور جو شخص یوں کہے کہ میں سفر کو جانا چاہتا ہوں مجھے وصیت کیجیے! اسے یہ وصیت کیجیے۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ — اللہ کے ڈر کو اور ہر بلندی پر تکبیر لازم رکھو۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو اسکو یہ دعا دے:

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ — اے اللہ اس کا سفر آسانی سے طے کرا دے اور اس کا سفر

وَإِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا

عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ :

(۱) اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ ط اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا م ع

عَلَيْهِ السَّفَرَ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رض) اس پر آسان فرما دے۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے کچھ (دعا کا) تحفہ دیجیے تو آپ نے یہ دعا دی:

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ — خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لیے خیر آسان کر دے۔

(ترمذی، حاکم، عن انس رض)

اور بعض روایات میں دعا کے یہ الفاظ ہیں۔

جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ — خدا تجھے تقویٰ نصیب کرے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے لیے خیر آسان کر دے جہاں بھی تو جائے۔

امیر لشکر کو ہدایات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو امیر لشکر بناتے تو اس کو خصوصاً اور اس کے تمام ساتھیوں کو عموماً اللہ سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے پھر یہ دعا فرماتے۔

(۱) اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا۔ — اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو اور جو شخص اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو

(مسلم، سنن اربعہ، عن بریدہ ابن الحصیب الاسلمی رض)

(۲) اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَأَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ د فَإِذَا مَشٰى مَعَهُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ ۔ مس

وَإِذَا أَرَادَ سَفَرًا

قَالَ :

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ ر ا

اور بعض روایات میں اس موقعہ کی ہدایات کے یہ الفاظ آئے ہیں۔

(۲) اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَأَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ط — اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر روانہ ہو جاؤ اور کسی بوڑھے ناکارہ آدمی کو اور بچے اور عورت کو قتل مت کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

(ابوداؤد، عن انس رض)

امیر لشکر کے ساتھ کچھ دور چلتے پھر یہ فرماتے کہ چلو اللہ کے نام پر اس کے بعد یہ دعا دیتے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ۔ — اے اللہ ان کی مدد فرما۔

(حاکم، عن ابن عباس رض)

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔ (بزار، احمد، عن علی رض) — اے اللہ میں تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَيْرِهٖ : فَقَرَأَ سُوْرَةَ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ، اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ هُوَ مُجَرَّبٌ

فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِى الرِّكَابِ

(١) قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

فَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا، قَالَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً، سُبْحَانَكَ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ د ت ن حب مس

اگر دشمن وغیرہ کا خوف ہو

تو پوری سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے، اس کا پڑھنا ہر بُری چیز سے محفوظ ہو جانے کا سبب ہے۔ بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ یہ مجرب ہے[1]

جب رکاب یا پائیدان میں قدم رکھے

(١) تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

اللہ پاک ہے جس نے اسکو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اسکی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنیوالے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے پھر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے خدا میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشتا نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، احمد، حاکم)

[1] [illegible]

(٢) وَاِذَا اسْتَوٰى كَبَّرَ ثَلٰثًا وَّقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰيَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ م د س ت

(٢) اور بعض روایات میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی پشت پر سیدھا بیٹھ کر تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پوری آیت مُقْرِنِيْنَ تک پڑھی پھر یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں، اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرا دے اے اللہ تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بُری حالت کے دیکھنے سے اور گھر بار میں بُری واپسی سے

اور جب سفر سے واپس ہوتے تب بھی اس دعا کو پڑھتے اور ان کلمات کا اضافہ فرماتے۔

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۝

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنیوالے ہیں۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، عن ابن عمر رض)

(٣) وَإِذَا رَكِبَ مَدَّ أُصْبُعَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّتِكَ اللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ت س

(٤) مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَكِبْتُمُوهُ كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ا ط

(٣) اور بعض روایات میں ہے کہ جب سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو انگلی اٹھا کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّتِكَ اللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور تو ہی ہمارے گھر بار میں محافظ ہے۔ اے اللہ تو اپنی بھلائی کو (اس سفر میں) ہمارے ساتھ رکھ اور اپنی حفاظت میں ہمیں واپس لا اے اللہ تو زمین (راستہ) کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دے اے اللہ! سفر کی سختیوں سے اور تکلیف دہ واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(ترمذی، النسائی، عن ابی ہریرہ رض)

(٤) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی اونٹ ایسا نہیں ہے جس کے کوہان کی بلندی پر شیطان نہ ہو۔ جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے پھر اسے اپنی خدمت کے لیے استعمال میں لاؤ کیونکہ اللہ عزوجل ہی سوار کراتا ہے

(احمد، الطبرانی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض)

(٥) وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ م ت س ق

(٦) اللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْأَرْضَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ص ى

جب سفر کرنے لگے تو ان چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے

(٥) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں سفر کی مشقت سے اور واپسی کی تکلیف سے اور خوبی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور مال میں اور اہل و عیال میں برا منظر دیکھنے سے۔

(مسلم، ترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن سرجس رض)

(٦) اور سفر کو روانہ ہوتے وقت یہ دعا بھی مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْأَرْضَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

اے اللہ میں آپ سے ایسا ذریعہ مانگتا ہوں جو خیر کو پہنچا دے اور آپ کی مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں تمام بھلائی آپ کے دست قدرت میں ہے بلا شبہ آپ ہر شے پر قادر ہیں اے اللہ آپ سفر میں میرے ساتھی اور میرے اہل و عیال میں میرے کارساز ہیں اے اللہ ہمارے لیے سفر آسان فرما اور ہمارے لیے زمین لپیٹ دیجئے اے اللہ میں سفر کی مشقت اور بری واپسی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو یعلیٰ، ابن سنی عن براء بن عازب رض)

⑦ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا ت س

⑧ وَاِذَا عَلَا ثَنِيَّةً كَبَّرَ وَاِذَا هَبَطَ سَبَّحَ خ س د

⑨ وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ع

⑩ وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ س مس ا ط

سفر کو روانہ ہونے کے وقت پڑھنے کی ایک دعا یہ ہے۔

⑦ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا۔

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور تو ہی گھر بار میں ہمارا کارساز ہے۔ اے اللہ تو ساتھی رہ ہمارے سفر میں اور نگران رہ ہمارے گھر بار میں۔

(ترمذی، نسائی، عن عبداللہ بن سرجس رض)

اُترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح

⑧ جب کسی گھاٹی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور نیچے اُترے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔

(بخاری، نسائی، ابوداؤد، عن جابر رض)

⑨ ایک حدیث میں ہے کہ جب کسی وادی پر چڑھے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللہ اکبر کہے۔

اگر سواری کا پاؤں پھسل جائے

⑩ تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے[1] (نسائی، حاکم، احمد طبرانی فی الکبیر، عن اسامۃ بن عمیر رض)

---

[1] ایکسیڈنٹ ہو جائے تب بھی بِسْمِ اللّٰهِ کہے ۱۲

وَاِذَا رَكِبَ الْبَحْرَ

① اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا الْاٰيَةَ
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الْاٰيَةَ فِي الزُّمَرِ ط ص ی

وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُهٗ

① فَلْيُنَادِ اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مو مص

اور جب سمندر کا سفر کرے

① تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لیے یہ دونوں آیتیں پڑھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا[1] آخر تک جو سورۂ ہود کی آیت ہے) اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ آخر تک جو سورۂ زمر میں ہے (طبرانی فی الکبیر، ابویعلی، ابن السنی، عن الحسین بن علی رض)

جب جانور بھاگ جائے

تو یوں آواز دے:۔

① اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔

اے اللہ کے بندو میری[2] مدد کرو اللہ تم پر رحم کرے۔

(بزار، عن ابن عباس رض)

---

[1] دونوں آیتیں مع ترجمہ ذیل میں درج ہیں؛

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا۔ بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے

(۲) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اُسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوتے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو مشرک لوگ شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں

[2] یہ ندا ان لوگوں کو ہے جو وہاں موجود ہوں جن کا علم مسافر کو نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو جانتا ہے۔ معجم طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں جو اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں، درختوں کے جو پتے گرتے ہیں ان کو لکھتے ہیں پس جب تم میں سے کسی بیابان سرزمین میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس طرح (باقی اگلے صفحہ پر)

② وَإِنْ أَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي ط وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ ط

وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ

قَالَ:

① اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَصِي

لفظ رحمکم اللہ ابن ابی شیبہ میں زیادہ ہے جو ابن عباس رض پر موقوف ہے۔

② بعض روایات میں یوں ہے کہ جب مدد کا ارادہ کرے (خواہ کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو) تو یوں پکارے:

يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي، يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي،	اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

(طبرانی فی الکبیر عن زید بن علی رض)

اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے (جب کبھی حیرانی کے موقعہ پر کسی نے اس طرح کی آواز لگائی تو اللہ کا کوئی بندہ ضرور ظاہر ہو گیا) طبرانی فی الکبیر

اور جب بلند جگہ پر چڑھے تو یہ پڑھے

① اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ ط	اے اللہ تو ہی ہر بلندی سے اونچا ہے اور ہر حال میں تیرا شکر ہے (احمد، ابو یعلیٰ، ابن السنی عن انس رض)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آواز دے یا عباد اللہ اعینونی (یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ندا ان فرشتوں کو ہے جو وہاں موجود ہوتے ہیں اور ندائے غیب نہیں ہے۔ پس اولیاء اللہ یا اموات کو ندا دینے کے جواز پر جو لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

(عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ ملٰئکۃ فی الارض سوی الحفظۃ یکتبون ما یسقط من ورق الشجر فاذا اصاب احدکم عرجۃ بارض فلاۃ فلیناد اعینوا عباد اللہ (رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات (مجمع الزوائد ص ۱۳۲ ج ۱۰)

وَإِذَا رَأَى بَلَدًا يُرِيدُ دُخُولَهَا

قَالَ حِينَ يَرَاهَا

① اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا

س حب مس

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے

① اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا۔	اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب کا چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن صہیب رض)

(۳) اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ط

وَعِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدْخُلَهَا

(۱) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا طس

وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

(۱) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مُ ت س ق اط مص

(۲) اور بعض روایات میں اس موقعہ کے لیے یہ الفاظ آئے ہیں:

اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

میں تجھ سے اس بستی کی اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور یہ بستی اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(طبرانی عن لبابہ بن ابی رفاعہ بن عبدالمنذر الانصاری رض)

جب اس شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے۔

پھر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ط

اے اللہ تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو یہ پڑھے:

(۱) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کسی منزل پر اتر کر مذکورہ بالا کلمات پڑھ لے تو وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز ضرر نہ دے گی (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن خولہ بنت حکیم رض)

وَاِذَا اَمْسٰى وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ

(۱) يَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِی الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس

وَوَقْتَ السَّحَرِ

يَقُوْلُ:

(۲) سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ م د س يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ عو مس

سفر میں شام ہو اور رات آجائے تو یہ پڑھے

(۱) يَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِی الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ط

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئیں اور جو تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدہے سے اور سانپ اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور اولاد کے شر سے (نسائی، حاکم، عن عمر رض)

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

(۲) سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ط

سننے والے نے ہم سے اللہ کی تعریف بیان کرنا سنا اور اس کی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا اے ہمارے رب تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر مہربانی کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہ رض)

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمْثَلَ أَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا فَقُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَأَكُونُ أَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ أَكُونُ مِنْ أَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص

سفر میں اچھا حال رہنے کا عمل

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سفر میں نکلو تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور سب سے زیادہ تمہارے پاس زاد راہ ہو۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں ضرور یہ چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو (۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۲) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (۴) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہر سورت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کی جائے اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ختم پر بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے (اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ ہو جائے گی) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں غنی اور زیادہ مال والا تھا جب سفر میں نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ بدحال ہو جاتا تھا اور میرا زاد راہ بھی سب سے کم ہو جاتا تھا جب سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں ان سورتوں کے پڑھنے کا علم حاصل کیا ہے برابر ان کو سفر میں پڑھتا ہوں اور سفر سے واپس آنے تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ اچھے حال میں رہتا ہوں اور میرا زاد راہ بھی سب سے زیادہ رہتا ہے (ابو یعلی عن جبیر رض)

مَا رَاكِبٌ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمَلَكٍ وَلَا يَخْلُو بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ ط

وَإِنْ كَانَ فِي حَجٍّ

فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ خ

فَإِذَا أَحْرَمَ لَبّٰى

(۱) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص واہیات شعروں میں یا کسی اور بیہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان لگا رہتا ہے (طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر رض)

حج کی دعائیں اور احکام و آداب

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیداء میں اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تو اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی پاکی بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا)

حج کا تلبیہ

پھر جب احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا تو تلبیہ پڑھا جو اس طرح ہے

(۱) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ط

میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک بھی تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

(صحاح ستہ عن ابن عمر رض وکذا رواہ مسلم عن جابر فی قصۃ حجۃ الوداع)

(۲) لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ مو مُ عه لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ س ق حب مس وَإِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ ط

فَإِذَا طَافَ

(۱) كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ خ

---

(۲) تلبیہ کے الفاظ اس طرح بھی مروی ہیں

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ ط

حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں اور خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے میں حاضر ہوں اور تیری ہی [illegible] رغبت ہے اور [illegible] عمل بھی تیرے ہی لیے ہے) میں حاضر ہوں۔

(مسلم، سنن اربعہ، موقوفاً علی ابن عمر رض)

تلبیہ کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں

لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ط

میں حاضر ہوں اے حق کے معبود میں حاضر ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رض)

تلبیہ کے بعد کی دُعا

تلبیہ پڑھ کر اللہ سے مغفرت کا اور اس کی رضامندی کا سوال کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ دوزخ سے آزاد فرما دے (طبرانی فی الکبیر عن خزیمہ بن ثابت رض)

طواف کی دُعائیں

(۱) جب حجرِ اسود پر آئے تو اللہ اکبر کہے۔ (بخاری، عن ابن عباس رض)

[illegible] سے تو یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ أَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ!

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مغفرت کا اور تیری رضا کا اے اللہ تو مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما دے

(۲) وَيَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ د س حب مس مص وَكَذٰلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ مو مص

(۳) وَفِي الطَّوَافِ مس أَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مو مص اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ مس مو مص

(۴) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مو مص۔

---

(۲) اور رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ پڑھے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن سائب رض)

اور اسی طرح مذکورہ بالا دعا حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان پڑھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ طواف کے

(حاکم، ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی عبداللہ بن السائب رض)

(۳) اور دورانِ طواف یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ط

اے اللہ جو تو نے مجھے روزی عطا فرمائی اس پر تو مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو چیز میری نظروں سے غائب ہے (اہل و عیال وغیرہ) تو خیر کے ساتھ میرے لیے ان کی حفاظت فرما۔

(حاکم، موقوفاً علی ابن عباس رض عند ابن ابی شیبہ رض)

(۴) اور طواف میں کلمہ ذیل پڑھنا بھی ثابت ہے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رض)

فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ

تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْأُولَى قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الرُّكْنِ فَيَسْتَلِمُهُ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَإِذَا دَنَا مِنْهُ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَرْقَى الصَّفَا حَتَّى يَرَى الْبَيْتَ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيُوَحِّدُ اللَّهَ وَيُكَبِّرُهُ

طواف کی رکعتیں

جب طواف سے فارغ ہو جائے تو مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پڑھے اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرلے اور دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے (یہ دو رکعتیں ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہیں مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو حرم میں کسی بھی جگہ پڑھ لے اگر طواف کرتے ہی اسی وقت مکروہ ہے تو بعد میں پڑھ لے اگر اسی وقت نہ پڑھیں تو معاف نہ ہوں گی۔

صفا مروہ کی سعی

طواف کے بعد اگر صفا مروہ کی سعی بھی کرنا ہے خواہ طواف قدوم کے بعد کرے خواہ طواف زیارت کے بعد یا عمرہ کے طواف کے بعد کرے تو طواف سے فارغ ہو کر صفا کو جانے کے لیے پھر حجر اسود پر آئے اور اس کا استلام کرے اسکے بعد مسجد حرام کے دروازہ سے صفا کی طرف کو نکلے جب صفا سے قریب ہو جائے تو یہ پڑھے إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) میں اسی سے ابتداء کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ نے ابتداء فرمائی اسکے بعد صفا پر چڑھ جائے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آجائے پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو اور اللہ کی توحید اور اسکی

وَيَقُولُ:

(1) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ يَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ وَيَقُولُ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى إِذَا أَتَى الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا

م د س ق عو

پھر یہ دعا پڑھے:-

(1) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکروں کو شکست دی

اس کے بعد دعا کرے اور تین بار اس عمل کو کرے۔

اس کے بعد مروہ کی طرف چلنے کے لیے اترے چلتے چلتے جب نشیب[1] کی جگہ میں آتے تو دوڑ کر

[1] زمانہ قدیم میں صفا اور مروہ کے درمیان نشیب تھا اس میں دوڑ کر چلتے تھے اسلیے پرانی کتابوں میں نشیب یعنی نیچی جگہ میں گزرنے کا ذکر ہے اب وہاں نشیب تو نہیں ہے لیکن اتنی جگہ میں مردوں کیلیے دوڑ کر جانا اب بھی مسنون ہے بطور نشانی کے ستونوں کو ہرے رنگ سے رنگ دیا گیا ہے صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے اور مروہ سے صفا کو آتے ہوئے ہرے ستونوں کے درمیان دوڑنا چاہیے غنیۃ المناسک میں لکھا ہے کہ صفا سے آتے ہوئے جب نشان نچھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑنا شروع کردے اسی طرح مروہ سے آتے ہوئے بھی خیال رکھے اس کی وجہ بھی لکھی ہے ۱۲

(۲) وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلٰثًا وَّیَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط یَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّكْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَّیَدْعُوْا فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْاَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِهٖ **مو طا مص**

(۳) وَیَدْعُوْ عَلَی الصَّفَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَیْتَنِیْ

چلے حتیٰ کہ جب نشیب سے گزر کر اوپر کو چڑھے تو اپنی رفتار پر چلے یہاں تک کہ جب مروہ پر پہنچ جائے تو اسی طرح عمل کرے جس طرح صفا پر کیا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن جابرؓ)

(۲) اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ صفا پر چڑھے تو تین بار اللہ اکبر کہا اور اس کے بعد یہ پڑھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

اسی طرح سات مرتبہ کرے ایسا کرنے سے اکیس مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر اور تہلیل یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ الخ کی تعداد سات مرتبہ ہوگی۔ اور اس کے درمیان دعا کرتا ہے اور اللہ سے مانگتا رہے اس کے بعد مروہ کی طرف چلنے کے لیے اُترے پھر جب چلتے چلتے مروہ پر چڑھ جائے تو وہاں ایسا ہی کرے جیسا صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ فارغ ہو جائے۔

(ابوعوانہ، موطا، ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

(۳) اور صفا پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ

اے اللہ بیشک تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بیشک تو

لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ **مو طا**

(۴) وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط **مو مص**

وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَكَبَّرَ **م د**

(۱) وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ قَبْلِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **ت**

كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا ہے اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کیجیو یہاں تک کہ مجھے اسلام پر ہی اٹھا لے۔

(موطا، موقوفاً عن ابن عمرؓ)

(۴) اور صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بیشک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے

(موقوفاً ابن ابی شیبہ عن ابن مسعودؓ)

عرفات میں پڑھنے کی چیزیں

اور جب عرفات کی طرف روانہ ہو تو تلبیہ اور تکبیر پڑھتا ہوا چلے (مسلم، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے ہیں وہ یہ ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سب ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ بِعَرَفَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ مص

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفات میں میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی سب سے زیادہ دُعا یہ ہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ۔

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وُہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں اور کاموں کی بدنظمی اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اسکے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اسکے شر سے جسے ہوائیں لیکر چلتی ہیں۔

(ابن ابی شیبہ، عن علی رض)

(۳) وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ س مس

(۴) وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ طس

(۵) وَاِذَا صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ مو مص

(۳) اور عرفات میں تلبیہ پڑھنا سنت ہے (نسائی، حاکم، عن ابن عباس رض)

(۴) اور ایک حدیث سے وقوف عرفات کے وقت یہ پڑھنا ثابت ہے لہٰذا اس کو پڑھے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ — اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ — بھلائی صرف آخرت ہی کی بھلائی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس)

(۵) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب نماز عصر سے فارغ ہو کر عرفات میں وقوف فرمایا تو ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى و

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اے اللہ مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ

وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ

اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا م د س ق عو وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع

وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى۔ اور تقویٰ کے ذریعہ مجھے پاک صاف کر دے اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دے، پھر اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھاتے اور وہی عمل کرے جو پہلے کیا تھا (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

وقوف مزدلفہ اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوتے اور مزدلفہ میں تشریف لائے (تو وہاں مغرب اور عشا کی نماز پڑھی پھر طلوعِ فجر تک آپ لیٹ گئے پھر جب صبح صادق ظاہر ہو گئی تو نماز فجر ادا فرمائی اسکے بعد ایک اونٹنی پر سوار ہوکر مشعرِ حرام میں تشریف لائے (یہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے، جسے جبلِ قزح کہتے ہیں اسکے قریب آپ نے وقوف فرمایا اس جگہ آج کل مسجد بنی ہوئی ہے) یہاں پہنچ کر آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعا میں اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ میں مشغول رہے اور خوب اچھی طرح روشنی ہونے تک برابر وقوف فرمایا (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن جابرؓ)

(پھر آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے منیٰ کے لیے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے جسے جمرۃ العقبہ بھی کہتے ہیں آپ نے جمرۂ عقبیٰ کی رمی فرمائی) اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی شروع کرنے تک[1] برابر تلبیہ پڑھتے رہے (صحاح ستہ عن ابن عباسؓ)

[1] اس موقع پر روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں یوں ہے لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ اور دوسری روایت میں یوں ہے لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ان روایتوں کی وجہ سے ائمہ مجتہدین میں بھی اختلاف ہو گیا حضرت امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبیٰ سے فارغ ہونے تک تلبیہ پڑھی جاتے اور حضرت امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہ کا مذہب یہ ہے کہ جمرۂ عقبیٰ کی رمی شروع کرنے سے پہلے پہلے تلبیہ ختم کر دے۔ دیکھو صحیح مسلم مع شرح نووی صفحہ ۴۱۵ جلد اول)

فَاِذَا اَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ

فَاِذَا اَتَى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ خ س اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ م د س ق مص ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خ س

رمی جمار کا بیان

(جب رمی جمار کا ارادہ کرے (تو اس کے لیے ذیل کے لکھے ہوئے طریقہ پر عمل کرے) جب جمرہ دنیا یعنی پہلے جمرہ پر کنکری مارنا شروع کرے تو سات کنکریاں مارے ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہے (بخاری، نسائی عن ابن عمرؓ) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ عن جابرؓ) پھر جمرہ کو چھوڑ کر آگے بڑھے اور نرم زمین[1] میں پہنچکر قبلہ رُخ ہو کر دیر تک کھڑا رہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرے اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ کی رمی اس طرح کرے جس طرح اولیٰ کی رمی کی پھر بائیں جانب چل کر نرم زمین میں پہنچے اور قبلہ رُخ ہو کر کھڑا ہو جاتے اور دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرتا رہے پھر وادی کے نیچے حصہ سے جمرۂ عقبیٰ کی رمی کرے اور اس کے پاس نہ ٹھہرے۔

[1] پہلے وہاں کبھی نرم زمین تھی اسلیے کتابوں میں ذکر آتا ہے اب وہاں کہیں نرم زمین نہیں ہے۔ جمرۂ اولیٰ و جمرۂ وسطیٰ کی رمی کے بعد تھوڑا سا آگے بڑھ کر دعا مانگے لیکن جمرۂ عقبیٰ کی رمی کے بعد وہاں نہ ٹھہرے چلتے ہوئے دعا کرے پہلے کبھی وہاں نشیب تھا جسے کتابوں میں بطن وادی سے تعبیر کیا ہے۔ اب وہاں نشیب نہیں ہے ۱۲

وَيَسْتَبْطِنُ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا مص موص وَيَدْعُوْ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يُوَقِّتُ شَيْئًا مو مص

وا ذا ذبح

سَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهٖ اَيْ عَرْضِ خَدِّهٖ ع

وَيَقُوْلُ فِي الْاُضْحِيَّةِ :-

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ م د

اور ایک روایت میں ہے کہ وادی کے درمیان داخل ہو جائے یہاں تک کہ جب فارغ ہو جائے تو یہ دعا کرے کہ:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط — اے اللہ ہمارے حج کو مبرور بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمر رض)

اور تمام جمرات کے قریب دعا کرے اور اس موقعہ کی کوئی دعا معین اور مخصوص نہیں ہے (ابن ابی شیبہ عن الحسن بصریؒ)

قربانی کا طریقہ اور دعائیں

اور جب قربانی کرنے لگے تو بسم اللہ اکبر کہے اور اس کے گلے کی چوڑائی پر ٹانگ رکھ کر ذبح کرے (صحاح ستہ عن انس رض)

(۱) اور قربانی کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — اے اللہ قبول فرما مجھ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جانب سے۔

(مسلم، ابو داؤد، عن عائشہ رض)[1]

اس کے بعد ذبح کر دے

---

[1] عند مسلم و ابی داؤد، ثم ضحی بہ اختصر المصنف ح الدعاء ۱۲

(۲) اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ د ق مس

(۳) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُوْمِيْ اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّهٗ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِهٖ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ الْاٰيَة

---

(۲) اور قربانی سے پہلے یہ دعا بھی ثابت ہے۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ ابراہیم حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔

اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم، عن جابر رض)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے گرنے کے وقت تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا جو تم نے کیا ہے اور (قربانی کے وقت) یہ پڑھو۔

اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ — بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا

قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً مس

(۴) فَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً

فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لِيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لِيَنْحَرْ

وَاِنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً

فَعَلَ كَالْاُضْحِيَّةِ مو مس وَيُسَمِّيْ عَلَى الْعَقِيْقَةِ كَمَا يُسَمِّيْ عَلَى الْاُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ مو مص

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؕ — سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

حضرت عمران نے عرض کیا یارَسُوْلَ اللّٰہ کیا یہ ثواب خصوصی طور پر آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارے لیے مخصوص نہیں ہے، بلکہ عام مسلمانوں کے لیے (بھی) ہے (حاکم، عن عمران بن حصینؓ)

(۴) اونٹ کی قربانی کا طریقہ

اگر اونٹ کی قربانی کرنا ہو تو اسکو کھڑا کرے پھر تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے ملی ہے تیرے ہی لیے ہے) پڑھے اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھکر نحر کردے یعنی کھڑے ہی کھڑے اسکے سینہ اور حلقوم کے درمیان برچھا مار دے جس سے وہ سب رگیں کٹ جائیں جن کا ذبح میں کٹنا ضروری ہے (اونٹ میں نحر اور گائے بکری میں ذبح سنت ہے)

اور اگر عقیقہ کا جانور ہو

تو اس کو اسی طرح ذبح کردے۔ جیسے قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے (حاکم موقوفاً عن ابن عباسؓ)

وَاِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ

كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ خ د وَفِيْ زَوَايَاهُ د وَيَدْعُوْ فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا فَاِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ م س وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى خ م

اور عقیقہ کے جانور پر ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھے جیسے قربانی کے جانور پر پڑھی جاتی ہے اور یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ[1] (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

کعبہ میں داخل ہونے کے اعمال واذکار

اور جب کعبہ شریف میں داخل ہو تو اس کے کونوں میں اللہ اکبر کہے (بخاری، ابوداؤد عن ابن عباسؓ) اور ایک روایت میں زَوَايَا کا لفظ ہے یعنی اسکے گوشوں میں اللہ اکبر کہے (ابوداؤد عن ابن عباسؓ) اور اس کے تمام کونوں میں دعا کرے پھر جب باہر آئے تو کعبہ شریف کے سامنے دو رکعت نماز پڑھے (مسلم، نسائی عن) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ اور حضرت عثمان بن طلحہ الحجبی (کعبہ کے کنجی بردار) اور حضرت بلال بن رباح کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا اور اس میں دیر تک ٹھہرے رہے، راوی کہتے ہیں کہ جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے اندر کیا کیا، انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے ایک ستون اپنے بائیں طرف کیا اور دو ستون اپنے داہنی طرف

---

[1] اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں یہ فلاں کا عقیقہ ہے فلاں کی جگہ اس بچہ یا بچی کا نام لے جس کا عقیقہ ہو رہا ہو ۱۲

وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ اَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اِذَا اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ س

اور تین ستون اپنے پیچھے کیے پھر آپ نے نماز پڑھی اور اس وقت بیت اللہ کی چھت چھ ستونوں پر قائم تھی (بخاری، مسلم عن ابن عمر رض)

اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو حضرت بلال رض کو حکم دیا جنہوں نے دروازہ بند کر لیا اور اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں ستونوں کے درمیان پہنچ گئے جو کعبہ شریف کے دروازہ کے قریب تھے تو آپ تشریف فرما ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی، پھر آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب آپ اس جگہ تشریف لے آئے جو کعبہ شریف کے پچھواڑے کے مقابلہ میں اندر کی جانب ہے تو آپ نے اپنا چہرہ اور رخسار اس پر رکھا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی پھر آپ کعبہ شریف کے ہر کونے میں تشریف لے گئے اور تکبیر و تہلیل، تسبیح اور اللہ کی حمد و ثنا اور اللہ سے سوال اور استغفار سے ہر کونے کا استقبال کیا پھر آپ باہر تشریف لائے اور کعبہ کو رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھی پھر تشریف لے گئے۔ (نسائی عن اسامہ رض)

وَاِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ

(۱) فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلٰثًا وَّلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ق مس

(۲) وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ فَاِنْ شَرِبْتَهٗ تَسْتَشْفِيْ بِهٖ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ مُسْتَعِيْذًا اَعَاذَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِيَقْطَعَ ظَمَاَكَ قَطَعَهٗ۔

(۳) وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ مس۔

آبِ زمزم پینے کے آداب اور دعا

(۱) اور جب آبِ زمزم پیئے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے اور بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر پیئے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہم مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان نشانی (اور فرق) یہ ہے کہ منافق لوگ آبِ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے اور ہم خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں (ابن ماجہ عن ابن عباس)

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آبِ زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے اسی مقصد کیلئے مفید ہوتا ہے اگر تم اس کو دکھ بیماری سے شفا کے لیے پیو گے تو اللہ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے پناہ لینے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دیگا۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب آبِ زمزم پیتے تو یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں (حاکم، عن ابن عباس رض)

(۴) وَلَمَّا اَتَى الْاِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(۴) اور جب حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ بیرِ زمزم پر آئے اور زمزم سے پینے کیلئے پانی طلب کیا تو قبلہ رُخ ہو کر یوں کہا کہ اے اللہ بلا شبہ ابن ابی الموال نے ہم سے بیان کیا ہے اور ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا ہے اور ان سے حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمزم کا پانی ہر اس مقصد کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے جس کے لیے پیا جائے اور میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لیے پیتا ہوں، اس کے بعد انہوں نے آبِ زمزم نوش فرمایا۔
مصنفؒ[1] فرماتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے اور حضرت عبداللہ ابن المبارک سے روایت کرنے والے راوی سوید بن سعید ہیں جو ثقہ ہیں ان سے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہیں ان سے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے لہٰذا حدیث صحیح ہے والحمد للہ۔

[1] مصنفؒ نے اس روایت کا کوئی حوالہ نہیں دیا حافظ منذری نے الترغیب والترہیب میں یہ حدیث نقل کی ہے اور آخر میں کہا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبیہقی وقال غریب من حدیث ابن ابی الموال عن ابن المنکدر تفرد سوید عن ابن المبارک من ھذا الوجہ عنہ انتھی وروی احمد وابن ماجہ المرفوع منہ عن عبد اللہ ابن المؤمل انہ سمع ابا الزبیر یقول سمعت جابر بن عبد اللہ یقول فذکرہ وھذا اسناد حسن اھ ۱۲

وَاِنْ كَانَ سَفَرَ غَزَاةٍ اَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ د ت س حب مص عو۔

(۲) رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ س

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَاصِرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ عو

وَاِذَا اَرَادُوا لِقَآءَ الْعَدُوِّ

اِنْتَظَرَ الْاِمَامُ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

سفرِ جہاد اور دشمن سے مقابلہ کی دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

(ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ عن انسؓ وابی البلنؓ)

اے اللہ تو میرا معاون اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(۲) رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

(نسائی، عن صہیبؓ)

اے میرے رب میں تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت تیری ہی طرف سے ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَاصِرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

اے اللہ تو میرا معاون اور میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں

(ابو عوانہ، عن انسؓ)

جب دشمن سے جنگ کرنے کا ارادہ ہو

تو امام المسلمین انتظار کرے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جائے تو وہ کھڑا ہو اور اسلامی لشکر سے یوں خطاب کرے:

لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ۔
ثُمَّ قَالَ:

(۱) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م د

(۲) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ خ م

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ط

اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ ہو جانے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو پھر جب (حالات ایسے ہو جائیں کہ) لڑنا ہی پڑے تو جم کر مقابلہ کرو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سایوں کے نیچے ہے۔

اس کے بعد یوں دعا کرے:

(۱) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اے اللہ کتاب کے نازل فرمانے والے اور بادل کو جاری فرمانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے والے ان دشمنوں کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض)

(۲) اور اس موقعہ کی دعا کے یہ الفاظ بھی وارد ہوتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

اے اللہ کتاب کے نازل فرمانے والے جلدی حساب فرمانے والے دشمنوں کی جماعتوں کو شکست دے، اے اللہ ان کو شکست دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے

(بخاری ومسلم، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض)

وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی بَلَدِهِمْ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ اَيْ يُسَمِّي الْبَلْدَةَ الَّتِيْ قَصَدَهَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ خ م ت س ق ثَلٰثَ مَرَّاتٍ م

وَاِذَا خَافَ قَوْمًا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ د س حب مس

فَاِنْ حَصَرَهُمْ عَدُوٌّ

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ر ا

جب دشمن کی آبادی کے قریب پہنچ جائے

یوں کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ .... خَرِبَتْ کے بعد اس شہر کا نام لے جس میں داخل ہو رہا ہے اس کے بعد یہ پڑھے:

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

بیشک جب ہم کسی قوم کی سرزمین میں اترتے ہیں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے جا چکے ہیں۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن انس رض)

صحیح مسلم کی روایت میں اس کو تین بار پڑھنے کا ذکر ہے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی موسی الاشعری رض)

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

اے اللہ ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف مٹا کر ہمیں امن سے رکھ

م اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا الخ ۱۲

فَإِنْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ س۔

فَإِذَا انْهَزَمَ الْعَدُوُّ

سَوَّى الْإِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوفًا خَلْفَهُ

ثُمَّ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ۔

اگر کوئی زخم ہو جائے

تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے (نسائی عن جابر بن طلحہ رض)

دشمن کے شکست کھانے کے بعد

امام المسلمین اپنے پیچھے مسلمانوں کی صفیں بنائے اور یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ

اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لیے ہے جسے تو زیادہ عطا فرمائے اس کا کوئی کم کرنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا اور جسے تو گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے تو روکے

اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ

س حب مس۔

لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ۔

اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو دور کر دے اس کا کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل اور اپنا رزق پھیلا دے اے اللہ میں آپ سے دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ہٹے اور نہ زائل ہو اے اللہ میں خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ

اے اللہ میں ان چیزوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو آپ نے ہمیں عنایت فرمائی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آپ نے ہمیں عنایت نہیں فرمائی ہیں اے اللہ ہمارے لیے ایمان محبوب کر دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے اور کفر اور فسوق اور گنہگاری کو ہمارے نزدیک بہت بری چیز بنا دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دے اے اللہ ہم کو اسلام کی حالت میں موت دے اور نیکوں میں

وَيُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ عو

فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ خ م د ت س

الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ۔ اٰمِيْنَ (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن رفاعۃ بن رافع رض)

شامل فرما دے اس حال میں کہ ہم رسوا نہ ہوں اور نہ فتنہ میں پڑے ہوں اے اللہ تو کافروں پر لعنت فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور ان کے اوپر آفت اور عذاب ڈال دے اے حق کے معبود قبول فرما۔

نو مسلم کو یہ دعا سکھائیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔[1] (ابو عوانہ، مسلم عن طارق بن اشیم رض)

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

سفر سے واپسی کی دعائیں

جب سفر سے واپس ہو تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیر کہے اس کے بعد یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

[1] یہ حدیث صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۶ میں بھی موجود ہے خدا جانے مصنفؒ نے اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا۔ ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے تھے پھر حکم فرماتے تھے کہ ان کلمات کے ذریعہ دعا کیا کرے اللھم اغفرلی الخ۔

وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى بَلَدِهٖ

① اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلَدَهٗ خ م س

وَاِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ

① تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ا ط ی

② اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ر ص

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس ہونے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں زمین میں سفر کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تمام مخالف جماعتوں کو اسی نے تنہا شکست دی۔

سفر سے واپس ہو کر جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگے

تو یہ پڑھے:

① اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم واپس ہونے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

اس کو برابر پڑھتا رہے حتی کہ اپنے شہر میں داخل ہو (بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عباس رض)

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو

تو یہ پڑھے:

① تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا (احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن ابن عباس رض)

② اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ (بزار، ابو یعلی، عن ابن عباس رض)

ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں اپنے رب کے حضور میں رجوع کرتے ہیں ایسی توبہ اور رجوع جو ہمارے اوپر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ میں واپس آیا ہوں میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

وَمَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ هَمَّهٗ فَلْيَقُلْ

① لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ م ت س ق

② لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ

غم اور بے چینی کی دعائیں

رنج اور غم اور تفکرات اور بے چینی دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے

① لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عظیم ہے اور حلیم ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو عرش کا رب ہے کریم ہے۔

(بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباس رضؓ)

② لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمانوں کا اور زمین کا اور عرش کا رب ہے کریم ہے۔

(بخاری، عن ابن عباسؓ)

③ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ يَدْعُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ عو

④ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب مس

⑤ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَحِيْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِ الدُّعَاءِ

③ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور عظیم ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا رب ہے۔

اس کے بعد دعا کرے (ابو عوانہ عن ابن عباسؓ)

④ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اللہ بابرکت ہے۔ جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن علیؓ)

آخری الفاظ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ نسائی ابن حبان اور مستدرک میں ہیں۔

⑤ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کے بندوں کے شر سے۔

یہ دعا صحیح سند سے ثابت ہے ابن ابی عاصم نے کتاب الدعا میں درج کی ہے۔

(۶) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ ت س

(۷) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ

(۸) اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا د س ق مص طس
اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ طب اَللّٰهُ
اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا
حب

(۹) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا مس

---

(۶) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط — اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی، عن ابن عباسؓ)

(۷) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ — اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(بخاری عنہ)

(۸) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط — اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں کرتا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط)

کتاب الدعاء طبرانی میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھیں[1] اور صحیح ابن حبان میں دو بار پڑھنے کی روایت بھی ہے۔

(۹) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا — میں نے بھروسہ کیا اس ذات پاک پر جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور جس کا ملک میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ عجز کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر خوب اچھی طرح سے۔

(ابو یعلیٰ، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

[1] تین بار پڑھنے والی روایت میں لفظ اللہ ایک بار ہے ۱۲

(۱۰) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ
لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ د حب ط مص لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ د حب مص ى۔

(۱۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ مس ى

(۱۲) وَيُكَرِّرُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ س مس

(۱۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ى لَمْ
يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ ت
س مس ار ص

---

(۱۰) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ — اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں پس تو مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میری سپرد نہ فرما اور میرا سب حال درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ابوداؤد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن ابی بکرہؓ)

اس دعا کے آخر میں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" ابوداؤد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور ابن السنی کی روایت میں ہے۔

(۱۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ط — اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری ہی رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔

(حاکم، ابن سنی، عن انسؓ)

(۱۲) اور سجدہ میں پڑے ہوئے بار بار یہ پڑھے "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" (اے زندہ اے قائم رکھنے والے) (نسائی، حاکم، عن علیؓ)

(۱۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط — تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (ابن سنی، عن سعد بن ابی وقاصؓ)

جو بھی کوئی مسلمان کبھی کسی غرض کے لئے مذکورہ الفاظ کے ذریعہ اللہ سے دعا کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرمائیگا (ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، بزار، ابو یعلیٰ، ابن سعد)

[1] حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نگل گئی تو انہوں نے وہاں کی تاریکیوں میں ان کلمات کے ذریعہ اللہ کو پکارا، اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور مصیبت سے نجات دی۔ جیسا کہ سورۂ انبیاء میں مذکور ہے ۱۲

فائدہ : ہر قسم کی پریشانی، غم اور بے چینی اور ہر مشکل دور کرنے کے لیے مذکورہ بالا دُعاؤں کا پڑھنا احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے اور ان میں سے بعض چیزیں قرآن مجید میں بھی آئی ہیں چنانچہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؕ قرآن مجید میں بھی مذکور ہے۔ ہر مومن مرد و عورت ہمیشہ اپنے رب سے لو لگاتے رہے، دل میں اس کی یاد بساتے اور زبان کو ہمیشہ اس کے ذکر سے تر رکھے۔ مومن بندے فکر، غم اور بے چینی میں مذکورہ دُعاؤں کو نہ صرف زبان سے پڑھتے ہیں بلکہ ان کے معانی پر بھی غور کرتے ہیں اور جن حقائق کی طرف ان دُعاؤں میں رہبری کی ہے بار بار ان کا مراقبہ کرتے ہیں اور ان کو دل میں بساتے ہیں ان دُعاؤں کے الفاظ کا پڑھنا اور معانی پر غور کرنا دُکھ، درد اور غم اور بے چینی کے دور ہونے کے لیے اکسیر ہے۔ لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بے چینی میں صرف ظاہری تدابیر اختیار کرتے ہیں اور اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حالانکہ اللہ کی یاد اور ماثورہ ادعیہ و اذکار کا پڑھنا سب سے بڑی تدبیر ہے۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اللہ کی یاد کے علاوہ کیا تھا؟ جب ان کو مچھلی نے نگل لیا تو دریا کی گہرائی کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور رات کی تاریکی میں صرف اللہ کو پکارا اللہ پاک نے ان کو ان تاریکیوں سے نجات دی ہر مومن مرد و عورت کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

المنزل الخامس

یوم الاثنین

پانچویں منزل

بروز پیر

وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهٗ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ بَصَرِیْ وَ جِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مص اص رمص ط۔

فکر اور رنج دور کرنے کے لیے یہ پڑھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ فکر اور رنج پہنچنے پہ یہ کلمات کہے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے وہ نافذ ہے تیری قضا میرے بارے میں سراپا عدل ہے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو اپنا نام تو نے خود رکھا یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا جسے تو نے اپنے علم غیب میں اپنے نزدیک محفوظ فرمایا یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور

(۲) مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ كَانَتْ لَهُ دَوَاءً مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط

(۳) مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ د ق حب مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ د س ق حب۔

(۴) وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ مس

حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ۔ — میری آنکھوں کا نور بنادے اور میرے رنج کے دور ہونے اور میرے فکر وغم کے چلے جانے کا ذریعہ بنادے۔

تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا فکر دور فرمادے گا اور اسکے رنج کو خوشی سے بدل دے گا

(ابن حبان، حاکم، احمد، ابو یعلی، بزار، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الکبیر، عن عبداللہ بن مسعودؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پڑھے یہ اس کیلئے ننانوے مرضوں کی دوا ہوگی جن میں سب سے ہلکی غم ہے۔ (حاکم، طبرانی فی الکبیر، عن ابی ہریرہؓ)
(مطلب یہ ہے کہ یہ کلمہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے اور رنج وغم اور فکر کی تو اسکے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار ہی میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور اسکے ہر رنج وفکر کو دور فرمادے گا اور اُسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں تھا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباسؓ)
سنن نسائی میں لفظ مَنْ اَکْثَرَ (جو استغفار کی کثرت کرے) ہے اور دیگر کتب میں مَنْ لَزِمَ (جو استغفار میں لگا رہے) مروی ہے مطلب ایک ہی ہے۔

(۴) اور پہلے (اذان کے بیان میں) اس شخص کے پڑھنے کے لیے الفاظ گذر چکے ہیں جو کسی بے چینی یا سختی میں مبتلا ہو۔ یہ طریقہ اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب مؤذن کی آواز سنے۔
(حاکم، عن ابی امامہؓ)

(اذان کے بیان میں دیکھ لیں)

وَإِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً أَوْ أَمْرًا مَهُوْلًا أَوْ وَقَعَ فِيْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ

(۱) قَالَ — حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا ت مص

وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ

(۱) فَلْيَقُلْ — إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَأَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ت س ق

(۲) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا م

اگر کسی مصیبت یا خوفناک حادثہ میں یا کسی امرِ عظیم میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ پڑھے

(۱) حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا۔ — اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا

(ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعیدؓ)

اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یہ پڑھے

(۱)[1] إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَأَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا۔ — ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میں آپ سے اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں بس مجھے اس میں ثواب عطا فرما اور اسکے بدلہ مجھے خیر نصیب فرما

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباسؓ)

(۲) یا یہ پڑھے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ — ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے

---

[1] اگر صرف اتنا ہی پڑھا جائے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تو صبر وتسلی کے لیے اتنا بھی کافی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے (سورہ بقرہ رکوع ۱۹)

وَإِذَا خَافَ أَحَدًا

(۱) اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ۔ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلَى مُسْلِمٍ
(۲) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ عو
(۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ عو

اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا (مسلم عن ام سلمہ رض) والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اسکے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔

جب کسی کا خوف ہو

تو یہ پڑھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ۔ — اے اللہ تو ہمارے لیے کافی ہوجا اور اس کے شر سے بچا دے جس طرح تو چاہے۔

یہ حدیث صحیح ہے جسے حافظ ابونعیم نے مُستخرج علی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

یا یہ پڑھے:

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَدْرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ — اے اللہ بیشک ہم تیری پناہ لیتے ہیں ان کی شرارت سے اور تیری ہی مدد سے ان کے شر کو انہی کی طرف دفع کرتے ہیں۔

(ابو عوانہ، عن ابی موسی رض)

(۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔ — اے اللہ میں تجھے ان دشمنوں کے سینوں میں تصرف کرنے والا بناتا ہوں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ابو عوانہ، عن ابی موسیٰ رض)

وَإِنْ خَافَ سُلْطَانًا أَوْ ظَالِمًا

(۱) فَلْيَقُلْ ـــ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مو مص مر ط۔

اور اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو

تو یہ پڑھے:

(۱) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ اپنی ساری مخلوق سے بڑھ کر عزت و غلبہ والا ہے اللہ اس سب سے بڑھ کر باعزت و غلبہ والا ہے جس سے میں خوف کھا رہا ہوں اور ڈر رہا ہوں میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے وہ نہیں گر سکتا مگر اس کی اجازت سے اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں فلاں بندہ اور اسکے لشکر اور اسکے پیچھے چلنے والوں اور انکے ماننے والوں کے شر سے جنات ہوں یا انسان اے اللہ تو ان کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا باعزت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کو تین بار پڑھے (طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ، طبرانی فی الکبیر موقوفاً علی ابن عباس رض)

(۲) اللّٰھم انا نعوذ بک ان یفرط علینا احد منھم او ان یطغی مو می

(۳) اللّٰھم الٰہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل والٰہ ابراھیم واسمٰعیل واسحاق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقک علی بشیء لا طاقة لی به مو مر مص

(۴) رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن حکما واماما مومص

---

(۲) اللّٰھم انا نعوذ بک ان یفرط علینا احد منھم او ان یطغی

اے اللہ ہم آپ کی پناہ لیتے ہیں اس بات سے کہ لوگوں میں سے کوئی ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کا برتاؤ کرے۔

(دارمی، موقوفاً علی ابن عباسؓ)

(۳) اللّٰھم الٰہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل والٰہ ابراھیم واسمٰعیل واسحاق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقک علی بشیء لا طاقة لی به۔

اے اللہ جو معبود ہے جبرائیلؑ کا اور میکائیلؑ کا اور اسرافیلؑ کا اور جو معبود ہے ابراہیمؑ کا اور اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کا مجھ کو عافیت سے رکھ اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر ایسی چیز کے ساتھ ہرگز مسلط نہ فرما جس کی مجھے طاقت نہیں۔

(ابن مردویہ ابن ابی شیبہ امن وصیۃ الشعبی رح)

(۴) رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن حکما واماما۔

میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو اپنا دین بنانے پر اور محمدؐ کو اپنا نبی ماننے پر اور قرآن کو فیصل اور پیشوا ماننے پر۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی مجلزؓ)

وان خاف شیطانا او غیرہ

(۱) فلیقل — اعوذ بوجه الله الکریم النافع وبکلمات الله التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر ما ذرأ فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یارحمٰن اطب س ط مص ص

جب کسی شیطان وغیرہ کا خوف ہو

تو یہ پڑھے ۱۔

(۱) اعوذ بوجه الله الکریم النافع وبکلمات الله التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا، ومن شر ما ذرأ فی الارض، ومن شر ما یخرج منھا، ومن شر فتن اللیل والنھار، ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن۔

میں اللہ کی ذات کی پناہ لیتا ہوں جو کریم ہے اور نفع دینے والا ہے اور اس کے پورے کلمات کے واسطہ کی پناہ لیتا ہوں جن سے کوئی نیک اور بد آگے نہیں بڑھ سکتا ان چیزوں کے شر سے جنہیں اس نے پیدا فرمایا اور بلا مثال کے وجود بخشا اور جن کو کثرت سے پھیلایا اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو اللہ نے زمین میں پیدا فرمائیں اور جو زمین سے نکلتی ہیں اور پناہ لیتا ہوں رات اور دن کے فتنوں سے اور رات کے ہر آنے والے کے شر سے سوائے اس رات کے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آتا ہے اے رحمٰن!

(احمد، طبرانی فی کتاب الدعا، نسائی، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، ابو یعلیٰ، عن ابن مسعودؓ)

وَاِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ

(۱) نَادٰى بِالْاَذَانِ م ر مص

(۲) وَقِرَاءَةُ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ ت مص

وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ د ت س

وَمَنْ غَلَبَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ی

اور جب شیطان (بھوت، پریت، چڑیل) ظاہر ہوں

(۱) تو اذان پڑھ دے (مسلم، بزار، ابن ابی شیبہ عن سعد بن ابی وقاصؓ وجابرؓ وابی ہریرہؓ)

(۲) اور آیت الکرسی پڑھے (ترمذی، ابن ابی شیبہ عن ابی ایوبؓ)

اور جب کوئی گھبراہٹ کی بات ہو

تو یہ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط

اللہ تعالٰے کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ)

اور جب کسی بارے میں مغلوب ہو جائے

تو یہ پڑھے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہترین کارساز ہے

(ابوداؤد، نسائی، ابن سنی، عن عوف بن مالکؓ)

وَمَنْ وَّقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ

فَلَا يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق ی۔

وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ اَمْرٌ

قَالَ — اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ حب ی

وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ

اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ

اگر کوئی ناپسندیدہ بات واقع ہو جائے

تو یوں نہ کہے کہ اگر میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا بلکہ یوں کہے:-

بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔

اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن سنی، عن ابی ہریرہؓ)

اگر کسی کام میں دشواری پیش آئے

تو یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

اے اللہ کوئی چیز آسان نہیں سوائے اسکے جسے تو آسان فرمادے اور تو سخت چیز کو آسان فرمادیتا ہے جب چاہتا ہے۔

(ابن حبان، ابن سنی، عن انسؓ)

نمازِ حاجت کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو

ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــ وَلْيَقُلْ:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ مس ت لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ت

تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دُعا مانگے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ه اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم وکریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کردیں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔

(حاکم نے مستدرک میں اور ترمذی نے سنن میں اسکی روایت کی ہے۔ مستدرک میں مِنْ كُلِّ اِثْمٍ تک ہے)

② وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ت س ق مس - وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ س ثُمَّ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ت س ق مس

② اور جسے کوئی ضرورت وحاجت درپیش ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد یوں دُعا مانگے:[1]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ۱

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے متوجہ ہوتا ہوں وہ نبی جو رحمت والے نبی ہیں۔ اے محمد میں آپ کا واسطہ دے کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حاجت کے بارے میں تاکہ وہ پوری کردی جائے اے اللہ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن عثمان بن حنیف رض)

[1] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی مجھے بینا کردے) آپ نے فرمایا تم چاہو تو میں دعا کردیتا ہوں اور چاہو تو صبر کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے انہوں نے عرض کیا کہ دعا فرما دیجئے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کریں اور دو رکعت نماز پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ (آخر تک) یہ حدیث مستدرک حاکم، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں مروی ہے۔ مستدرک میں یہ بھی ہے کہ اس نابینا نے دعا کی تو اللہ کی قدرت سے بینا ہوگئے۔ اور دو رکعتیں پڑھنے کا ذکر صرف سنن نسائی میں ہے ۱۲

وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ

فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ اَوَّلِهَا فَيُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةَ يٰسٓ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَالٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَتَبَارَكَ الْمُلْكُ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُحْسِنِ

دُعا برائے حفظ قرآن

اور جو شخص قرآن مجید حفظ کرنا چاہے جمعہ کی رات کو اگر اخیر رات میں اُٹھ سکے تو اس وقت اُٹھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر رہتے ہیں اور اس میں دُعا قبول ہوتی ہے اور اگر اس وقت نہ اٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اور اگر اس وقت بھی نہ اُٹھ سکے تو اوّل رات میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھ لے، اوّل رات میں پڑھے یا درمیان میں یا آخر میں اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یٰسٓ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورہ الٓمّٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورۃ ملک پڑھے پھر جب التحیات سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا خوب بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح درود بھیجے اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام والسلام پر درود بھیجے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے واسطے جو اس سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر چکے ہیں مغفرت کی دعا کرے[1] پھر اس کے بعد یہ پڑھے:

[1] دُعا کے الفاظ آئندہ حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲

الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَلْيَسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ سَبَقُوْهُ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ لْيَقُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما جب تک زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اُٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما، اے اللہ زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن ہے اے اللہ اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلام پاک مجھے سکھایا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل میں چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے اے اللہ زمین و آسمان کو بے نمود پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي
وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ
بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى
الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا

وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن ہے۔ اے اللہ! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما دے اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں چلا دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور فرما دے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو برتر اور عظیم ہے۔

اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کی دُعا قبول کر لی جائے گی (یہ دُعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتائی تھی۔ راوی حدیث حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بتا کر ارشاد فرمایا) کہ قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ یہ دعا کبھی کسی مومن سے خطا نہ کرے گی (یعنی اس پر جو مومن بھی عمل کرے گا ضرور ہی

يُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ
مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس

کامیاب ہوگا) حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ اللہ کی قسم پانچ یا سات ہی ہفتے گذرے تھے کہ حضرت علیؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت اس طرح کی مجلس تھی جیسی اس روز تھی جس دن یہ عمل بتایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے پہلے چار آیات یا اسی کے لگ بھگ حاصل کرتا تھا پھر جب ان کو پڑھنا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھیں اور آج چالیس آیات اور ان کے لگ بھگ تعداد میں سیکھتا ہوں پھر جب ان کو پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میرے سامنے ہے اور اس سے پہلے میں حدیث سنتا تھا پھر جب اُسے دہرانا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھی اور آج کثیر تعداد میں حدیث سنتا ہوں پھر جب ان کو بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف کا نقصان بھی نہیں ہوتا یعنی ہر حدیث پوری پوری سنا دیتا ہوں۔[1]

[1] اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب حمد و ثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات کے لیے استغفار کرے نیچے ایک دُعا لکھی جاتی ہے جس میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں تاکہ عوام کے لیے سہولت ہو جائے جو حضرات اس سے زیادہ مبالغہ کے ساتھ پڑھ سکیں اس پر اکتفا نہ کریں اور اضافہ کر لیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ اَللّٰهُمَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ إِنَّكَ سَمِيعٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ ط

(ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (اتنی تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور جس سے وہ راضی ہو اور جتنا اس کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر ہو۔ اے اللہ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اے اللہ درود و سلام اور برکت (باقی اگلے صفحہ پر)

وَإِذَا أَخْطَأَ أَوْ أَذْنَبَ فَأَحَبَّ أَنْ يَتُوبَ إِلَى اللّٰهِ فَلْيَأْتِ فَلْيَمُدَّ يَدَيْهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا

فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِي عَمَلِهِ ذٰلِكَ مس

توبہ و استغفار کا بیان

اور جب کوئی خطا یا گناہ کر بیٹھے اور توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور یوں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا ۔ اے اللہ میں آپ کے حضور میں گناہوں سے توبہ کرتا ہوں پھر کبھی ان کی طرف نہیں لوٹوں گا۔

پس تحقیق اس پر عمل کرنے سے اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس وقت تک مغفرت باقی رہیگی جب تک اس گناہ کو دوبارہ نہ کرلے (حاکم عن ابی الدرداء رضی)

(الٰہی صفحہ گذشتہ) نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور ہاشمی ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جو نیک اور کریم ہیں اور تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور مقرب فرشتوں پر اے ہمارے رب ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخشدے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گذر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی کینہ پیدا نہ فرما اے ہمارے رب بلاشبہ تو رؤف ورحیم ہے اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مؤمنین و مؤمنات اور تمام مسلمین و مسلمات کو بخشدے بیشک تو سننے والا ہے دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔

نماز حفظ قرآن جو اوپر لکھی گئی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ پڑھنے کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیب قرآنی میں یہ سورت ان دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے کو بتایا ہے اگر کسی کے ذہن میں تقدیم و تاخیر کا سوال اٹھے تو اس کا جواب اولاً یہ ہے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ شمار کی جاتی ہیں اور ہر دو رکعت کی قرأت مرتب ہے ۱۲

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ عه حب ى۔

وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ وَاذُنُوبَاهُ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مس

نماز توبہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت حاصل کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ سے اس گناہ کی مغفرت چاہے تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادے گا (سنن اربعہ، ابن حبان، ابن سنی عن ابی بکر الصدیق رض)

اور ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہنے لگا ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي ۔ اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے خوب زیادہ بڑھ کر لائق امید ہے۔

اس شخص نے یہ کلمات کہہ لیے اس کے بعد آپ نے فرمایا پھر کہو اس نے پھر کہے اس کے بعد آپ نے مزید فرمایا کہ پھر کہو اس نے پھر کہے اس پر آپ نے فرمایا کھڑا ہو جا اللہ نے تیری مغفرت فرما دی

(حاکم، عن جابر بن عبد اللہ رض)

إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ۔ م مس

وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُوْدُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا ۔ طس ط ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے جب تک آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

(مسلم، حاکم، عن ابی موسی الاشعری رضؓ)

ایک اور شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص گناہ کر لیتا ہے (اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟) آپ نے فرمایا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیا جاتا ہے اس شخص نے عرض کیا کہ اس کے بعد وہ استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ پھر گناہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اس نے عرض کیا وہ پھر استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے سے نہیں رکتا یہاں تک کہ تم ہی تنگ دل نہ ہو جاؤ۔

(طبرانی فی الاوسط والکبیر عن عقبہ بن عامر رضؓ)

وَاِذَا قُحِطُوا الْمَطَرَ

(۱) فَلْيَجْثُوْا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لِيَقُوْلُوْا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ ۔ عو

وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۔ خ

(۳) اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۔ م

وَاِنْ كَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ :

قحط سالی کی دعائیں اور عمل

(۱) اور جب بارش کا قحط ہو تو دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں پھر یہ کہیں یا رب یا رب اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب (ابو عوانہ عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

اور بارش طلب کرنیکی ایک دعا یہ ہے

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ۔ اے اللہ ہمیں سیراب فرما اے اللہ ہمیں سیراب فرما اے اللہ ہمیں سیراب فرما۔

(بخاری عن انس رضؓ)

اور بارش طلب کرنیکی ایک دعا یہ ہے

(۳) اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۔ اے اللہ ہماری مدد فرما اے اللہ ہماری مدد فرما۔ اے اللہ ہماری مدد فرما (مسلم عن انس رضؓ)

نماز استسقاء کا طریقہ

استسقاء بارش کی دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ صرف دعا کرنا بھی ثابت ہے اور اس بارے میں نماز پڑھنا بھی ثابت ہے جسے نماز استسقاء کہتے ہیں۔ مصنفؒ نے ذیل میں نماز استسقاء کا طریقہ بیان کیا ہے۔ اور اگر امام المسلمین (یا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص جو جمعہ نماز استسقاء پڑھانے کا اہل ہو) تو جب سورج کی کرن نکلے آبادی سے باہر میدان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ يُحَوِّلُ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَيُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ د حب مس۔

کی جانب روانہ ہو اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے اس کے بعد یوں کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اے اللہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہمارے اوپر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو نے ہم پر نازل فرمایا ہے اُسے ہمارے لیے قوت کا ذریعہ اور ایک مدت تک زندگی گذارنے کا سبب بنا دے۔

اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگے پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت پھیر دے اور اپنی چادر پلٹ دے (اس طرح سے کہ اوپر کی نیچے اور نیچے کی اوپر اور دائیں جانب کی بائیں اور بائیں جانب کی دائیں طرف آ جائے، یہ عمل بطور تفاؤل کے ہے) اور برابر ہاتھ اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو اور منبر سے اتر کر دو رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھے[1] (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم)

[1] ان دونوں رکعتوں میں قرأت جہر سے پڑھے کتب فقہ میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے جب عمل کرنا چاہیں شامی ہدایہ وغیرہ میں دیکھ لیں۔ ۱۲

(۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا د مص غَيْرَ اٰجِلٍ د رَائِثٍ مص

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ د

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰٓى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا عو

(۴) اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا

بارش کی دُعائیں

بارش کی بعض دُعائیں گذر چکی ہیں بعض ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ۔

اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما مدد کرنے والی جو مبارک ہو اور غلہ اُگانے والی ہو نفع دینے والی ہو ضرر دینے والی نہ ہو جلدی ہو جائے دیر لگانے والی نہ ہو برسنے کے بعد زمین میں ٹھہرنے والی ہو۔

(ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، عن کعب بن عجرہ وجابر رض)

رَائِثٍ کے الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اے اللہ اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ فرما دے۔

(ابوداؤد، عن عبداللہ بن عمرو رض)

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔

اے اللہ ہماری زمین پر اس کی زینت (پھول بوٹے) اور اس کا آرام وچین نازل فرما۔

(ابو عوانہ، عن سمرہ بن جندب رض)

(۴) اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا، مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَ مُنْزِلَ

اے اللہ ہمارے پہاڑ خالی ہو گئے اور ہماری زمین غبار آلود ہو گئی اور ہمارے چوپائے پیاسے ہو گئے اے بھلائیوں کے عطا فرمانے والے ان کی

مُعْطِی الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَ مُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ عو

الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَ نَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا، اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّ اَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَ یَعُوْدُ عَلَیْنَا غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ۔

جگہوں سے اور اے رحمت کے نازل فرمانے والے اس کی کانوں سے اور اے برکتوں کے جاری فرمانے والے برکت والوں پر مدد کرنے والی بارش کے ساتھ۔ تجھ سے ہی مغفرت طلب کی جاتی ہے تو بہت زیادہ بخشش کرنے والا ہے پس ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں پگھلا دینے والے گناہوں سے۔ اے اللہ تو ہم پر بارش بھیج دے بہت زیادہ برسنے والی اور اس کے ساتھ ہی مزید بارش کو ملا دے اور اپنے عرش کے نیچے سے ایسی بارش بھیج کر کفایت فرما جو ہمیں نفع دے اور وہ پھر لوٹ کر آئے اور وہ ہمارے لیے عمومی بارش بن جائے اور ایسی بارش ہو جو زمین کو ڈھانپ لے اور جو سیراب کرنے والی ہو زمین کو چھپا دینے والی ہو بڑے بڑے قطروں والی ہو سرسبزی لانے والی ہو جانوروں کے چرنے کا ذریعہ ہو کثرت سے اگانے والی ہو۔

(ابو عوانہ، عن حریث رضؓ)

وَاسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ مص

وَاِذَا رَاٰی سَحَابًا مُّقْبِلًا

① اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا فَاِنْ کَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ یُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی ذٰلِكَ د س ق۔

وَاِذَا رَاَی الْمَطَرَ

① اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا خ

② اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔ مص

حضرت عمرؓ نے بارش کے لیے دعا کی تو صرف استغفار کیا (ابن ابی شیبہ)
یعنی کوئی مزید دعا نہیں کی کیونکہ گناہوں کی مغفرت مانگنا یہ خود باران رحمت لانے کے لیے بہت بڑی دعا ہے اور بہت بڑی اکسیر ہے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے

تو یہ پڑھے:

① اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

اے اللہ ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا ہے اے اللہ نفع دینے والی بارش برسا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ بادل کھول دے اور بارش نہ ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے (کہ عذاب کی بارش نہ ہوئی)

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

① اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا (بخاری، عن عائشہ رضؓ)

اے اللہ اس کو بہت برسنے والا اور نفع دینے والا بنا۔

② یا دو تین بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا۔ (ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رضؓ)

اے اللہ نفع دینے والی بارش برسا۔

فَاِذَا كَثُرَ وَخِيفَ الضَّرَرُ

(۱) اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ خ م

وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ت س مس۔

(۲) سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ مو طا

بارش جب حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو

تو یہ پڑھے :-

(۱) اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

اے اللہ ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔

(بخاری، مسلم، عن انس رض)

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ط

اے اللہ ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔

(۲) سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ ط

پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جس کی تسبیح بیان کرتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اس کے خوف سے۔

(موطا موقوفاً علی عبد اللہ ابن الزبیر رض)

وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

اِسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ طب ط وَقَالَ

(۱) — اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ م ت س طب

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا طب ط

جب تیز ہوا چلے

تو جس طرف سے بھی ہوا آ رہی ہو اس طرف رُخ کرے اور دو زانو ہو کر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دے (طبرانی فی کتاب الدعا و فی المعجم الکبیر عن ابن عباس رض)

اور یہ پڑھے :-

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

اے اللہ میں آپ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو لے کر بھیجی گئی ہے اور آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لے کر بھیجی گئی ہے

(مسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشہ رض و طبرانی فی کتاب الدعا عن ابن عباس رض)

یا یہ پڑھے

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ط

اے اللہ اسے نفع والی ہوا بنا اور اسے نقصان والی نہ بنا اے اللہ اسے رحمت والی ہوا بنا اور اسے عذاب نہ بنا

(طبرانی فی کتاب الدعا و فی المعجم الکبیر عن ابن عباس رض)

(۳) وَاِنْ جَآءَ مَعَ الرِّيْحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ د

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ت س

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ص

(۶) اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَّا عَقِيْمًا حب طس۔

(۳) اگر ہوا کے ساتھ اندھیری بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے (ابوداؤد، عن عقبہ بن عامر رضؓ)

اور تیز ہوا کے وقت یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

اے اللہ بیشک ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جس چیز کا یہ حکم دی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو کچھ اس کو حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے (ترمذی، نسائی عن ابی بن کعب رضؓ)

اور یہ دُعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ

اے اللہ میں آپ سے اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کا اُسے حکم دیا گیا ہے۔ (ابو یعلی عن انس رضؓ)

(۶) اور یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَّا عَقِيْمًا

اے اللہ اس کو خیر سے بھری ہوئی ہوا بنا اور بانجھ مت بنا۔ (جس میں کوئی خیر نہ ہو)

(ابن حبان طبرانی فی الاوسط، عن سلمۃ بن الاکوع رضؓ)

وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ خ م د ت س وَاِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحَمِيْرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ خ م د ت س مس وَكَذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْكِلَابِ د س مس

وَاِذَا رَاَى الْكُسُوْفَ

فَلْيَدْعُ اللّٰهَ وَلْيُكَبِّرْ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ خ م د س

جب مرغے کی آواز سُنے

تو اللہ سے اللہ کے فضل کا سوال کرے (بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہ رضؓ)

اور جب گدھے کی آواز سُنے

تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے)

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابی ہریرہ رضؓ)

جب کتوں کی آواز سُنے

اس طرح جب کتوں کے بھونکنے کی آواز سنے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن جابر بن عبد اللہ رضؓ)

جب چاند سورج گرہن ہو

تو اللہ سے دعا کرے اور اللہ کی بڑائی بیان کرے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے[۱] (بخاری مسلم، ابوداؤد نسائی عن عائشہ رضؓ)

[۱] سورج اور چاند گرہن ہونے کو عربی میں کسوف کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں ہوتا۔ اللہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم چاند سورج گرہن ہوتے دیکھو تو اللہ کا ذکر اور دعا اور استغفار کی طرف گھبراتے ہوئے مشغول ہو جاؤ اور بعض روایات میں ہے کہ اللہ کو پکارو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو (بخاری ومسلم) اگر سورج گرہن ہو تو دو رکعات باجماعت پڑھیں جن میں قرأت لمبی ہو اور جو امام نماز عید پڑھاتا ہو اسکے پیچھے یہ نماز پڑھیں اور چاند گرہن میں نماز باجماعت نہیں ہے البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھی جائے (کذا فی الہدایہ ۱۲)

وَاِذَا رَاَی الْھِلَالَ

(۱) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دمی اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ت حب دمی۔

(۲) ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط

جب نیا چاند دیکھے

جب نیا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے۔ (دارمی عن ابن عمرؓ)

پھر یہ پڑھے:۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ط

اے اللہ اس کو ہمارے اوپر مبارک ہونے کی حالت میں اور ایمان کے ساتھ نکلا ہوا رکھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اُن اعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں۔ نکلا ہوا رکھ۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، دارمی عن طلحہ بن عبیداللہؓ)

یا یہ پڑھے:۔

(۲) ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ ط

اس کو تین بار پڑھے۔

یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے اے اللہ بے شک میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر چاہتا ہوں اور تقدیر کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(طبرانی فی الکبیر، عن رافع بن خدیجؓ)

(۳) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ مو مص

وَاِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ

فَلْیَقُلْ:

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ ت س مص

وَاِذَا رَاٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ

فَلْیَقُلْ:۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ت س ق مس

یا یہ پڑھے:۔

(۳) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ۔

اے اللہ ہمیں اس چاند کی خیر اور مدد اور اس کی برکت اور فتح یابی اور اس کی روشنی عطا فرما۔ اور ہم اس کے شر سے اور اس کے بعد جو چیزیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً)

جب چاند پر نظر پڑے تو یوں کہے

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے جو غائب ہو کر اندھیرے کا باعث بن جاتا ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

شب قدر ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اے اللہ بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہذا تو مجھے معاف فرما دے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہؓ)

وَإِذَا نَظَرَ وَجْهَهٗ فِي الْمِرْآةِ

(۱) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ حب مى

(۲) اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ ر

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَأَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ ر

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَأَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طس ى

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھے

تو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے :-

(۱) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

(ابن حبان، دارمی، عن ابن مسعودؓ و عائشہؓ)

(۲) اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ۔

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے اور میرے چہرہ کو دوزخ پر حرام کر دے۔

(بزار، عن عائشہؓ)

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَأَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ۔

(بزار، عن عائشہؓ)

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری شکل صورت خوب ٹھیک بنائی اور میری صورت اچھی بنائی اور مجھ میں وہ عضو خوبصورت بنائے جو دوسروں میں عیبدار ہیں

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَأَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط

سب تعریف اللہ کیلیے ہے جس نے میری شکل و صورت خوب ٹھیک بنائی اور اعضاء میں یکسانیت رکھی اور میرے چہرہ کی شکل و صورت بنائی پس اس کو اچھا بنایا اور مجھے اس نے مسلمانوں سے بنایا۔ (طبرانی فی الصغیر، ابن السنی عن انس رضؓ)

وَإِذَا سَلَّمَ عَلٰى أَحَدٍ

فَلْيَقُلْ :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ خ م س اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ د ت س مى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ د ت س مى وَبَرَكَاتُهٗ د ت س مى

فَإِذَا رَدَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ع هـ س حب و

عَلٰى أَهْلِ الْكِتَابِ عَلَيْكَ م ت س أَوْ وَعَلَيْكَ خ م د ت س

سلام اور اس کا جواب

جب کسی کو سلام کرے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو) (بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہے (تجھ پر سلامتی ہو) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، عن جابرؓ)

اور وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا اضافہ بھی بعض روایات میں آیا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، عن عمران بن حصینؓ)

اور بعض روایات میں وَبَرَكَاتُهٗ کا اضافہ بھی ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی عن عمران بن حصینؓ)

جب سلام کا جواب دے تو یوں کہے :

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں

(صحاح ستہ، ابن مردویہ، نسائی، ابن حبان، عن عائشہؓ)

جب اہل کتاب کے سلام کا جواب دے تو جواب میں عَلَيْكَ کہے (مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

یا وَعَلَيْكَ [۱] کہے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

---

[۱] یہودی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو اس طرح زبان سے الفاظ نکالے کہ درمیان سے سلام کا لام کھا گئے اور یہ انہوں نے قصداً شرارت سے کہا تھا دعا دینے کے بجائے بددعا دینے کا ارادہ کیا اور السام علیکم کہا، سام موت کو کہتے ہیں، سلامتی کے بجائے موت کی بددعا دی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وَعَلَيْكُمْ اور بعض روایات میں ہے عَلَيْكُمْ فرمایا، حضرت عائشہؓ بہت بگڑیں اور یہودیوں کو آڑے ہاتھوں لیا اور بہت سخت و سست کہا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نرمی اختیار کرو انہوں نے عرض کیا آپ نے سُنا نہیں انہوں نے کیا کہا؟ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَإِذَا أُبْلِغَ سَلَامًا مِنْ أَحَدٍ فَلْيَقُلْ
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ع أَوْ وَ
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ س

جب کوئی سلام بھیجے

تو اس کے جواب میں یوں کہے:

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ — اور اس کے اوپر اللہ کی سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(صحاح ستہ، عن عائشہ رض)

یا سلام لانے والے کو خطاب کرکے یوں کہے:

وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ ط — تجھ پر اور اس پر سلامتی ہو۔

(نسائی، عن انس رض)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ نے فرمایا تو نے نہیں سُنا میں نے کیا کہا؟ میں نے کہدیا وَعَلَيْكُمْ (یعنی ان کی بد دعا ان پر لوٹادی) ان کی بد دعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی اور میری بد دعا ان کے حق میں قبول ہوگی۔ یہ قصہ بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہے اسی حدیث کی وجہ سے کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا جائے۔ مصنف رح نے بھی اسی مشہور بات کے مطابق لکھ دیا ہے۔

احقر کے نزدیک یہ محل نظر ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ اس وقت فرمایا تھا جب انہوں نے دبی زبان میں بجائے السلام کے السّام کہا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی بد دعا ان پر لوٹادی تھی۔ لیکن اگر کوئی کافر کتابی یا غیر کتابی سلام کرتے ہوئے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے اور اس کے جواب میں عَلَيْكَ یا وَعَلَيْكَ کہہ دیا جائے تو یہ تو ان کے لیے سلام ہی کی دعا ہو جائے گی جب وَعَلَيْكَ کہہ کر اس پر سلام لوٹا دیا گیا تو وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہنے میں کیا حرج ہے؟

احقر کے نزدیک جب کوئی کافر سلام کرے تو اُسے وَعَلَيْكُمْ یا علیکم السّلام نہ کہا جائے بلکہ هَدَاكَ اللّٰهُ وغیرہ کہہ دیں جس سے اس کے لیے ایمان کی دعا بھی ہو جائے اور وہ اپنا جواب بھی محسوس کر لے ۱۲

وَإِذَا عَطَسَ

فَلْيَقُلْ:

(١) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خ د س عَلٰى كُلِّ حَالٍ د ت س مس ق

(٢) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى د ت س۔

(٣) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ د ت س حب۔

(٤) وَلْيَقُلْ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ خ د س ت مس ق

چھینک اور اس کا جواب

جب چھینک آئے تو

(١) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے (بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رض)

اور دوسری روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ آیا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، ابن ماجہ عن ابن عمر رض و ابی ایوب رض و علی رض و ابی ہریرہ رض)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(٢) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى — سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ تعریف برکت والی تعریف جیسا کہ ہمارا رب پسند فرمائے اور اس پر راضی ہو جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبید رض)

(٣) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ — سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبید رض)

چھینکنے والے کو یوں جواب دے

(٤) چھینکنے والا جب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے (بخاری، ابوداؤد، نسائی، حاکم، ابن ماجہ

⑤ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ خ دس ت مس

⑥ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ د ت س حب لنا ولكم س ق مس

⑦ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ۔ موطا

⑧ وَإِنْ كَانَ كِتَابِيًّا قِيلَ لَهُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ت د س مس

---

⑤ اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یوں کہے

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ اللہ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے حال کی اصلاح فرما دے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، حاکم، عن ابی ہریرہؓ و ابی ایوبؓ)

اور کہے :-

⑥ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ اللہ میری اور تیری مغفرت فرمائے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدؓ)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اللہ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

یا یوں کہے :

⑦ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ۔ (موطا موقوفاً عن ابن عمرؓ) اللہ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے اور مغفرت فرمائے ہماری اور تمہاری

اور اگر چھینکنے والا کتابی ہو

⑧ تو اس کے جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست فرمائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

⑨ وَمَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَلَا أُذُنٍ أَبَدًا مو مص

وَإِذَا طَنَّتْ أُذُنُهُ

فَلْيَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي ط ی

وَإِذَا بُشِّرَ بِمَا يَسُرُّهُ

فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ خ م د س ق أَوْ حَمِدَ وَكَبَّرَ خ م

وَإِذَا رَأٰى مِنْ نَفْسِهٖ

أَوْ مَالِهٖ أَوْ غَيْرِهٖ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ س ق مس أَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا مص أ

---

⑨ اور جو شخص ہر چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور یہ تعریف ہر حال میں ہے) کہے تو ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی بھی محسوس نہ کریگا (ابن ابی شیبہ موقوفاً عن علیؓ)

اور جب کان بولنے لگے

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ پر درود پڑھے اور یہ الفاظ کہے :-

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي (اللہ اسے خیر کے ساتھ یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا (طبرانی فی الکبیر، ابن السنی عن ابی رافعؓ)

اور جب کسی بات کی بشارت ملے

تو اللہ کی تعریف بیان کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ) یا حمد بیان کرے اور اللہ کی بڑائی بھی بیان کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے ساتھ اَللّٰهُ أَكْبَرُ بھی کہے (بخاری، مسلم عن ...) اور جب اپنے یا کسی غیر کے جان اور مال میں اپنی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دعا کرے (نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن عامر بن ربیعہؓ) یا شکر کا سجدہ کرے۔

(حاکم، احمد عن عبدالرحمٰن بن عوفؓ)

وَاِذَا اَرَادَ لُمُوۡ مَالِہٖ

قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص

وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ يَضْحَكُ قَالَ اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّكَ خ س

وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْيُعْلِمْہُ ذٰلِكَ ی س د حب۔

فَاِذَا قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ س د حب ی۔

ہر قسم کی مالی ترقی کے لیے یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات پر بھی رحمت نازل فرما۔

(ابو یعلیٰ، عن ابی سعید رض)

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے

تو اس کو یوں دعا دے۔

اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّكَ — اللہ تجھے ہنستا ہی رہے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، عن سعد بن ابی وقاص رض)

جب کسی سے اللہ کے لیے محبت ہو

تو اس کو بتا دے کہ مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے اس کے جواب میں وہ دوسرا شخص یوں کہے۔

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ۔ — خدا تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، ابن السنی عن انس رض)

فَاِذَا قَالَ لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س

وَاِذَا قِيْلَ لَہٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَيْكَ ط

وَاِذَا نَادَاہُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَيْہِ لَبَّيْكَ ی

وَاِذَا صُنِعَ اِلَيْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاكَ اللّٰہُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ ت س حب

وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْہِ اَخُوْہُ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰہُ فِیْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ خ ت س ی

جب کوئی شخص مغفرت کی دعا دے

(مثلاً یوں کہے) غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ (اللہ تیری مغفرت فرمائے) تو جواب میں یوں کہے، وَلَكَ (یعنی اللہ تیری بھی مغفرت فرمائے) نسائی (عن عبداللہ بن سرجس رض)

جب کوئی شخص حال دریافت کرے

(مثلاً) یوں کہے كَيْفَ اَصْبَحْتَ (تجھے کس حال میں صبح ہوئی) تو یوں جواب دے۔ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَيْكَ (میں تمہاری طرف اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں) (یعنی تمہیں سناتا ہوں کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے)

طبرانی فی الکبیر (عن عبداللہ بن عمرو رض)

اور جب کوئی شخص آواز دے تو لَبَّيْكَ کہے (میں حاضر ہوں) (ابن السنی عن عمر رض)

اور جب کسی نے اپنے ساتھ بھلائی کر دی اور بھلائی کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰہُ خَيْرًا (اللہ تجھے بھلائی کی جزائے خیر دے) کی دعا دیدی تو اس نے خوب زیادہ تعریف کر دی یعنی خوب زیادہ شکر ادا کیا۔ (ترمذی، نسائی)

جب کوئی بھائی اپنا مال پیش کر دے

تو اُسے دعا دیتے ہوئے یوں کہے:۔

بَارَكَ اللّٰہُ فِیْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ۔ — اللہ تیرے اہل و عیال میں اور مال میں برکت دے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی، ابن السنی، عن انس رض)

وَاِذَا اسْتَوْفٰی دَیْنَہٗ

قَالَ — اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ خ م ت س ق۔

وَفَی اللّٰہُ بِکَ خ اَوْفَاکَ اللّٰہُ م

وَاِذَا رَاٰی مَا یُحِبُّ

قَالَ — اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

وَاِنْ رَاٰی مَا یَکْرَہُ

قَالَ — اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ق مس ی

جب قرضہ وصول کرے

تو قرضہ ادا کرنے والے کو یوں دعا دے۔

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ۔ تو نے میرا حق پورا ادا کر دیا اللہ تجھے پورا اجر دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رض)

یا یوں کہے وَفَی اللّٰہُ بِکَ (بخاری، عن ابی ہریرہؓ) یا یوں کہے اَوْفَاکَ اللّٰہُ (مسلم عن ابی ہریرہؓ) سب کا مطلب ایک ہی ہے۔

اور جب اپنی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں

(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عائشہ رض)

اور جب کبھی کوئی دل برا کرنے والی چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے۔

(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی، عن عائشہ رض)

مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ مِّنْ نِّعْمَۃٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی شُکْرَھَا فَاِنْ قَالَھَا الثَّانِیَۃَ جَدَّدَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَھَا فَاِنْ قَالَھَا الثَّالِثَۃَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ مس مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلَّا کَانَ قَدْ اَعْطٰی خَیْرًا مِّمَّا اَخَذَ ی۔

وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ

(۱) قَالَ — اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ت مس

جب کبھی اللہ تعالیٰ نے کسی بندہ کو کچھ نعمت عطا فرمائی اور اس نے اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور اگر دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اللہ اس کے لیے پھر سے ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تیسری بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو اللہ تعالیٰ (ثواب کے ساتھ ساتھ) اس کے گناہوں کو بھی معاف فرما دے گا (حاکم، عن جابر رض)

دوسری روایت میں ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے تو اس کو اس سے بہتر انعام ملے گا جو اسے دیا جا چکا ہے۔

(ابن سنی، عن انس بن مالکؓ)

اور جب قرضداری میں مبتلا ہو

تو یہ پڑھے:-

(۱) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔

(ترمذی، حاکم، عن علی بن ابی طالب رض)

(۲) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ
تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ مس مر

(۳) اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ
الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً
تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ صط

---

(۲) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ
مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَرَحِيْمَهَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ
بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ
مَنْ سِوَاكَ ط

اے اللہ فکرمندی دور فرمانے والے غم کے ہٹانے
والے جو لوگ مجبور حال ہوں ان کی دعاؤں کے
قبول فرمانے والے دنیا پر بہت مہربانی فرمانے والے
اور اس پر نہایت رحم فرمانے والے تو مجھ پر رحم
فرماتا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ
جس کے ذریعہ تو مجھے بے نیاز فرمادے دوسروں کے رحم کرنے سے۔

(حاکم، ابن مردویہ، عن ابی بکر الصدیق رض)

(۳) اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِيْ
رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ
سِوَاكَ ط (طبرانی فی الصغیر عن انس بن مالک رض)

اے اللہ ملک کے مالک تو ملک دیتا ہے جس کو چاہے
اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہے تو عزت دیتا ہے
جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے تیرے
ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے
دنیا اور آخرت کے رحمٰن تو یہ دونوں چیزیں دیتا ہے
جسکو چاہے اور روک لیتا ہے جس سے چاہے مجھ پر
رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو مجھے بے نیاز
فرمادے دوسروں کے رحم کرنے سے۔

(۴) وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى د
وَإِذَا أَخَذَهٗ إِعْيَاءٌ مِّنْ شُغْلٍ أَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ قُوَّةٍ
فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ نَوْمِهٖ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيُكَبِّرْ
أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ أَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ أَوْ مِنْ إِحْدٰهُنَّ
أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً خ م د س ت حب أ ط. أَوْ مِنْ
كُلٍّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّعِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرَ
أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ا

---

(۴) اور اداسے قرض کی ایک دعا وہاں گذر چکی ہے جہاں صبح و شام پڑھنے کی دعائیں منقول
ہیں۔ وہ روایت سنن ابی داؤد کی ہے۔

مشغولیت کی وجہ سے تھکن محسوس کرتا ہو یا زیادہ قوت کا خواہشمند ہو

تو سوتے وقت تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے۔
یا یوں کرے کہ ان میں سے ہر ایک کو تینتیس ۳۳ تینتیس مرتبہ کہے۔
یا ان میں سے کسی ایک کو چونتیس مرتبہ کہے اور باقی دو کو تینتیس ۳۳ تینتیس
مرتبہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان، احمد، طبرانی، عن علی رض)

یا اس طرح کرے:
کہ ان میں سے ہر ایک کو ہر فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ کہے اور سوتے
وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس مرتبہ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ
چونتیس ۳۴ مرتبہ کہے۔

(مسند احمد)

وَمَنِ ابْتُلِیَ بِالْوَسْوَسَةِ

فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ خ م د س اَوْ لِيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ م اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ د س ی وَمِنْ فِتْنَتِهٖ س وَاِنْ كَانَتِ الْوَسْوَسَةُ فِی الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا م مص

جو شخص وسوسوں میں مبتلا ہو

تو وہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے) اور وسوسوں کو وہیں روک دے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)
یا یوں کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)

(مسلم، عن ابی ہریرہ رض)

یا یہ پڑھے:-

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کا کوئی بھی برابر نہیں۔

اس کے بعد بائیں طرف کو تین بار تھتکار دے اور شیطان مردود اور اس کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن سنی، عن ابی ہریرہؓ)

اور اگر اعمال (یعنی نماز وغیرہ) میں وسوسہ ہو تو سمجھ لے کہ یہ وسوسہ اس شیطان کا ہے جس کا نام خنزب ہے لہٰذا اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے

(مسلم، ابن ابی شیبہ، عن عثمان ابن ابی العاص رض)

وَمَنْ غَضِبَ

فَقَالَ:-
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ خ م د س

وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ

فَاحِشَهٗ لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ س ق مس مص ی۔

اور جب غصہ آئے

تو یہ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ	میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

اس کو پڑھ لینے سے انشاء اللہ غصہ چلا جائے گا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن سلیمان بن صرد رض)

جس کی زبان تیز چلتی ہو

اگر گفتگو میں بدزبان ہو اُسے چاہیئے کہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی کثرت سے استغفار پڑھے)۔ کیونکہ حضرت حذیفہ رض کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم استغفار میں کیوں نہیں لگتے ہیں ضرور بالضرور روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن حذیفۃ الیمان رض)

وَمَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَجْلِسٍ
فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ د ت س

وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ

اَنْ يَّقُوْلَ:
① قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ د ت س حب مس ط مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب۔

اور جب مجلس میں پہنچے

تو سلام کرے پھر جب چلنے کے لیے کھڑا ہو تو دوبارہ سلام کرے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃؓ)

مجلس کے کفارہ کیلئے یہ پڑھے

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ پڑھا (جو ذیل میں درج ہے) تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر بن جائیں گے اور جس نے ان کو لغو باتوں کی مجلس میں کہا تو یہ کلمات ان کے لیے کفارہ ہو جائیں گے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین مرتبہ پڑھے (ابوداؤد، ابن حبان)

② عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ س مس

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ

فائدہ: ان کلمات کو مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے پڑھ لیا جائے۔ یہ مضمون متعدد صحابہؓ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابوبرزہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مرفوعاً اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے موقوفاً مروی ہے روایات میں کچھ الفاظ کا اختلاف بھی ہے اوپر حضرت جبیر بن مطعم کی روایت کے مطابق الفاظ لکھے ہیں اور انہیں کی روایت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس روایت کے بارے میں حافظ منذری الترغیب والترہیب میں فرماتے ہیں رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالطَّبْرَانِیُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِیْحِ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر مرفوعاً حضرت جبیر بن مطعمؓ کی ایک روایت میں ہے اور موقوفاً حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے۔ اٹھنے سے پہلے پڑھنے کا ذکر ترمذی میں ہے اور ابوداؤد میں اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو پڑھے) مروی ہے۔

② اور ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کسی جگہ جمع ہوتے پھر آپ وہاں سے اٹھ جانے کا ارادہ فرماتے تو الفاظ ذیل فرماتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [1]

اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں میں نے برا کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا لہٰذا تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے

(نسائی، حاکم، عن رافع بن خدیج رضؓ)

ہر مجلس میں ذکر کی ضرورت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے حق میں نقصان کا سبب ہوگی

[1] اختصر المولف الحدیث واکتفا من المستدرک وفیہ فانہ بزیادۃ الفاء ولم یاخذھا المصنف ۱۲

تِرَةً فَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ د ت س حب مس۔

وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ

فَقَالَ:

۱ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

پس اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان کی مغفرت فرمادے گا[لہ]

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہ رضہ)

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ پڑھا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے

لہ دوسری روایات میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ لیٹا ہوا اور اس لیٹنے کے وقت میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہوگا اور جو شخص کسی جگہ چلا (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا) اور اس کے درمیان اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہوگا (کما فی الترغیب)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھے جہاں انہوں نے اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے حسرت کا سبب ہوگی اگرچہ ثواب کے لیے جنت میں داخل ہو جائیں۔

(رواہ احمد باسناد صحیح وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

نیز حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں تو وہ گویا مردہ گدھے کی نعش کے پاس سے اٹھے اور یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگی (رواہ ابو داؤد والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم کذا فی الترغیب للمنذری) ۱۲

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ ق ا مس ی وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ت ی

۲ وَإِذَا دَخَلَهٗ أَوْ خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً مس ی

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُسے موت نہ آئے گی اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمائیں گے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی، عن عمر رضہ)

خرید و فروخت میں نقصان سے بچنے کیلئے بازار میں یہ پڑھے

۲ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں

(حاکم، ابن سنی، عن بریدہ رضہ)

يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَنْ يَقْرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً ط

وَإِذَا رَأَى بَاكُورَةَ ثَمَرٍ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا م ت س ق

فَإِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ مِنْهُ دَعَا أَصْغَرَ وَلِيدٍ حَاضِرٍ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ م ت س ق۔

بازار سے واپس ہو کر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی شخص اس عاجز ہے کہ جب بازار سے لوٹے تو قرآن مجید کی دس آیات پڑھے (اگر اس پر عمل کرے گا) تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ دیتے گا[1] (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباسؓ) (ضابطہ کے مطابق یہ نیکی کم از کم دس نیکیوں کے برابر ہو گی)

جب نیا پھل آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا	اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضؓ)

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر دے دے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ رضؓ)

[1] اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کما قال المصنف رح قال فی مجمع الزوائد ورجالہ رجال الصحیح غیر ربیع بن ثعلب وابی اسماعیل المؤذن وکلاھما ثقة تقدثبت ان الحسنة بعشر امثالھا الی سبع مائة ضعف (تحفة الذاکرین للشوکانی)

وَمَنْ رَأَى مُبْتَلًى

فَقَالَ:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ ت ق طس۔

وَإِذَا ضَاعَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ أَبَقَ

(۲) اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ط

کسی کو مصیبت یا پریشانی یا بُرے حال میں دیکھنے کی دُعا

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کسی شخص کو مبتلا دیکھا کسی مصیبت وغیرہ میں اور یہ پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ط	سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

تو اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ شخص مبتلا تھا جسے دیکھ کر دعا پڑھی گئی (ترمذی عن عمرؓ و ابی ہریرۃؓ، و ابن ماجہ، طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرؓ)

سنن ترمذی میں مذکورہ بالا دعا روایت کرنے کے بعد حضرت ابو جعفرؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔ اکابر نے بتایا ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہے تو اسکو سنا کر نہ کہے اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اسکو سنا کر کہے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام بھاگ جائے تو یہ پڑھے

(۲) اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔	اے اللہ اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گم شدہ کو راہ بتاتا ہے اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ...

③ أَوْ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ مو ص

وَلَا يَتَطَيَّرُ

① فَإِنْ فَعَلَ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يَّقُوْلَ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ا ط

---

③ یا یوں کرے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور تشہد پڑھے اور یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ۔

اللہ کا نام لے کر دعا کرتا ہوں اے گمراہ کے ہدایت دینے والے اور بھٹکے ہوئے کو واپس کرنے والے، اپنی عزت اور سلطنت کے ذریعہ اس کو مجھ پر لوٹا دے بیشک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے نصیب ہوئی۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

بدشگونی کا بیان

اور شگونِ بد نہ لے۔

اگر کوئی شگونِ بد خیال میں آجائے تو اس کے کفارہ کے لیے یہ پڑھے۔

① اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ط

اے اللہ کوئی خیر نہیں تیری خیر کے سوا اور کوئی مبارکی نہیں تیری مبارکی کے سوا اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمروؓ)

② وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنَ الطِّيَرَةِ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ مص د۔

وَمَنْ أُصِيْبَ بِعَيْنٍ

رَقَّى بِقَوْلِهِ:

① بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ س ق مس

---

② فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم کسی ناگوار چیز کو دیکھو جس سے شگونِ بد کی طرف ذہن جاتا ہو تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ط

اے اللہ بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں اور بدحالیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں۔ برائی سے بچانے کی اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ کی طرف سے ہے۔

(ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، عن ابن عمرؓ)

جس کی آنکھ میں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھکر دم کرے

① بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں اے اللہ! اس کی گرمی اور ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما۔

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا)

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی، عن عامر بن ربیعہؓ)

(۱) وَإِنْ كَانَتْ دَآبَّةً

نَفَثَ فِي مَنْخِرِهِ الْأَيْمَنِ أَرْبَعًا وَّفِي الْأَيْسَرِ ثَلٰثًا وَّقَالَ لَا بَأْسَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلَّا أَنْتَ مو مص

وَإِنْ أُصِيبَ أَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنْ جِنٍّ

(۱) وَّضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمّٓ إِلَى الْمُفْلِحُونَ، وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْآيَةَ .... وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

(۱) لَا بَأْسَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلَّا أَنْتَ

کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب تکلیف دُور فرما (اور) شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی تکلیف کو دُور نہیں کر سکتا۔

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نتھنے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نتھنے میں دم کرے (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

اگر کسی کو جن یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو

(۱) تو جس پر اثر ہو اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور یہ چیزیں پڑھے۔

(۱) سورۃ فاتحہ

(۲) سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات الٓمّٓ سے الْمُفْلِحُوْنَ تک

(۳) وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ (آخر آیت تک)

(۴) آیۃ الکرسی

إِلَى آخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْآيَةَ وَإِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي فِي الْأَعْرَافِ الْآيَةَ وَفَتَعَالَى اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْمُؤْمِنُونَ وَعَشْرٍ مِّنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ إِلَى لَازِبٍ وَّثَلٰثِ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَأَنَّهُ تَعَالَى الْآيَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ مس۔ ق ا

(۵) سورۃ بقرہ کا آخری رکوع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ سے آخر...... تک۔

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ (آیت کے ختم تک) (آل عمران رکوع ۲)

(۷) إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي (سورۃ اعراف) آخر آیت تک۔

(۸) فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (سورۃ مومنون کے ختم تک)

(۹) سورۃ صافات کی شروع کی دس آیات وَالصَّافَّاتِ سے لَازِبٍ تک۔

(۱۰) تین آیات سورۃ حشر کے آخر سے۔

(۱۱) سورۃ جن کی آیت وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا (آیت کے ختم تک

(۱۲) سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

(۱۳) قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔[1]

(حاکم، ابن ماجہ، مسند احمد، عن ابی لیلیٰ)

[1] مصنفؒ رحمۃ اللہ علیہ نے جن آیات کی طرف اجمالاً اشارہ کیا ہے ان کو تفصیل کے ساتھ مع ترجمہ از بیان القرآن آئندہ صفحات میں لکھا جا رہا ہے تاکہ حدیث کے مطابق عمل کرنے میں سب کو آسانی ہو۔ ۱۲

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (فاتحہ)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہان کا پروردگار ہے نہایت رحم والا ہے بہت بڑا مہربان ہے روزِ جزا کا مالک ہے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ وہ لوگ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہوتے۔

② الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (بقرہ)

الٓمّٓ۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کچھ بھی شک نہیں پرہیزگاروں کے لیے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور (اے پیغمبر) جو (کتاب) تم پر اتری اور جو (کتابیں) تم سے پہلے اتریں یہ لوگ ان (سب) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

③ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (بقرہ ع ۱۹)

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

④ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

اللہ تعالیٰ اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ زندہ ہے سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند اسی کی مملوک ہیں وہ سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں، ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس سفارش کر سکے بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (آیت الکرسی بقرہ ع ۳۴)

وہ چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے

⑤ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ

اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے وہ سب جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے پھر جس کے لیے منظور ہوگا بخش دیں گے۔ اور جس کو منظور ہوگا سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شئی پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں اعتقاد رکھتے ہیں رسول اس چیز کا جو ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا، ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ہوتا ہے جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادہ سے کرے، اے ہمارے رب ہم پر دار و گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جاویں یا چوک جاویں، اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگذر

أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(بقرہ آخری رکوع)

کیجیے ہم سے اور بخشش کیجیے ہم کو اور رحم کیجیے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجیے۔

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(آلِ عمران رکوع ۲)

گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہلِ علم نے بھی، اور معبود بھی وہ اس شان سے ہیں کہ اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور وہ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

(۷) إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (اعراف ع ۷)

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ایسے طور پر کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں

(۸) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

(مومنون آخری رکوع)

سو اللہ تعالیٰ بھی بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ جس پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہوگا یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی اور آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(۹) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ ○ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۗ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۗ ○ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِنِ الْكَوَاكِبِ ۙ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۗ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○ (صافات ع ۱)

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھے کھڑے ہوتے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنے والے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو ذکر تلاوت کرنے والے ہیں کہ تمہارا معبود ایک ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور پروردگار ہے طلوع کرنے کے مواقع کا، ہم ہی نے رونق دی اس طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے مار کر دھکے دیدیئے جاتے ہیں اور ان کے لیے دائمی عذاب ہوگا مگر جو شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے لگ لیتا ہے تو ان سے پوچھیے کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ چیزیں، ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا۔

(۱۰) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (حشر)

وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہری چیزوں کا، وہی بڑا مہربان رحم والا ہے وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سالم ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کرنے والا ہے بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہ معبود ہے، پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی

(۱۱) وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

اور ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد، اور ہم میں جو احمق ہوتے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے۔

(۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، اس کے کوئی اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (سورہ فلق)

آپ کہیے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

آپ کہیے میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی۔ بدی سے اس کی جو وسوسے ڈالے اور چھپ جائے جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

وَيُرْقَى الْمَعْتُوْهُ

(۱) بِالْفَاتِحَةِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهٗ ثُمَّ تَفَلَهٗ د س

وَيُرْقَى اللَّدِيْغُ

(۱) بِالْفَاتِحَةِ ع سَبْعَ مَرَّاتٍ ت

(۲) وَلَدَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ وَّمِلْحٍ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صط

جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو

(۱) سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا جائے صبح شام تین روز تک دم کرے جب بھی سورۂ فاتحہ ختم کرے تو اپنا تھوک منہ میں جمع کرے پھر اسے اس شخص پر تھتکار دے جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، عن خارجہ بن الصلت عن عمہٖ)

سانپ بچھو کے ڈسنے کا علاج

(۱) جب سانپ (وغیرہ) ڈس لے اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے (صحاح ستہ عن ابی سعیدؓ) اور یہ دم کرنا سات مرتبہ ہو (ترمذی عن ابی سعیدؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورۂ قل یا ایہا الکفرون اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ

(۳) عَرَضْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُقْیَۃً مِّنَ الْحُمَۃِ فَاَذِنَ لَنَا فِیْھَا وَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ مِنْ مَّوَاثِیْقِ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃُ بَحْرٍ قَفْطَا طَسْ

قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے (طبرانی فی الکبیر عن علی رضہ)

(۳) حضرت عبداللہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر زہریلے جانور کے کاٹے کا رُقیہ پیش کیا (جو کچھ پڑھ کر دم کیا جائے وہ رُقیہ ہے) آپ نے اس کو سن کر اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ یہ جنات کے معاہدہ کی چیزوں میں سے ہے (یعنی اس کو سن کر جنات دور ہو جاتے ہیں کیونکہ ان سے عہد لیا گیا تھا کہ اس کو سن کر چلے جائیں گے وہ رُقیہ یہ ہے)
بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃُ بَحْرٍ قَفْطَا
(طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زید رضہ)

۱؎ مصنف رحمہ نے لدیغ (یعنی جسے کوئی زہریلی چیز ڈس لے) کا زہر اتارنے کے لیے یہ الفاظ نقل کیے ہیں اور طبرانی معجم اوسط کا حوالہ دیا ہے۔ ہندوستان کے بعض اکابر نے اس کو پڑھ کر زہر اتارنے کا یہ طریقہ احقر کو بتایا تھا کہ پانی میں نمک ملا لیا جائے اور پھر اس نمک والے پانی کو ڈسی ہوئی جگہ پر ڈالتے رہیں اور مذکورہ کلمات پڑھتے رہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ لفظ قفطا کا کیا ترجمہ ہے معلوم نہیں احقر نے بھی اس کا ترجمہ کتب لغت اور غریب الحدیث میں تلاش کیا تو نہیں ملا باقی الفاظ کا ترجمہ یہ ہے (میں اللہ کا نام لے کر زہر اتارتا ہوں یہ ایک زخم ہے سینگ (یعنی ڈنک) والا اور زہر اتارنے کے لیے یہ سمندری نمک ہے مجمع الزوائد ص۱۱۱ ج ۵ میں معجم اوسط طبرانی کے حوالہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ مُعَطَّا یہ حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے یوں نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہریلی چیز کے ڈسنے پر جھاڑنے کے الفاظ ذکر کیے گئے تو آپ نے فرمایا مجھ پر پیش کرو چنانچہ حاضرین نے آپ پر پیش کیے جو یہ الفاظ تھے بسم اللہ قرنیۃ شجۃ ملحۃ بحر معطا آپ نے فرمایا کہ یہ وہ کلمات ہیں جنہیں حضرت سلیمان نے زہریلے جانوروں سے بطور عہد کے لیا تھا میں ان کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ۱۲

۲؎ اس کا حوالہ حصن معجم طبرانی اوسط کا ہے لیکن حصن حصین کے بعض نسخوں میں روایت کے الفاظ نہیں ہیں ۱۲

وَیُرْقَی الْمَحْرُوْقُ بِقَوْلِہٖ

(۱) اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ س ا

وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ

(۱) فَلْیُطْفِئْہُ بِالتَّکْبِیْرِ ص ی مُجَرَّبٌ

وَیُرْقٰی مَنِ احْتَبَسَ بَوْلُہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ بِقَوْلِہٖ:

(۱) رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ۔
اے سب انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔
(نسائی، احمد عن محمد بن حاطب)

جب آگ جلتی دیکھے

(۱) تو اُسے تکبیر کے ذریعہ بجھائے۔ (ابو یعلیٰ ابن سنی عن ابی ہریرہؓ و ابن عمر رضہ)
مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے (یعنی آگ لگتی دیکھے تو اللہ اکبر پڑھے)

جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ
ہمارا رب وہ ہے جو آسمان میں معبود ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں

رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ **س د مس**

وَيُدَاوِيْ مَنْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ

① بِاَنْ يَّضَعَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا[1] بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا اَوْ يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا **م**

فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ۔

بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا اور اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے جس سے وہ اچھا ہو جائے۔

(نسائی، ابوداؤد، حاکم، عن ابی الدرداء رضؓ)

جب بدن میں کسی جگہ زخم ہو یا پھوڑا پھنسی ہو

① تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہماری بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

(مسلم، عن عائشہ رضؓ)

وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهٗ

① فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ **مو ى**

وَمَنِ اشْتَكٰى اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِيْ جَسَدِهٖ

فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يَاْلَمُ وَلْيَقُلْ:

① بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **م ع ه**

② اَوْ — اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا **طا مس**

جب پاؤں سن ہو جائے

① تو دل میں اُسے یاد کرے جو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو[1]

(ابن سنی موقوفاً علی ابن عباس رضؓ)

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے:

① اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پا رہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن عثمان بن ابی العاص رضؓ)

② یا سات مرتبہ یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ

اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں

[1] شیخ ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں متعدد واقعات اس طرح نقل کیے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ بعض حضرات کا جب پاؤں سن ہو گیا تو ان سے کہا گیا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب کا ذکر کرو تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیا اور پاؤں ٹھیک ہو گیا ۱۲

③ اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَّضَعُ یَدَہٗ تَحْتَ اَلَمِهٖ اَ ط

④ اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِیْ هٰذَا وِتْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَہٗ ثُمَّ یُعِیْدُهَا ت

⑤ اَوْ یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ خ م د س ق

شَرِّ مَا اَجِدُ۔ — اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر رہا ہوں۔

(موطا، ابن ابی شیبہ، عن ابی العاص رضی اللہ عنہ)

③ یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔ — اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں ہر اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر رہا ہوں۔

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ)

④ یا یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِیْ هٰذَا۔ — میں اللہ کا نام لے کر شفا طلب کرتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کے واسطے سے اپنے اس درد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے محسوس کر رہا ہوں

بے عدد طاق مرتبہ پڑھے درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھے ایک مرتبہ پڑھ کر ہاتھ اُٹھالے پھر ہاتھ رکھ کر پڑھے اور بار بار ایسا کرے۔ (ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

⑤ یا اپنے نفس پر معوذاتؔ[1] پڑھ کر دم کرے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(سورہ قل یاایہا الکفرون سورہ قل ہو اللہ احد سورہ قل اعوذ برب الفلق سورہ قل اعوذ برب الناس ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں ۱۲)

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی تکلیف محسوس ہوتی تھی تو (باقی اگلے صفحہ پر)

وَمَنْ اَصَابَهٗ رَمَدٌ

① اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ مس ی

وَمَنْ حَصَلَتْ لَهٗ حُمّٰی

یَقُوْلُ:

① بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ مس مص

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

① اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ — اے اللہ میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اُسے باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

(حاکم، ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ)

اور جس کو بخار چڑھ آئے یہ دعا پڑھے

① بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) — اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔ اپنے دست مبارک پر دم کر کے جسم مبارک پر پھیرتے تھے۔ پس جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں دم کرتی تھی اور معوذات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے دست مبارک کو آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے تھے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۴ ۱۲)

① وَإِنْ أَصَابَهُ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيٰوةَ
فَلَا يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ:
اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ
الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي خ م د ى.

وَإِذَا عَادَ مَرِيضًا

① قَالَ- لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ
شَاءَ اللّٰهُ خ س

② بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا
خ م د س ق بِإِذْنِ رَبِّنَا خ بِإِذْنِ اللّٰهِ خ

اگر زندگی سے عاجز آجائے

① اور تکلیف کی وجہ سے جیتا بُرا معلوم ہوتا ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے اگر دعا مانگنا ہی ہو تو یوں دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔	اے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن سنی عن انس رض)

جب کسی مریض کی عیادت کرے

تو یوں تسلی دے:

① لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (بخاری، نسائی، عن ابن عباس رض)	کچھ حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

② اور مٹی میں تھوک کر اپنی انگلی اس میں بھر کر تکلیف کی جگہ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَ	ہم اللہ کا نام لے کر شفا چاہتے ہیں یہ ہماری زمین

③ وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا خ م س

④ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ
أَرْقِيكَ م ت س ق۔

رِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔	کی مٹی ہے اور ہمارے بعض افراد کا تھوک ہے تاکہ شفا دی جائے ہمارے مریض کو ہمارے رب کے حکم سے

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رض)

بخاری کی ایک روایت میں باذن ربنا کی جگہ باذن اللہ آیا ہے۔

③ اور مریض کے بدن پر داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔	اے اللہ لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اس کو شفا دے اور تو شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں تیری شفا کے علاوہ ایسی شفا دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہ رض)

④ یا مریض کو یہ کلمات پڑھ کر جھاڑے۔

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ۔	میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے بچانے کے لیے جو تجھے ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ تجھے شفا دے اللہ کا نام لے کر میں تجھ پر دم کرتا ہوں

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدری رض)

⑤ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ س مص ثلث مَرَّاتٍ مس

⑥ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ اَ

⑦ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ د حب مس

---

⑤ یا یہ کلمات پڑھ کر دم کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؕ

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر مرض سے شفا دے گا جو تیرے اندر ہے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

(نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رض)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھے۔ (حاکم عن عائشہ رض)

⑥ یا یہ پڑھ کر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ ؕ

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر مرض سے اللہ تجھے شفا دے گا حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور آنکھ والے کے شر سے۔ (یعنی نظر لگ جانے سے)

(مسند احمد، عن عائشہ رض)

⑦ اور یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض)

اے اللہ اپنے بندہ کو شفا دے جو تیرے کسی دشمن کو ایذا پہنچائے گا یا کسی جنازہ کے ساتھ چلا جائے گا (یعنی شفا پاکر نیک کاموں میں لگے گا)

⑧ اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ مس ت حب اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اَعْفِهِ س

⑨ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ مس

⑩ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ د ت س حب مس مص

---

⑧ یا یوں دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ ، اَللّٰهُمَّ عَافِهِ

اے اللہ اس کو شفا دے اس کو عافیت دے

(حاکم، ترمذی، ابن حبان، عن علی رض)

نسائی میں عَافِهِ کے بجائے اَعْفِهِ ہے۔

اور مریض کو خطاب کر کے یوں دعا کرے:

⑨ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سُقْمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ۔

اے فلاں اللہ تیرے مرض سے تجھے شفایاب فرمائے تیرے گناہ بخشے اور تیری مقررہ اجل کے آخر وقت تک تیرے دین اور تیرے جسم میں عافیت رکھے

(حاکم، عن سلمان رض)

فلان کی جگہ مریض کا نام لے۔

⑩ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جسکو اس مرض میں موت نہیں آئی ہے اور اس نے اس کے پاس ہوتے ہوئے سات مرتبہ یوں پڑھا:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور اس مرض سے شفایاب فرمائے گا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عباس رض)

(١١) وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ **مو مص**۔

(١) وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ **مس**

(٢) وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ

---

(١١) ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص بیمار ہے انھوں نے فرمایا کیا تمہیں اس سے خوشی ہوگی کہ وہ اچھا ہو جائے اس نے کہا مجھے ضرور خوشی ہوگی فرمایا تم یوں دعا کرو یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اشْفِ فُلَانًا (اے حلم والے اے کرم والے فلاں کو شفا دے) اس طرح دعا کرنے سے وہ انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی علی رضؓ) (فلاں کی جگہ مریض کا نام لے)

مریض کے پڑھنے کے لیے

(١) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں (اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں) چالیس مرتبہ پکارے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا) اور پھر اسی مرض میں مر جائے تو اسے شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں اچھا ہوگا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے (حاکم عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

(٢) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ **ت س ق حب مس**

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ

بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ **م عه** مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ **م** مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ **عه** اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ **خ**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اُسے نہ جلائے گی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی سعید وابی ہریرہ رضؓ)

شہادت کی تمنا اور اس کا سوال

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسے شہادت کے مرتبہ میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مر جائے (مسلم، سنن اربعہ عن سہل بن حنیف رضؓ)

فَاِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ وُجِّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ مس وَیَقُوْلُ:

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی خ م ت

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے گا تو اُسے دے دی جائے گی اگرچہ واقعی طور پر دنیا میں نصیب نہ ہو (مسلم، عن انس رض)

نیز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کی جتنی دیر اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ نکالنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سچے دل سے اللہ سے سوال کیا کہ وہ (فی سبیل اللہ) قتل ہو جائے پھر اپنی موت مر گیا یا مقتول ہو گیا تو اُسے شہید کا اجر ملے گا (سنن اربعہ عن معاذ بن جبل رض)

حضرت عمر رض شہادت کے لیے یوں دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ[1] (بخاری عن ابن عمر رض)	اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت دے

جان کنی کے وقت کے اعمال

جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو جو لوگ وہاں حاضر ہوں وہ اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں (حاکم عن ابی قتادہ رض)

اور جس کی جان کنی کا وقت ہو وہ یوں پڑھے:-

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی	اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، عن عائشہ رض)

[1] حضرت عمر رض یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت دے اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی شہید ہوئے اور مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی۔

[2] اونٹنی کا جب دودھ نکالنے لگتے ہیں تو تھوڑا سا نکال کر ذرا دیر اونٹنی کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھوڑا سا وقفہ دے کر پھر دودھ نکالنا شروع کر دیتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پورا دودھ چھوڑ دیتی ہے اگر اس طرح نہ کیا جائے تو وہ اوپر کو دودھ چڑھا لیتی ہے اس درمیانی وقفہ کو فُواق کہا جاتا ہے ۱۲

(۲) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ خ س ق

(۳) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ت

(۴) یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ خَیْرٍ یَحْمَدُنِیْ وَاَنَا اَنْزِعُ نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ۔ ا

وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ

فَلْیُلَقِّنْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ م ع ہ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ د مس

یا یہ پڑھے:-

(۲) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ط	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا بیشک موت کے لیے سختیاں ہیں

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، عن عائشہ رض)

(۳) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ (ترمذی، عن عائشہ رض)	اے اللہ موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر خیر کے درجہ میں ہے کیونکہ وہ اس وقت میری تعریف کرتا ہے جب میں اس کی جان کو اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالتا ہوں (مسند احمد، عن ابی ہریرہ رض)

جان کنی کے وقت جو شخص موجود ہو

وہ جان کنی والے کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرے (یعنی ذرا بلند آواز سے خود لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے تاکہ وہ بھی سن کر پڑھ لے) مسلم، سنن اربعہ عن ابی سعید خدری رض)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا (یعنی بلا عذاب بخشے جنت میں جائے گا)

(ابوداؤد، حاکم، عن معاذ بن جبل رض)

وَإِذَا غَمَّضَهُ

دَعَا لِنَفْسِهِ بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا يَقُوْلُ: فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ م د س ق وَلْيَقُلْ أَهْلُهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً م عه وَلْيُقْرَأْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ يٰسٓ س د ق حب مس

روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرے

اپنے لیے خیر کی دعا کرے کیونکہ اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں پھر میت کے لیے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ۔

اے اللہ اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہوجا اور اے رب العالمین ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ام سلمہ رضؓ)

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہؓ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور فلان کی جگہ لابی سلمۃ فرمایا تھا جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لیے یہ دعا پڑھے تو فلان کی جگہ اس کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لیے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً۔

اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہ رضؓ)

اور اس پر سورۂ یٰسٓ[1] پڑھ دی جائے (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن معقل بن یسار رضؓ)

[1] حدیث کے ظاہری الفاظ اقرؤا علی موتاکم سے معلوم ہوتا ہے کہ جان نکلنے کے بعد وہاں سورۂ یٰس پڑھی جائے اور بعض علماء نے اس کا یہی مطلب بتایا ہے دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ لفظ موتا سے وہ مراد ہے جس کی موت کا وقت بالکل قریب ہو چکا ہو اور ہمارے دیار میں یہی معمول ہے ۱۲

وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمُصِيْبَةِ

(١) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا وَإِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهِ أَقَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ت حب ى۔

جب کوئی مصیبت پہنچے تو یہ پڑھے

(١) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ۞

بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

(مسلم، عن ام سلمہ رضؓ)

جب کسی کا بچہ فوت ہوجائے

تو اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندہ کے بچہ کو اٹھا لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں اٹھا لیا اللہ پاک کا ارشاد ہوتا ہے کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو اٹھا لیا وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں اس کو اٹھا لیا اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندہ کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھ دو (ترمذی، ابن حبان، ابن السنی عن ابی موسیٰ الاشعری رضؓ)

فَاِذَا عَزّٰى اَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ :

① اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُعَاذٍ يُعَزِّيْهِ فِي ابْنٍ لَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد یوں سمجھائے

① اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ؕ

بے شک جو اللہ نے لے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے (جو بے صبری یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہٰذا صبر کرنا چاہیئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیئے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن اسامہ بن زید رض)

ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تسلی دی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت معاذ بن جبلؓ کے نام ایک تعزیتی خط

محدث حاکمؒ اور ابن مردویہؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے نام ایک مکتوب گرامی نقل کیا ہے جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے، اس خط میں حضرت معاذ بن جبلؓ کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنا مذکور ہے۔

(جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے)

الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ

از محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاذ بن جبل رضؓ کے نام

سَلَامٌ عَلَيْكَ

میں تمہاری طرف اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حمد کے بعد سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بڑا اجر عطا فرماتے اور تمہارے دل میں صبر ڈال دے اور ہمیں اور تمہیں شکر کی نعمت سے نوازے اس میں شک نہیں کہ ہمارے جان اور مال اور اہل وعیال و اولاد سب اللہ تعالیٰ کے مبارک عطایا ہیں اور یہ چیزیں ہم کو مانگے کے طور پر دی گئی ہیں ۔جو ہمارے پاس اللہ کی امانتیں ہیں، اللہ تعالیٰ وقت مقررہ تک ان چیزوں کے ذریعہ نفع دیتا ہے اور ایک وقت معلوم پر اٹھا لیتا ہے۔ اس کے بعد یوں سمجھو کہ جب وہ کوئی چیز عطا فرماتے تو اس نے ہم پر اس کا شکر ضروری قرار دیا ہے اور جب کوئی چیز لے کر آزمائش میں ڈالے تو اس پر صبر لازم کیا ہے۔ تمہارا بیٹا اللہ کا عطیہ تھا اور ایک چیز تھی جو مانگے کے طور پر بطور امانت دے دی گئی تھی۔ اللہ نے اس کے ذریعہ تم کو قابل رشک بنایا اور خوشی میں رکھا۔ پھر بڑے اجر کے بدلہ اس نے تم سے لے لیا۔ یہ بڑا اجر صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت ہے۔ اگر تم ثواب کی پختہ امید رکھو تو صبر کرو اور تمہاری بے صبری تمہارے ثواب کو ختم نہ کر دے پھر تم پشیمان ہو اور یہ بات جان لو کہ بے صبری سے کوئی چیز واپس نہیں ہوتی اور بے صبری کسی غم کو دور نہیں کر سکتی اور جو کچھ ہونے والا ہو وہ عنقریب ہو کر

الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ نِ الصَّلٰوةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَّمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ مس هر

وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ مس

رہے گا۔ والسلام![1]

(حاکم، ابن مردویہ، عن معاذ بن جبل رض)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تعزیت

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فرشتوں نے حضرات صحابہ کو یوں تسلی دی:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً	تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں بے شک اللہ کی ذات میں تسلی ہے هر

[1] محدث حاکم نے مستدرک میں یہ خط حضرت معاذ بن جبل رض کے مناقب میں درج کیا ہے اور خود حضرت معاذ کو اس کا راوی بتایا ہے اور آخر میں لکھا ہے اِلَّا اَنَّ مُجَاشِعَ بْنَ عَمْرٍو لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ اس میں مجاشع کے ضعف کی طرف اشارہ ہے لیکن حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں فرمایا ہے کہ ذَا مِنْ وَضْعِ مُجَاشِعٍ یعنی یہ روایت مجاشع کی موضوعات میں سے ہے۔

تھوڑے سے الفاظ کے اختلاف سے حافظ ابونعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں اسکو درج کیا ہے اور وہ بھی اس خط کی سند کو ضعیف بتاتے ہیں اور اسکے وقوع کو مستبعد بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خط کسی صحابی نے حضرت معاذ کو لکھا ہوگا مگر بعض راویوں نے اسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا اھ۔ خط اپنی افادیت میں بے مثل ہے اور مصیبت زدوں کے لیے بہت ہی زیادہ تسلی بخش ہے اگر کسی صحابی نے لکھا ہو تب بھی تعزیتی خطوط میں نقل کرنا مناسب ہے ۱۲

وَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيْمٌ صَبِيْحٌ فَتَخَطّٰى رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَآءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مس

مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔	مصیبت[1] سے اور خلیفہ ہے ہر ہلاک ہونے والے سے پس اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور صرف اسی سے (ثواب کی) امید رکھو کیونکہ اصل محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم کر دیا گیا اور تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں

(حاکم عن جابر رض)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک صاحب داخل ہوئے جو سفید ریش تھے جسم بھاری تھا چہرہ خوبصورت تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے آگے بڑھے اس کے بعد روئے پھر حضرات صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ:

اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَآئِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَآءِ	بے شک اللہ کی ذات میں تسلی ہے ہر مصیبت سے اور بدلہ ہے ہر جانے والے سے اور خلیفہ ہے ہر ہلاک ہونے والے سے، پس اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کی طرف راغب ہو جاؤ اور اس بات کو

[1] مطلب یہ ہے کہ اللہ تو بہر حال موجود ہے اور ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا اس سے تعلق صحیح ہے اور اس سے محبت ہے تو غم کیا ہے محبوب حقیقی تو ہر وقت ہے جب کوئی محبوب چیز فوت ہو جائے تو اس بات کا استحضار کرو کہ ہمارا محبوب حقیقی موجود ہے جو جانیوالے کے بعد اس کے بہتر کام بنانیوالا اور نفع پہنچانے والا ہے لہٰذا اسی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے ہر طرح کی امید باندھو ۱۲

وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ اَوْ حَمَلَهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ
مو مص

وَاِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ

كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ

فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ ؕ

دیکھو کہ وہ تمہیں مصیبت میں مبتلا کرکے تم کو آزماتا ہے اصل مصیبت زدہ وہ ہے جس کی مصیبت کی تلافی نہ ہو

اس کے بعد وہ صاحب واپس چلے گئے ان کے جانے کے بعد حضرت ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں (حاکم عن انس رض)

میت کو اٹھاتے وقت

جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لیے اٹھائے یا جنازہ اٹھائے تو بِسْمِ اللّٰہ کہے (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمر)

نماز جنازہ کا بیان

جب نماز جنازہ شروع کرے تو اوّل اللہ اکبر کہے اس کے بعد سورہ فاتحہ[1] پڑھے اور دوسری

[1] حضرات شافعیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور وہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں چونکہ مصنف بھی شافعی ہیں اسلئے انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق لکھ دیا ہے حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں کھڑا ہونا اور چار تکبیریں کہنا فرض ہے اور جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں ان کا پڑھنا مسنون ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد و ثنا پڑھنا چاہیے اگر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ لے جیسا کہ معمول ہے تو چونکہ یہ الفاظ ماثور و منقول ہیں اس لیے ان کا پڑھنا بہتر ہے اگر پہلی تکبیر کے بعد حنفیہ کے نزدیک سورۂ فاتحہ ثنا کی نیت سے پڑھ لی جائے تو درست ہے بطور قرأت نہ پڑھی جائے (کذا فی فتح القدیر) دوسری تکبیر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جن الفاظ میں بھی پڑھ لے مقصد (باقی اگلے صفحہ پر)

غَنِيًّا مِّنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ مس

تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر تیسری تکبیر کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

① اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا مِّنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں یہ شخص تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے یہ دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا اگر یہ پاک صاف تھا تو اُسے اپنی رحمت کے ذریعہ اور پاک صاف بنا دے اور اگر خطا کار تھا تو اس کی مغفرت فرما اے اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

(حاکم عن ابن عباس رض)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ادا ہو جائے گا لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں ماثور و مروی ہیں ان کا پڑھنا بہتر ہے۔ درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو پڑھ لینا چاہیے۔ یہ درود صحیح سند سے ثابت ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرے ہمارے دیار میں تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا آخر تک پڑھا جاتا ہے یہ حدیث سے ثابت ہے اور اس کے علاوہ وہ دعائیں بھی ثابت ہیں جو مصنف نے ذکر کی ہیں چاہے تو ان میں سے کوئی پڑھ لے ۱۲

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ م ت س ق مص

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ط

اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اور اس کو معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کی داخل ہونے کی جگہ کو کشادہ فرما اور دھو دے اس کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے اور اس کو صاف کر دے خطاؤں سے جیسا کہ صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور اے اللہ اس کو دنیاوی گھر سے اچھا گھر بدلہ میں عنایت فرما اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے عطا فرما اور اس کے جوڑے سے اچھا جوڑا دیدے اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اس کو پناہ میں رکھ۔

[۱] (مسلم، ترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عوف بن مالک رضؓ)

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا

اے اللہ تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے

[۱] مصنفؒ نے اس دعا کے جو الفاظ نقل کیے ہیں ابوداؤد کی روایت کے مطابق ہیں البتہ اتنا فرق ہے کہ اس میں (باقی اگلے صفحہ پر)

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ د ت س اَحِب مس

(۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهَا س لہ د

وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

مُردوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اور ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اُسے ایمان پر موت دے اے اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهَا

اے اللہ تو اس کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا اور تو نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے اس کو اٹھا لیا اور تو اس کے ظاہری و باطنی احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے ہم تیرے پاس حضور اس کی سفارش کرتے ہیں پس تو بخشدے اس کو۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ اور فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ ہے اور مستدرک حاکم میں بروایت ابو ہریرہؓ صفحہ ۳۵۹ ج ۱ یہ دعا اس طرح مروی ہے جس طرح ہمارے دیار میں مروج ہے اس میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ہے یعنی شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا پہلے ہے اور صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا بعد میں ہے اور فَاَحْيِهٖ کے ساتھ عَلَى الْاِسْلَامِ ہے اور فَتَوَفَّهٗ کے ساتھ عَلَى الْاِيْمَانِ ہے حاکم فرماتے ہیں صحیح علیٰ شرط الشیخین، ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ سنن ترمذی میں بھی یہ دعا اسی طرح منقول ہے جس طرح ہمارے دیار میں رائج ہے اور سنن ابوداؤد میں اس کے اخیر میں یہ الفاظ بھی ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ان الفاظ کو بھی پڑھنا چاہیے ۱۲

(۵) اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ د ق

(۶) اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ مس

۷ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

---

(۵) اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اے اللہ فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمہ میں ہے اور تیری پناہ میں ہے پس تو اسے بچا دے قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے تو وعدہ پورا فرمانے والا ہے اور تو حق والا ہے اے اللہ تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن واثلہ رض)

(۶) اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

اے اللہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی بھلائیوں میں زیادتی فرما اور اگر وہ برے کام کرنے والا تھا تو اس کو معاف فرما۔

(حاکم، عن یزید بن رکانہ رض)

(۷) اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ

اے اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے

اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ حب

وَإِذَا وَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ

(۱) قَالَ — بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د ت س حب

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ مس

(۳) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ مس

أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ۔

اور تیرے رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی اچھائیوں میں زیادتی فرما اور اگر وہ برے کام کرنے والا تھا تو اس کی مغفرت فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مت ڈال۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ رض)

(پھر چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔)[1]

جب میت کو قبر میں رکھے

(۱) تو یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کا نام لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابن عمر رض)

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا ہوں (حاکم عن البیاضی)

(۳) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَ

ہم نے اسی (زمین) سے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں

---

[1] مصنفؒ نے پوری نماز جنازہ ذکر نہیں فرمائی ہم نے تکمیل کی وجہ سے چوتھی تکبیر اور اس کے بعد سلام کا ذکر کر دیا ہے ۱۲

فَإِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهٖ

(۱) وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ د مس ر سنی

(۲) وَيَقْرَأُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ أَوَّلَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتَهَا سنی

وَإِذَا زَارَ الْقُبُورَ

فَلْيَقُلْ:

(۱) السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ أَوِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ۔

(حاکم، عن ابی امامۃ رض)

لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری بار نکالیں گے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی راہ میں اور رسول اللہ کے دین پر سپرد خاک کرتا ہوں۔

دفن سے فارغ ہو کر

(۱) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اپنے بھائی کے لیے اللہ سے مغفرت کا سوال کرو اور اس کے لیے منکر و نکیر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو گا (ابوداؤد، حاکم، بزار، بیہقی فی السنن الکبیر، عن عثمان رض)

(۲) دفن کرنے کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا شروع حصہ (الٓمّٓ سے المفلحون تک) سرہانے کی جانب اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے ختم سورۃ تک) پائنتی کی جانب پڑھی جائے (بیہقی فی السنن الکبریٰ عن ابن عمر رض)

زیارت قبور کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

سلام ہو تم پر اے یہاں کے بسنے والو جو اہل ایمان اور اہل اسلام ہیں اور بلاشبہ انشاء اللہ ہم بھی ضرور

بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ م س ق أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ س

(۲) السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ م س ق

(۳) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ م س

بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ

تم سے ملنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن بریدہ رض)

أَنْتُمْ سے لے کر آخر تک کے الفاظ نسائی میں ہیں۔

(۲) السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ۔

سلام ہو یہاں کے رہنے والوں مسلمانوں اور مومنوں پر اللہ رحم فرمائے ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اور بیشک ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ پہنچنے والے ہیں۔

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن عائشہ رض)

(۳) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ۔

تم پر سلام ہو اے یہاں کے رہنے والو مومنو! اور تمہارے پاس وہ چیز آگئی ہے جس کا کل آنے کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اس کا وقت مقرر تھا اور ہم بیشک ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

(مسلم، نسائی، عن عائشہ رض)

④ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

⑤ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

---

④ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط

سلام تم پر اے یہاں کے رہنے والو مومنو! اور بے شک ان شاءاللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

(ابوداؤد، عن ابی ہریرہ رضؓ)

⑤ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

سلام ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں

(ترمذی، عن ابن عباس رضؓ)

المنزل السادس

یَومُ الثُّلُثَا

چھٹی منزل

بروز منگل

اَلذِّكْرُ الَّذِیْ وَرَدَ فَضْلُهٗ

غَیْرُ مَخْصُوْصٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ وَّلَا مَكَانٍ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

(۱) هِیَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ وَهِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ ا

(۲) اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَهَا خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ خ

(۳) یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَّیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَ فِیْ

ان اذکار کی فضیلت کا بیان جو کسی وقت اور سبب اور جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت

(۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب ذکروں سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط ہے (ترمذی عن جابرؓ) اور ایک حدیث میں ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تمام نیکیوں سے افضل ہے (مسند احمد عن ہریرۃؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری شفاعت سے قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص بہرہ ور ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ طیبہ کہا ہو گا (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں جو کے برابر خیر[1] یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا

---

[1] خیر سے بھی ایمان مراد ہے راوی کو شک ہے کہ لفظ خیر فرمایا یا ایمان فرمایا ۱۲

قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ خ م ت

(۴) مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ م

(۵) جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ا ط

(۶) لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ ت

(۷) قَوْلُهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَّلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ مس

اور جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا (بخاری، مسلم، ترمذی، عن انسؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کلمہ پڑھے پھر اسی (اعتقاد) پر مر جائے اور جنت میں داخل نہ ہو۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ (مسلم، عن ابی ذرؓ)

(۵) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اپنا ایمان کس طرح تازہ کریں؟ آپ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کثرت سے پڑھا کرو۔ (احمد، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)

(۶) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا اللہ سے کوئی پردہ نہیں یہ اس کے پاس (بلا روک ٹوک) پہنچ جاتا ہے (ترمذی، عن ابی مالک الاشعریؓ)

(۷) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا پڑھنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔ (حاکم، عن ام ہانیؓ)

(۸) لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِيْ كِفَّةٍ وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَّالَتْ بِهِمْ حب س ر

(۹) مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ ت س مس

(۱۰) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ خ م ت س ا وَمَرَّةً كَعِتْقِ نَسَمَةٍ ا مص وَمِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ

---

(۸) اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں والے ایک پلڑے میں ہوں، اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑہ میں ہو تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پلڑہ جھک جائے گا۔ (ابن حبان، نسائی، عن ابی سعید، بزار، عن ابن عمرؓ)

(۹) اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کو پڑھتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ (پڑھنے والا) کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتا رہے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

کلمۂ توحید کے فضائل

(۱۰) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دس مرتبہ اس کو پڑھے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار شخص آزاد کیے۔ (نسائی، احمد، عن ابی ایوبؓ)

اور فرمایا کہ اس کا ایک بار پڑھنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے (احمد ابن ابی شیبہ عن براء بن عازبؓ)

وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَ
لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ عو

(۱۱) هِيَ الَّتِيْ عَلَّمَهَا نُوْحٌ ابْنَهٗ فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ لَوْ كَانَتْ
فِيْ كِفَّةٍ لَّرَجَحَتْ بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَّقَصَمَتْهَا مص

(۱۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا
نِهَايَةٌ دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ط

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے گا اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور یہ کلمہ اس کے لیے شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بنے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر اور عمدہ عمل نہیں لائے گا۔ سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ عمل کر لیا ہو

(ابو عوانہ، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہی کلمہ بھاری ہوگا اور اگر آسمان کڑے کی طرح ہوں اور یہ ان پہ رکھ دیا جائے تو ان کو ملا دے گا (ابن ابی شیبہ، عن جابر رضؓ)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو کلمے ہیں جن میں سے ایک (یعنی پہلے) کے لیے عرش سے ورے رک جانے کی کوئی جگہ نہیں اور دوسرا یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔

(طبرانی فی الکبیر عن معاذ رضؓ)

(۱۳) وَهُمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَ
كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت س

(۱۴) مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُ
اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُ
اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْ
اَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا خ م

(۱۵) مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ عَلَى النَّارِ م ت

(۱۶) وَحَدِيْثُ الْبِطَاقَةِ الَّتِيْ تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِ

---

(۱۳) اور یہ دو کلمے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ مل کر یہ فضیلت رکھتے ہیں کہ جو بھی کوئی شخص زمین پر ان کو کہے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

(ترمذی، نسائی عن عبداللہ بن عمرو رضؓ)

(۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام فرما دے گا۔ (یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا)۔ یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا کہ (لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سناؤ کیونکہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے اور کلمے پر اکتفا کر لیں گے جس کی وجہ سے عمل میں کوتاہی کریں گے) پھر معاذ رضؓ نے موت کے وقت علم کے چھپا

(۱۵) جو شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کی (یعنی توحید و رسالت کی) گواہی دیگا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرما دے گا۔

(مسلم، ترمذی، عن عبادہ بن صامت رضؓ)

(۱۶) اور بطاقہ (یعنی پرچہ والی حدیث میں) یہ ہے کہ ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ق حب مس

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" لکھا ہوگا وہ ایسے ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں بھاری ہوگا جن کی لمبائی حدِ نظر تک[1] ہوگی (ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن عبداللہ بن عمرو رض)

[1] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ میرے ایک امتی کو (پورے مجمع سے) علیحدہ کرکے اس کے سامنے ننانوے دفتر کھولدیں گے ہر دفتر وہاں تک ہوگا جہاں تک نظر پہنچے (ان دفتروں میں صرف گناہ ہوں گے) اس کے بعد اللہ جل شانہ اس سے سوال فرمائیں گے کیا تو ان اعمال ناموں میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا میرے (مقرر کردہ) لکھنے والوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی گناہ کئے بغیر لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ گناہ درج کر دیئے ہوں) وہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار نہیں (نہ انکار ہے نہ ظلم کا دعویٰ ہے) اس کے بعد اللہ جل شانہ سوال فرمائیں گے کیا تیرے پاس ان بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا، اے پروردگار! میرے پاس کوئی عذر نہیں۔

اس کے بعد ارشاد ربانی ہوگا کہ ہاں بیشک تیری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے (وہ بھی تیرے سامنے آتی ہے) بیشک آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا (جو کچھ ہے سب تولا جائے گا)

اس کے بعد ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ درج ہوگا اور اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ جا اپنے اعمال کا وزن ہوتا دیکھ لے وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے رب (تولنا نہ تولنا برابر ہے) میری ہلاکت ظاہر ہے کیونکہ) ان دفتروں کی موجودگی میں اس پرزہ کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائیں گے کہ یقین جان! تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا (تولنا لازمی ہے) چنانچہ وہ سارے دفتر (میزان عدل) کے ایک پلڑہ میں اور وہ پرزہ دوسرے پلڑہ میں رکھ دیا جائے گا اور (نتیجہ کے طور پر) وہ دفتر ہلکے رہ جائیں گے اور وہ پرزہ (ان سب دفتروں سے) بھاری نکلے گا۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بات (اصل) یہ ہے کہ اللہ کے نام کی موجودگی میں کوئی چیز وزنی نہ ہوسکے گی (ترمذی)

یہ اخلاص اور خشوع قلب اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کے ساتھ پڑھنے کی برکت ہے اللہ کا نام لینا اسی وقت نیکی بنتا ہے جب کہ ایمان اور خلوص کے ساتھ پڑھا جائے یوں کافر بھی بعض مرتبہ کلمہ پڑھ دیتے ہیں لیکن ان کا یہ نام لینا خالی زبان سے ہوتا ہے یہ آخرت میں نجات نہ دلائیگا۔ ایمان بھی ہو، اخلاص بھی تب ہی نیکی میں جان پڑتی ہے اور وزن دار بنتی ہے ۱۲

(۱۷) مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُ
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِ
اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ خ مُ
مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَ
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَ
كَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَا
حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَا
الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَآءَ خ مُ س

(۱۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے یہ کہا کہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبو
اکیلا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور ا
کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے
القا فرمایا اور اس کی طرف سے ایک رُو
جنت اور دوزخ حق ہیں۔

تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازوں سے جس میں سے وہ چاہے گا داخل کرے گا۔

(بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامت رض)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے ا
شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے
کے رسول ہیں اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف
اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

(۱۸) كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ خ م س

(۱۹) حَدِيْثُ الْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م

خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو (یا یہ فرمایا) کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا اللہ تعالیٰ داخل فرما دے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامت رض)

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنے لشکر کو فتح دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تنہا لشکر (کفار) پر غالب ہوا پس اس کے بعد کوئی چیز نہیں

(بخاری، مسلم، نسائی)

(۱۹) ایک اعرابی کی حدیث (بھی یہاں قابل ذکر ہے) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جسے پڑھا کروں آپ نے فرمایا یوں کہو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور

(۲۰) مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَّمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَّمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ ت س مَنْ قَالَهَا فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عو هِيَ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ م ت س مص وَهِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ الَّذِي اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ م عو وَهِيَ الَّتِيْ اَمَرَ نُوْحٌ بِهَا ابْنَهٗ فَاِنَّهَا صَلٰوةُ الْخَلْقِ وَتَسْبِيْحُ الْخَلْقِ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ مص

ارْزُقْنِيْ — مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما

(مسلم، عن سعد بن ابی وقاص رض)

(۲۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ[1] ایک بار کہتا ہے اس کے لیے دس بار لکھا جاتا ہے اور جو دس بار کہتا ہے اس کے لیے سو بار لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو بار کہتا ہے اس کے لیے ہزار بار لکھا جاتا ہے اور جو کوئی اس سے زیادہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے (اسی حساب سے) زیادہ دے گا۔ (ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے گا اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگوں کے برابر ہوں (ابو عوانہ عن ابی ہریرہ رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سارے کلموں سے زیادہ محبوب ہیں۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن ابی ذر رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمہ افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے (مسلم، ابو عوانہ، عن ابی ذر رض)

[1] ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں ۱۲

(۲۱) مَنْ قَالَهَا غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ر

(۲۲) مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ أَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْهَا فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ط

(۲۳) أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهٖ عو

(۲۴) مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ نَبَتَ لَهُ غَرْسٌ فِي الْجَنَّةِ ا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ ت س حب مس مص فَإِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ

اور ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جس کا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کیونکہ یہ تمام مخلوقات کی دُعا اور تسبیح ہے اور اسی کی (برکت سے) مخلوق کو روزی ملتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ عن جابر رض)

(۲۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات (یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ) کو ایک بار کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے (بزار عن ابن عمرو رض)

(۲۲) اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو رات کے (جاگنے کی) مشقت کا مقابلہ خوف زدہ کرے یا مال خرچ کرنے میں بخل کرے یا دشمن سے لڑنے میں بزدلی کرے تو اُسے چاہیے کہ ان کلمات کو بکثرت پڑھے (یہ کلمات جہاد اور عبادت کی مشقت کا ثواب چھوٹ جانے کے ثواب کی تلافی کریں گے) کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو سونے کے اس پہاڑ سے زیادہ پسند ہے جو اس کی راہ میں خرچ کیا جاتے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رض)

(۲۳) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے پیارا کلام اللہ کے نزدیک یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهٖ میں اپنے رب کی پاکی اور تعریف کرتا ہوں

(ابوعوانہ عن ابی ذر رض)

(۲۴) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ (اللہ پاک ہے جو عظمت والا ہے) کہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت اُگ جاتا ہے (احمد عن معاذ بن انس رض)

وَبِهَا تُقْطَعُ أَرْزَاقُهُمْ ر

(۲۵) كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ خ م ت مص

(۲۶) مَنْ قَالَهَا مَعَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ لَهُ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَخْتُومَةً كَمَا قَالَهَا ر

اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جو شخص یہ کہے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ (ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو عظیم ہے اور اس کی تعریف بیان کرتے ہیں) اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن معاذ بن انس رض)

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ تحقیق یہ کلمہ مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے ان کا رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔ (بزار عن ابن عمر رض)

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں (اور قیامت کے روز) میزان (عمل) میں وزنی اور بھاری ہوں گے اور رحمان کو محبوب اور پیارے ہیں وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ[1]

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ رض)

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ کے ساتھ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے تو یہ کلمات اسی طرح جس طرح اس نے کہے لکھ لیے جاتے ہیں پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیے جاتے ہیں اور کوئی گناہ جو اس شخص نے کیا ہو ان (کلمات) کو نہیں مٹائے گا یہاں تک کہ جب) وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز ملے گا تو وہ کلمے اسی طرح سربمہر ہوں گے جس طرح ([illegible])

[1] میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظیم اور بڑا ہے ۱۲

(۲۷) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا تُسَبِّحُ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م عہ عو۔

(۲۷) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے نماز فجر پڑھ کر تشریف لے گئے پھر چاشت کے وقت آپ واپس تشریف لائے آپ نے ان کو نماز کی جگہ وہیں پایا جہاں ان کو بیٹھی ہوئی چھوڑ گئے تھے وہ برابر اسی جگہ تسبیح میں مشغول رہیں آپ نے فرمایا کیا تم اسی وقت سے اسی حال میں بیٹھی ہوئی (ذکر کر رہی) ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد میں کلمے تین بار کہے ہیں اگر ان کا اس سے وزن کیا جائے جو تم نے (اس عرصہ میں) پڑھا ہے تو وہ کلمے وزنی ہو جائیں گے (یعنی وزن میں بڑھ جائیں گے) اور وہ چار کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رِضٰى نَفْسِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ زِنَةَ عَرْشِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ[ف۱]

ف۱ ع۱ اللہ پاک ہے اور میں اسکی تعریف بیان کرتا ہوں اسکی مخلوق کی تعداد کی برابر۔
ع۲ اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔
ع۳ اللہ پاک ہے اور میں اسکی تعریف بیان کرتا ہوں بقدر اس کے عرش کے وزن کے۔
ع۴ اللہ پاک ہے اور میں اسکی پاکی بیان کرتا ہوں بقدر اس (کی تعریف) کے کلمات کی روشنائی کے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م س مص عو وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَذٰلِكَ س سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ س

(۲۸) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ

اور بعض روایات میں وَبِحَمْدِهٖ نہیں ہے بلکہ یوں ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر اور اس قدر تعداد میں کہ جس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات (کے لکھنے) کی روشنائی کے برابر)

(مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ ابو عوانہ، عن جویریہ رض)

(۲۸) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں (کثیر تعداد میں) تھیں وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لیے اس سے آسان ہے یا (فرمایا کہ اس سے) افضل ہے۔ اس کے بعد یہ کلمات بتائے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد

وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذٰلِكَ د ت س حب مس

(۲۹) وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ تُسَبِّحُ بِهِنَّ فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ وَقَفْتُ عَلٰى رَأْسِكِ أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِي قَالَ قُوْلِي سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ د مس۔

وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں، اللہ کی تسبیح کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہیں اور میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھو اور الحمد للہ کو اسی طرح پڑھو اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کو بھی اسی طرح پڑھو اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ اور عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ اور عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ملادو۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن سعد بن ابی وقاص رضؓ)

(۲۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوا ہوں میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی جو تم نے (آج اب تک) پڑھی ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مجھے (بھی) بتا دیجیے۔ فرمایا سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ کہو۔

(ابوداؤد، حاکم، عن صفیہ رضؓ)

(۳۰) وَقَالَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ أَلَا أُعَلِّمُكَ شَيْئًا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ ر ط

---

(۳۰) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضؓ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے اور وہ یہ ہے:

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ	اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں
وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ	اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں
وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ	اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر
وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ	اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھرنے کے برابر
وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ	اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر جیسا اس کی کتاب نے شمار کیا
وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ	اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھرنے کے برابر جیسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ہر چیز کے بھرنے کے برابر
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جیسا اس کی کتاب نے شمار کیا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ	اور اللہ کیلئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کے بھرنے کے برابر جیسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔

(مسند بزار، معجم کبیر طبرانی)

(۳۱) وَقَالَ لِأَبِي أُمَامَةَ رضـ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ أَنْ تَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ س حب مس وَكَذَا رَوَاهُ ط إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَذَا رَوَاهُ أ سِوَى التَّكْبِيرِ۔

(۳۱) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے دن رات ذکر کرنے سے (ثواب میں) زیادہ اور بہتر ہے اور وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ

اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں، اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں، اللہ کی تسبیح ہے اس چیزوں کے شمار کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے اس چیزوں کے بھرنے کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے

(۳۲) وَقَالَتْ سَلْمَىٰ ط أُمُّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُولِي عَشْرَ مَرَّاتٍ اللّٰهُ أَكْبَرُ يَقُولُ اللّٰهُ هٰذَا لِي وَقُولِي سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ اللّٰهُ هٰذَا لِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَقُولُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُولِينَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَيَقُولُ قَدْ فَعَلْتُ ط

ذٰلِكَ۔

ہر چیز کے بھرنے کے برابر اور اسی طرح الحمد للہ کو ملا کر پڑھو[1]

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی امامۃ رضـ)

اور اسی طرح طبرانی نے حضرت ابوامامہ سے روایت کی ہے مگر انہوں نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کی بجائے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" روایت کیا ہے اور پھر یوں کہا ہے اسی طرح "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہو اور اسی طرح "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کے بعد ملا کر پڑھو اور اسی طرح امام احمد بن حنبل رحـ نے روایت کی ہے مگر اس میں اللہ اکبر کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۲) حضرت اُم سلمٰی رحـ جو ابو رافع کی اولاد کی والدہ ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجیے (مگر) زیادہ نہ ہوں آپ نے فرمایا:

دس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہو۔ اللہ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے۔

اور دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہو اللہ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے۔

اور کہو "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" اے اللہ مجھے بخش دے اللہ فرمائے گا میں نے بخش دیا۔

پس تم اس کو دس مرتبہ کہو تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرمائے گا میں نے تجھے بخش دیا۔

(طبرانی، عن ابی امامۃ رضـ)

[1] مثلاً یوں کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ آخر تک سمجھ لو اور اسی طرح اللہ اکبر کے ساتھ لگا لو ۱۲

(۳۳) اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ ط

(۳۴) وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ م ت

(۳۵) اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ م ت

(۳۶) هِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَ

(۳۷) مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط

---

(۳۳) اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام "سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ" ہے (پاک ہے میرا رب اور وہی قابل تعریف ہے دوبار) (طبرانی عن ابی ذر رض)

(۳۴) اور فرمایا کہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آسمان اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میزان کو بھر دیتا ہے (مسلم ترمذی عن ابی مالک الاشعری رض)

(۳۵) اور فرمایا کہ چار کلمے اللہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ (اللہ پاک ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) ان کلمات کو جس سے چاہو شروع کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم ترمذی عن سمرہ بن جندب رض)

(۳۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر کلام ہیں اور یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں (احمد عن سمرہ بن جندب رض)

(۳۷) اور فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو کہے گا اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(طبرانی فی الکبیر، عن ابن عمر رض)

(۳۸) لَاَنْ اَقُوْلَهَا هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ م ت س مص عو۔

(۳۹) اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهٖ ت يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مص طس

(۴۰) خُذُوْا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا يَعْنِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُنَّ يَاْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ وَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ س مس صط طس

---

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کلمات مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی یہ کلمات مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیارے ہیں) (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ، عن ابی ہریرہ رض)

(۳۹) بیشک جنت اچھی مٹی والی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے اور وہ ایک ہموار میدان ہے اور اس کے درخت یہی کلمات ہیں[1] (ترمذی، عن ابن مسعود رض)

ان میں ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرہ رض)

(۴۰) ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کے لیے اپنی ڈھال لے لو یعنی یہ مذکورہ بالا کلمات کہو کیونکہ یہ قیامت کے دن (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں، آگے پیچھے اور اوپر نیچے سب طرف سے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں (نسائی، حاکم، طبرانی فی الصغیر، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رض)

---

[1] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انھوں نے فرمایا کہ اے محمد اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا (صلی اللہ وسلم علی نبینا وعلی ابراہیم السلام) اور بتا دینا کہ جنت کی اچھی مٹی ہے اور عمدہ پانی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ (مطلب یہ ہے کہ جنت میں سب کچھ ہے مگر جو کر کے لے جاتے اسی کے لیے ہے جو عمل صالح نہ کرے خالی رہ جاتے اس کے لیے خالی میدان کی طرح ہے لہٰذا ایمان عمل کرو تاکہ وہاں جاکر پالو۔) ترمذی

(۴۱) وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ م د ق

(۴۲) وَهُنَّ اللَّوَاتِي يُقَلْنَ فِي صَلٰوةِ التَّسْبِيحِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرُ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ

(۴۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ذر رضؓ)

صلوٰۃ التسبیح

(۴۲) اور یہی کلمے ہیں جو صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جاتے ہیں (اور اس کے پڑھنے کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس طرح ترغیب دی تھی کہ اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو ایسی دس چیزیں نہ بتا دوں؟ کہ جب آپ انہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے خطا سے اور قصد سے کیے ہوئے اور چھوٹے اور بڑے اور ظاہری اور پوشیدہ (سب گناہ) بخش دے گا (اور وہ دس باتیں یہ ہیں) کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُونَ مَرَّةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً د ق حب مس

کہیں، پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ کہیں، پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو (قومہ میں) دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ کریں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (تو دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں) دس بار کہیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں دس مرتبہ کہیں، پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائیں تو بیٹھ کر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ کہیں یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوتے، اسی طرح چاروں رکعتیں پوری کریں۔

اگر ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو ہر روز پڑھ لیں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اور اگر ہر جمعہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیں۔ لے

(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ماجہ، عن ابی رافع رضؓ و ابن عباسؓ)

لے اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(۴۳) وَهِيَ مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَ هُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ط

(۴۳) اور یہ مذکورہ بالا کلمات وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو باقیات صالحات ہیں (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں) اور یہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی عن ابی الدرداءؓ)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) احادیث میں اس نماز کے دو طریقے وارد ہوتے ہیں اوّل یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں ...... سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اُٹھے تو اللہ اکبر کہتا ہوا اُٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اللہ اکبر کہے بغیر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اسی طرح چوتھی رکعت کے تشہد کے بعد پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے پھر الحمد اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ اسی طرح ہو جیسا کہ طریق اوّل میں بتایا۔ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ تحیات کے ساتھ پڑھنے کی، علماء نے لکھا ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔

چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لیے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ۔ اس نماز کے لیے کوئی سورت قرآن کی متعین نہیں جونسی صورت دل چاہے پڑھے لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن میں سے چار سورتیں پڑھے تو بہتر ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

(۴۴) تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَنْ لَّا يَسْتَطِيْعُهٗ مص

(۴۵) وَكَذَالِكَ مَعَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ لَّا يَسْتَطِيْعُهٗ مَنْ اَخَذَهٗ فَقَدْ مَلَأَ يَدَهٗ مِنَ الْخَيْرِ د س

(۴۴) جو شخص قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو یہ کلمات اس کے لیے قرآن کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن ابی اوفیٰؓ)

(۴۵) اور اسی طرح یہ کلمات اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس شخص کے لیے قرآن مجید کے قائم مقام ہو جاتے ہیں جو قرآن شریف نہ سیکھ سکتا ہو اور جس نے اس پر عمل کر لیا اس نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔ (ابوداؤد و نسائی عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بعض حدیثوں میں بیس آیتوں کی بقدر آیا ہے اس لیے ایسی سورتیں پڑھے جو بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں، بعض نے اذا زلزلت الارض، والعادیات، الہٰکم التکاثر اور الکافرون اور النصر اور اخلاص کے بارے میں لکھا ہے کہ ان میں سے پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ۔ ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنے کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی اور انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لیکر گننا مکروہ ہے، بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتا رہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اسکو پورا کرے البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اُٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ۔ اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیئے اس لیے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

مزید تفصیلات کے لیے مرشدی حضرت شیخ الحدیث مولنا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کی کتاب فضائل ذکر کا مطالعہ فرمائیں (حاشیہ ہذا کا مضمون اسی کتاب سے لیا گیا ہے ۱۲)

(۴۶) وَهُنَّ اَيْضًا بِغَيْرِ الدُّعَاءِ مَعَ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ تُقَيِّضُ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلٰى جَمْعٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يُحَيِّيَ بِهِنَّ وَجْهُ الرَّحْمٰنِ **مو مس**

(۴۷) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَّحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَّ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ

(۴۶) اور نیز یہ کلمات دعا رمذکورہ کے بجائے) لفظ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو ان پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو ان کو اپنے پروں میں لے کر اوپر چڑھتا ہے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس کے پڑھنے والے کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کلمات کو رحمٰن جل مجدہٗ کی بارگاہ عالی میں پیش کر دیا جاتا ہے (تاکہ پڑھنے والے کی طرف اس کی رحمت متوجہ ہو اور اس کی خوشنودی حاصل ہو۔)

(حاکم، موقوفًا علی عبداللہ بن مسعودؓ)

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے منتخب فرماتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بیس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص اللہ اکبر کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وتہ دل سے کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَ لَهٗ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً وَّحُطَّتْ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ سَيِّئَةً **س ا مس ر**

(۴۸) اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِّثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيْعُهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَّ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ **ر ط**

(۴۹) سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُّسْرَجَةٍ مُّلْجَمَةٍ يُحْمَلُ

اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

(نسائی، احمد، حاکم، بزار عن ابی سعیدؓ وابی ہریرہؓ)

(۴۸) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے خطاب کر کے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کون کر سکتا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ (کا ایک بار کہنا ثواب میں) احد سے بڑا ہے (اسی طرح) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ثواب میں احد سے بڑا ہے) اور (اسی طرح) اللّٰهُ اَكْبَرُ (ثواب میں احد سے بڑا ہے)

(بزاز، طبرانی عن عمران بن حصینؓ)

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار کہنے کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اور ان پر جہاد میں غازیوں کو سوار کرا دیا جائے اور اللّٰهُ اَكْبَرُ سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں

عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ مِائَةَ تَعْدِلُ مِائَةَ بُدْنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ س ق مس ط مص تنحر بمكة ط و
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ س ق مس اط

(۵۰) بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ س حب مس ر اط۔

(۵۱) اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ

(کے ذبح کیے جانے) کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو

(نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، ابن ابی شیبہ عن ام ہانی رض)

طبرانی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ اکبر سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو اور وہ مکہ میں ذبح کیے جائیں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، طبرانی، عن ام ہانی رض۔ ایضاً وهی تتمة الرواية السابقة)

(۵۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واہ واہ! (یہ) پانچ چیزیں میزان (قیامت) میں کس قدر وزنی ہیں؟ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ یہ چار چیزیں ہوئیں اور پانچویں چیز یہ ہے کہ مسلمان کا صالح بچہ مر جائے اور وہ اس پر ثواب کے لیے صبر کرے (نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، احمد، طبرانی، عن ام سلمہ رض)

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک جن چیزوں سے تم اللہ کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سُبْحَانَ اللهِ، اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہیں اور یہ عرش الٰہی کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ

كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَوْ لَا يَزَالَ مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ ق مس

(۵۲) اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اَللهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ س حب

(۵۳) قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ع ا ر ط۔ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ا ط س غِرَاسُ الْجَنَّةِ حب ا ط

(۵۴) وَتَقَدَّمَ اَنَّهَا دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط

کی طرح ہوتی ہے اور وہ اپنے پڑھنے والے کو اللہ کی بارگاہ میں یاد دلاتے ہیں، کیا کوئی تم میں سے یہ پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ بارگاہ خداوندی میں اس کی یاد دلائی جاتی رہے۔

(ابن ماجہ، حاکم، عن نعمان بن بشیر رض)

(۵۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) یعنی اَللهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ بکثرت پڑھا کرو (نسائی، ابن حبان، عن ابی سعید الخدری رض)

(۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(صحاح ستہ، احمد، بزار، طبرانی، عن ابی موسی الاشعری رض)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے (احمد، طبرانی، نسائی، عن معاذ بن جبل رض)
اور ایک حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کا ایک درخت ہے (ابن حبان، احمد، طبرانی، عن ابی ایوب الانصاری رض)

(۵۴) اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے زیادہ سہل

(۵۵) كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُهَا فَقَالَ ---- أَتَدْرِيْ مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ إِلَّا بِعِصْمَةِ اللهِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى طَاعَةِ اللهِ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ ر

(۵۶) وَهِيَ مَعَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ س ر

(۵۷) مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

غم ہے۔ (حاکم، طبرانی، عن ابی ہریرہ رض) یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں اس کے علاوہ ۹۸ مرضوں کی دوا ہے۔

(۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا میں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہا آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی حفاظت کے بغیر کوئی شخص گناہ اور معصیت سے نہیں بچ سکتا اور اس کی مدد کے بغیر کوئی شخص کسی قسم کی نیکی نہیں کر سکتا۔ (بزار، عن ابن مسعود رض)

(۵۶) اور یہ کلمہ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ کے ساتھ مل کر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ خود مستقل بھی جنت کا ایک خزانہ ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ اس کے ساتھ ملا دو تو اور بڑا خزانہ ہو جاتا ہے۔ (نسائی، بزار، عن ابی ہریرہ رض)

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا میں اللہ کو پروردگار ماننے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر ماننے اور اسلام کو اپنا دین ماننے پر راضی ہوں تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(نسائی، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعید الخدری رض)

(۵۸) مَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّيْ إِنْ أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ إِلَّا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ إِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ عِنْدِيْ عَهْدًا

(۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّيْ إِنْ أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے میں تجھ سے اس زندگی میں (یہ) عہد کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسولؐ ہیں پس اگر تو مجھے میرے نفس کے سپرد کر دے گا تو تو مجھے برائی سے قریب اور بھلائی سے دور کر دے گا اور میں تو تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں پس تو مجھ سے ایسا عہد فرمائے جسے قیامت کے روز پورا فرمائے کیونکہ تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

تو اللہ تعالٰی قیامت کے دن اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندہ نے مجھ سے

فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ يُدْخِلْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَاَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَوْنًا اَخْبَرَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَا فِيْ اَهْلِنَا جَارِيَةٌ اِلَّا وَهِيَ تَقُوْلُ هٰذَا فِيْ خِدْرِهَا ۔

(۵۹) وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيْصٌ عَلٰى اَنْ يَّكْتُبُوْهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا حَتّٰى رَفَعُوْهَا اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ حب مس۔

ایک عہد کر رکھا ہے اُسے پورا کر دو چنانچہ اللہ عزوجل اُسے جنت میں داخل فرمادے گا
حضرت سہیل راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضؓ سے کہا کہ حضرت عوف نے مجھے ایسی ایسی حدیث سنائی ہے تو حضرت قاسم رضؓ نے کہا ہمارے گھر میں کوئی لڑکی ایسی نہیں ہے جو اپنے پردہ کے اندر رہتے ہوئے اس کو نہ پڑھتی ہو
(احمد، عن ابن مسعود رضؓ)

(۵۹) ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا اور یہ الفاظ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی (اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے بہت تعریف ہے پاکیزہ مبارک تعریف ہے جیسے ہمارا پروردگار پسند فرماتے اور راضی ہوں) کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دس فرشتے ان کلمات کی طرف لپکے اور ہر فرشتہ کو یہ حرص تھی کہ اس کو لکھ لے لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ کس طرح لکھیں یہاں تک کہ ان کلمات کو ربّ العزت کی طرف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندہ نے کہے ہیں۔ (ابن حبان، حاکم عن انس رضؓ)

(۶۰) وَتَقَدَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ خ س

(۶۱) اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ص وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ص طس اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً خ س ق طس مِائَةَ مَرَّةٍ طس مس

(۶۲) تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ عو

(۶۳) مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً د

(۶۴) اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ م د س۔

توبہ واستغفار کی ضرورت اور فضیلت

(۶۰) سیدالاستغفار کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے (جو صبح وشام کی دعاؤں میں بیان ہو چکی ہے) (بخاری، نسائی عن شداد بن اوسؓ)

(۶۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے دن میں ستر مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔
(ابو یعلی، طبرانی فی الاوسط، عن انس رضؓ)
اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ ستر بار سے زیادہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔
(بخاری، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرہ رضؓ)
اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ سو بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں (طبرانی فی الاوسط ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۶۲) (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ) اپنے پروردگار کے حضور میں توبہ کرو پس میں اس کے حضور میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (ابو عوانہ عن ابن عمر رضؓ)

(۶۳) جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار کرنے والا (شمار) نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے (ابوداؤد، عن ابی بکر الصدیق رضؓ)

(۶۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر زنگ آجاتا ہے (اس لیے) میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن الاغر المزنی رضؓ)

(۶۵) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُوْنَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ اص وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ م

(۶۶) مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ت س

(۶۷) مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ طس

---

(۶۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہوں جن سے آسمان و زمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرما دے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائے جو گناہ اور خطائیں کریں پھر اللہ سے مغفرت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (احمد، ابو یعلیٰ، عن ابی سعید الخدری رضؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (دنیا سے) لیجائے یعنی اٹھالے اور ایسی قوم پیدا فرمائے جو گناہ کرکے استغفار کرے پھر اللہ ان کو بخشے (مسلم، عن ابی ہریرۃ رضؓ)

(۶۶) جو شخص اللہ سے مغفرت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دے گا (ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رضؓ)

(۶۷) یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔

(طبرانی فی الاوسط، عن الزبیر رضؓ)

(۶۸) مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَآءِ ذُنُوْبِهٖ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ مس

(۶۹) اِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ بَنِيْ اٰدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِيْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ فَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ اص

(۷۰) وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ مس۔

---

(۶۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے (اس کے لکھنے سے) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر) ٹھہر جاتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اپنے گناہ سے استغفار کر لیا تو وہ فرشتہ (آخرت میں) اس گناہ کی اطلاع اُسے نہیں دیگا اور نہ قیامت کے روز اس پر اُسے عذاب دیا جائے گا (حاکم، عن ام عصمہ رضؓ)

(۶۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار عز و جل سے کہا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے اندر رہیں گی، اس پر پروردگار جل مجدہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں انہیں برابر بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

(احمد، ابو یعلیٰ، عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۷۰) اور اس شخص کی حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا تھا ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! (صلوٰۃ التوبہ کے بیان میں گذر چکی ہے جو مستدرک حاکم میں حضرت جابر سے مروی ہے

(۷۱) مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللّٰهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرٰى فِيْ أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا اسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ ر

(۷۲) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ط

(۷۳) وَتَقَدَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا الْحَدِيْث د س ق حب

(۷۴) وَتَقَدَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ الْحَدِيْث ط

---

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی بندہ کے نامۂ اعمال پیش کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نامہ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیئے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول و آخر کے درمیان میں لکھے ہوئے ہیں (بزار، عن انس رض)

(۷۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے (طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رض)

(۷۳) اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ جو شخص استغفار میں لگا رہے یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباس رض)

(۷۴) اور یہ حدیث بھی گذر چکی ہے کہ جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لیے ۲۷ یا ۲۵

(۷۵) وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ جَاءَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ قَالَ يُغْفَرُ لَهٗ طس ط

(۷۶) يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ت

بار مغفرت طلب کرے گا ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

(طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء رض)

(۷۵) اور اس شخص کی حدیث بھی گذر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا تھا کہ ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے آپ نے فرمایا وہ اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے اس شخص نے کہا پھر وہ اس سے استغفار کر لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے (تفصیل کے ساتھ نماز توبہ میں بیان ہو چکی ہے)

(طبرانی فی الاوسط، طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر رض)

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم جب تک تو مجھ سے دعا مانگے گا اور امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا خواہ تیری کچھ بھی حالت ہو اور میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں تیری مغفرت کر دوں گا اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے اور پھر مجھ سے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر مغفرت سے ملاقات کروں گا (ترمذی عن انس رض)

(۷۷) إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ ۔ خ م س

(۷۷) ایک بندہ گناہ کرکے کہتا ہے اے رب! میں نے گناہ کرلیا تو اُسے بخشدے تو پروردگار فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر اس کی پکڑ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا پھر جب تک اللہ کی مشیت ہے گناہ سے باز رہتا ہے پھر گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو کہتا ہے اے رب میں نے ایک گناہ اور کرلیا تو میری مغفرت فرما دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس پر مؤاخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کردی پھر جب تک اللہ چاہے بندہ گناہ سے باز رہتا ہے پھر اس کے بعد گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو کہتا ہے اے رب! میں نے ایک اور گناہ کرلیا تو مجھے معاف فرما دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر گرفت فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا (یہ بخشش کی بات تین بار ذکر فرمائی) پس جو چاہے عمل کرے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۷۸) طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا ۔ ق

(۷۹) وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الَّذِي شَكَا إِلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِهِ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ۔ مص ى ۔

وَكَيْفِيَّةُ الْاِسْتِغْفَارِ

(۱) أَسْتَغْفِرُ اللهَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ ۔ مو م ۔

(۲) مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ ۔ د ت ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ت حب مو ط ۔

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی ہے اس شخص کے لیے جو اپنے نامۂ اعمال میں (قیامت کے دن) کثرت سے استغفار پائے۔

(ابن ماجہ عن عبداللہ بن بسر رضؓ)

(۷۹) اور اس شخص کی حدیث گذر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تھا تم استغفار کیوں نہیں پڑھتے؟

(ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن حذیفہ رضؓ)

استغفار کا طریقہ

اور استغفار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے:۔

(۱) أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ ط — میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

(مسلم، موقوفاً علی الاوزاعی)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یہ کہے:

خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مص۔

(۳) وَاِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مِائَةَ مَرَّةٍ عه حب۔

مَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَّكَذِبًا بَلْ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رہنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں

تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو (ابوداؤد، ترمذی، عن زید رض)

اور ایک روایت میں اس کا تین بار پڑھنا آیا ہے (ترمذی، ابن حبان)

اور بعض روایات میں ہے کہ اس کو پانچ بار پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگوں کے برابر ہوں۔ (واخرجہ الطبرانی موقوفاً)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار یہ پڑھتے تھے: (ابن ابی شیبہ، عن ابی سعید رض)

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ بلاشبہ آپ ہی بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔

(سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابن عمر رض)

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں)

يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَلَيْسَ كَمَا فَهِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كَذِبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَاِنَّهٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَاُ اِلَى اللّٰهِ بِقَلْبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا الْقَوْلُ رَابِعَةٌ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَّاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَتُبْ فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ كَذِبٌ وَّاَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهٗ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَيُقْبَلُ فَمَنْ

کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور گناہ ہے بلکہ یوں کہے:
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔)

اور اس کے وہ معنی نہیں ہیں جو ہمارے بعض ائمہ نے سمجھے ہیں کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہنا (علماء معانی و بیان کی تعریف کے اعتبار سے) جھوٹ ہے (یا شریعت کے اعتبار سے گناہ ہے) بلکہ مطلب یہ ہے کہ غفلت کے ساتھ صرف زبان سے توبہ استغفار کرنا تقصیر اور گناہ ہے (اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہوتی ہیں) پس جب کوئی شخص غفلت کے ساتھ مغفرت مانگے گا اور مغفرت چاہنے میں حضور قلب نہ ہوگا اور دل سے اللہ کی طرف رجوع نہ ہوگا تو یہ ایک طرح کا گناہ ہوگا جس کی سزا محرومی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ہمارا استغفار بھی بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے ؎

ہست استغفار ما محتاج استغفار ما

اور جب یہ کہا کہ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ (میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں) اور (دل سے) توبہ نہ کی تو اس میں کچھ شک نہیں یہ جھوٹ ہے (کیونکہ توبہ میں ندامت اور حضور قلب شرط ہے) لیکن مغفرت اور توبہ کی دعا ایسے الفاظ میں کرنا جن میں دعویٰ نہ ہو اور جس میں صیغہ متکلم کا نہ ہو (مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ کہنا) اگرچہ غفلت ہی کے ساتھ ہو

اَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَّلِجَ وَيُوْخَذُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّقَطْعُهٗ لِمَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَهَا قَدْ كُشِفَ لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا

ٹھیک ہے) کیونکہ کبھی قبولیت کے اوقات میں دعا اور توبہ مقبول ہوجاتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شخص باربار دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو کبھی نہ کبھی اندر پہنچ ہی جاتا ہے اور دعائے مغفرت باربار کرنا اور اس کا بہتر ہونا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار استغفار کرتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پختگی کے ساتھ یہ فرمانا کہ جو شخص ایک بار یا تین بار — اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ گیا ہو یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ توبہ و استغفار باربار کرے۔ پس اب تمہارے لیے پردہ اٹھا دیا گیا ہے جسے تم اپنے لیے بہتر سمجھو اختیار کرلو۔ (یعنی جس قدر چاہو استغفار کرو)

کتاب الزہد میں حضرت لقمان (حکیم) سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے) فرمایا اپنی زبان کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کا عادی بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں ہیں جن میں وہ سائل کو محروم نہیں فرماتا۔

المنزل السّابع

یوم الاربعاء

ساتویں منزل

بروز بدھ

یہ الحصن الحصین کی آخری منزل ہے اس میں اوّلاً قرآن مجید اور اس کی خاص خاص سورتوں کے فضائل بیان کیے ہیں، پھر وہ دعائیں لکھی ہیں جو کسی وقت یا کسی سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، یہ بہت جامع دعائیں ہیں ان کو روزانہ نہیں تو ہفتہ میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں۔ چونکہ مصنف نے صرف دعائیں لکھی ہیں یہاں ان کے فضائل وغیرہ مذکور نہیں ہیں اس لیے ہم نے ان دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ شرح میں نقل نہیں کیا ہے نمبر دے کر ترجمہ لکھ دیا ہے یہ دعائیں نمبروں کے اعتبار سے ۱۰۷ ہیں لیکن ایک دعا متعدد دعاؤں پر مشتمل ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے یہ دعائیں صفحہ ۴۴۹ سے لیکر ۴۸۲ تک چلی گئی ہیں۔

ان کو پڑھتے وقت اُردو ترجمہ بھی کبھی کبھی دیکھ لیا کریں تاکہ معلوم ہو کہ اپنے رب سے کیا مانگ رہے ہیں،

عرفات کی حاضری کا وقت ہو تو ان دُعاؤں کو حضورِ قلب کے ساتھ ضرور پڑھیں اور عرفات کی دوسری دُعائیں بھی پڑھیں جو منزل چہارم میں گذر چکی ہیں۔

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰیَاتٍ

(۱) اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ

(۲) یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَآ اُعْطِی السَّآئِلِیْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهٖ ت می

(۳) تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ

قرآن عظیم اور اس کی بعض سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

(۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے سامنے) اپنے پڑھنے والے کا شفیع (یعنی سفارشی) بن کر آئے گا۔

(مسلم، عن ابی امامہ رض)

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ہو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی، دارمی، عن ابی سعید الخدری رض)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور اُسے پڑھو کیونکہ قرآن سیکھ کر پڑھنے والے اور اس کو لے کر کھڑے ہونے والے یعنی نماز میں پڑھنے والے کی مثال مشک کی بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ مہکتی ہے اور

فَقَرَأَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُلِئَ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهٗ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ يَتَعَلَّمُهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ ت س ق حب

(۴) مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ ت

(۵) لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ خ م

اور اس شخص کی مثال جو قرآن سیکھتا ہے پھر سوجاتا ہے (یعنی رات کو نماز میں نہیں پڑھتا تھا حالانکہ قرآن اس کے دل میں ہے) اس مشک کی تھیلی جیسی ہے جس کے اندر مشک تو ہے مگر اس کا منہ بند ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا (کم از کم) دس گنا ثواب ہے، میں یہ نہیں کہتا (مجموعہ) "الٓمّٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے لہ (ترمذی، عن ابن مسعودؓ)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رشک دو ہی شخصوں پر ہے ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے (تلاوت کرتا ہے یاد کرتا ہے، صحیح کرتا ہے نماز اور خارج نماز پڑھتا ہے) اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو دن رات (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے (بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

لہ لہٰذا صرف الٓمّٓ کہنے پر ۳۰ نیکیاں مل جائیں گی ۱۲

(۶) يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا د ت

(۷) اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُهٗ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ خ م

اَلْفَاتِحَةُ

(۱) اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ خ د س ق۔

(۲) اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مس

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے دن کہا جائیگا کہ پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام سب سے آخری آیت پر ہے جو تو پڑھے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابن عمرؓ)

(۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے وہ نیکیاں لکھنے والے بزرگ اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید (اپنی زبان کی لکنت کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (ایک تلاوت کا دوسرا مشقت برداشت کرنے کا) بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

فضائل سورہ فاتحہ

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ قرآن کی سورتوں میں سب سے بڑی (مرتبہ والی) سورت ہے جو سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے فاتحۃ الکتاب عرش الٰہی کے نیچے سے عطا ہوئی ہے (حاکم، عن معقل بن یسارؓ)

(لہ لہ لہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(۳) بَيْنَا جِبْرِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهٗ م س

اَلْبَقَرَةُ

(۱) إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ

(۳) ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ (یکایک اوپر سے) ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا، یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ! خوش ہو جیئے یہ دو نور آپ کو دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیتے گئے ایک سورۃ فاتحہ، دوسرے سورۃ بقرہ کی اخیر کی آیتیں یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے لیکر ختم سورۃ تک۔ ان میں سے جو حصہ بھی آپ پڑھیں گے (جو دعا پر مشتمل ہے) آپ کا مطلوب آپ کو دیا جائے گا۔ (مسلم، نسائی، عن ابن عباس رض)

فضائل سورہ بقرہ

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
لہ السبع المثانی یعنی سات آیتیں جو بار بار نماز میں دہرائی جاتی ہیں ۱۲
کہ القرآن العظیم یعنی سورہ فاتحہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے تمام اصولی مضامین کا خلاصہ ہے ۱۲
کہ فاتحۃ الکتاب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی سب سے پہلی سورت ہے جس سے کلام پاک کی ابتدا ہوتی ہے ۱۲

م ت س

(۲) اِقْرَءُوْهَا فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ م

(۳) لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَّسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ ت مس حب

(۴) مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلٰثَ لَيَالٍ وَّمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهٗ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حب

(۵) أُعْطِيْتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ مس۔

پڑھی جاتی ہے
(مسلم ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رض)

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ بقرہ پڑھتے رہا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے اور یہ باطل والوں کے بس کی نہیں۔
(مسلم، عن ابی امامہ رض)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے۔
(ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرہ رض)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات میں جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا شیطان اس کے گھر میں تین رات تک داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن میں اسے پڑھے گا شیطان اس کے گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔
(ابن حبان، عن سہل بن سعد رض)

(۵) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے سورہ بقرہ ذکر اول سے عطا فرمائی گئی ہے
(حاکم، عن معقل بن یسار رض)

اَلْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَان

(۱) اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا م

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

(۱) هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ م د

(۲) هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت حب مس

(۳) وَلَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ حب

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو چمکتی ہوئی سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن دو ابر کے ٹکڑوں یا دو سائبانوں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح آئیں گی اور اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑیں گی (مسلم، عن ابی امامہؓ)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیت الکرسی (فضیلت میں) قرآن مجید کی آیات میں سب سے اعظم یعنی بڑی ہے (مسلم، ابوداؤد، عن ابی بن کعب رضؓ)

(۲) اور فرمایا کہ یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے (ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن سہل بن سعد و ابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیت الکرسی جس بچہ اور مال پر رکھ دی جائے (یعنی اس کو پڑھ کر دم کر دیا جائے یا لکھ کر رکھ دی جائے) شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(ابن حبان، عن سہل بن سعد رضؓ)

اَلْاٰيَتَانِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ

(۱) لَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ ت س حب مس

(۲) اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰيَتَيْنِ اَعْطَانِيْهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ عَرْشِهٖ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْاٰنٌ وَّدُعَاءٌ مس

اَلْاَنْعَامُ

(۱) لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَيَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ مس

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک ایسی ہیں کہ جس گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن نعمان بن بشیرؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے کہ جو اپنے خزانہ سے مجھے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے انہیں خود سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ رحمت ہیں اور قرآن ہیں اور دعا ہیں (حاکم، عن ابی ذرؓ)

سورۂ انعام کی فضیلت

(۱) سورۂ انعام جب نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا پھر فرمایا کہ اس سورت کو اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں نے رخصت کیا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک دیا (حاکم، عن جابرؓ)

اَلْکَهْفُ

① مَنْ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ مس مَنْ قَرَأَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ مو مى

② مَنْ قَرَأَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِّنْ مَّقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ س مس۔
مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَّقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهُ طس

سورۂ کہف کی فضیلت

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے دن جو شخص سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے اِس جمعہ سے اس جمعہ تک ایک نور روشن رہے گا۔ (حاکم عن ابی سعید الخدری رضؓ)
اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات میں اس کو پڑھے اس کے لیے اس کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان نور روشن رہے گا
(دارمی موقوفاً علیٰ ابی سعید رضؓ)

② فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اس کو اس طرح پڑھے جس طرح وہ اتری ہے (یعنی بالکل صحیح پڑھے) تو اس کے لیے اس کی جگہ سے مکہ تک یہ سورت نور بن جائیگی اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے پھر دجال ظاہر ہو جائے تو اس پر قابو نہیں پائے گا۔ (نسائی، حاکم، عن ابی سعید رضؓ)

③ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ م د س ت مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ م د مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ س الْاَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ م د س۔

④ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ت

⑤ مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَهَا اَلْحَدِيْثَ مُ عه فَاِنَّهَا جِوَارٌ لَّهُ مِنْ فِتْنَتِهِ د

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے سورۂ کہف پڑھی اس کے لیے وہ قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر دجال نکل آیا تو وہ اُسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید رضؓ)

③ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی الدرداء رضؓ)
اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی الدرداء رضؓ)

④ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا (ترمذی، عن ابی الدرداء رضؓ)

⑤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دجال کو پائے اُسے چاہیئے کہ اس پر سورۂ کہف کی شروع کی (دس) آیتیں پڑھ دے (الحدیث) (مسلم، سنن اربعہ عن نواس بن سمعان)
کیونکہ یہ آیتیں دجال کے فتنہ سے اس کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہیں (ابوداؤد، عن ابی الدرداء رضؓ)

① وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ
وَالطَّوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى مس

①٠ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ
لَا يَقْرَاُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ
لَهٗ اِقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ س د ق حب

الْفَتْحُ
هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ خ س ت

سورۂ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے سورۂ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے دی گئی ہیں[1] (حاکم، عن معقل بن یسار رض)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰسٓ قرآن مجید کا دل ہے جو اس کو اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت کے ثواب کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، اسے اپنے مُردوں پر پڑھو (یعنی جب نزع کا وقت ہو تو سناؤ) (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، عن معقل بن یسار رض)

سورۂ فتح کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (بخاری، نسائی، ترمذی، عن ابن عمر رض)

---

[1] طواسین سے سورہ نمل اور سورۂ شعراء اور قصص مراد ہیں کیونکہ سورہ نمل طٰسٓ سے اور اور شعراء و قصص طٰسٓمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔ حوامیم سے وہ سورتیں مراد ہیں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں یعنی سورۂ مومن، حٰمٓ سجدہ، شوریٰ، زخرف، دخان، جاثیہ احقاف، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توریت شریف تختیوں میں لکھی ہوئی دی گئی تھی، تختیوں سے یہی تختیاں مراد ہیں ۱۲

تَبَارَكَ الْمُلْكُ

① ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ حب عه مس

② تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ حب

③ وَدِدْتُ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مس

④ يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ صَدْرِهٖ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ رَاْسِهٖ كُلٌّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَاَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ مو مس

سورۂ ملک کی فضیلت

① فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک کی تیس آیتیں ہیں انہوں نے ایک شخص کی سفارش کی یہاں تک کہ بخش دیا گیا (ابن حبان، سنن اربعہ، حاکم عن ابی ہریرہ رض)

② اور یہ بھی فرمایا کہ سورۂ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ اپنے پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگتی رہتی ہے جب تک کہ اُسے بخش نہ دیا جائے۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ رض)

③ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ سورہ ملک ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی ہر شخص کو یاد ہو) (حاکم، عن ابن عباس رض)

④ عذاب کے فرشتے (جب) آدمی کے پاس اسکی قبر میں آتے ہیں تو (اول) اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں پاؤں کہتے ہیں تمہارے لیے (اس طرف سے کوئی) راستہ نہیں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر اس کے سینہ کی جانب یعنی پیٹ کی طرف سے آتے ہیں پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض کہ) ہر عضو یہی کہتا ہے کہ میری طرف سے عذاب آنے کا کوئی راستہ نہیں پس یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے اور یہ سورت توریت میں بھی ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ

(۱) رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ت مس

(۲) یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ مَرَّتَیْنِ د س مس حب

اَلْكَافِرُوْنَ

(۱) رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت مس۔

پس جس شخص نے رات میں اسے پڑھا اس نے بہت ہی زیادہ ثواب کمایا اور بہت ہی اچھا کام کیا (حاکم موقوفاً علی ابن مسعود رضؓ)

سُورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ کی فضیلت

(۱) اذا زلزلت (ثواب میں) قرآن شریف کا چوتھائی حصہ ہے (ترمذی عن انس رضؓ)

اور (ایک روایت میں ہے کہ) وہ نصف قرآن کے برابر ہے (ترمذی، حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۲) ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی جامع سورت پڑھا دیجئے آپ نے انہیں سورہ اذا زلزلت پڑھا دی جب آپ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی بھی اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور اس کے بعد چلے گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یہ شخص کامیاب ہوا یہ شخص کامیاب ہوا (ابوداؤد، حاکم، نسائی، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ)

سُورۃ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی فضیلت

(۱) قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے (ترمذی عن انس رضؓ)

(۲) نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا تُقْرَاٰنِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَلْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ حب

(۱) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"

(۱) ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ خ م ت ق تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ خ د ت ق

(۲) وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ یَقْرَأُ بِهَا لِاَصْحَابِهٖ فِی الصَّلٰوةِ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ خ م س

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رضؓ)

(۲) کیا ہی اچھی ہیں یہ دونوں سورتیں یعنی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص جو فرضوں سے پہلے فجر کی سنتوں کی دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں (ابن حبان، عن عائشہ رضؓ)

سُورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کی فضیلت

(۱) سورہ اذا جاء نصر اللہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے (ترمذی، عن انس رضؓ)

سورۃ اخلاص کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (ثواب میں) تہائی قرآن ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری رضؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ تہائی قرآن کے برابر ہے (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق فرمایا جو ہر نماز میں اپنے مقتدیوں کو سورۃ اخلاص سے نماز پڑھاتا تھا کہ اسے خبر دیدو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے (بخاری، مسلم، نسائی عن عائشہؓ)

(۳) وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ يُلَازِمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ خ ت

(۴) وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُهَا فَقَالَ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ أَيْ لَهُ مُ ت طا س مس۔

(۵) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ خ د س

(۶) مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ أُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ ت

---

(۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا جو نماز میں ہمیشہ دوسری سورت کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ بھی پڑھا کرتے تھے، کہ تمہاری اس محبت نے جو سورۃ اخلاص سے ہے تمہیں جنت میں داخل کر دیا (بخاری، ترمذی، عن انس رضؓ)

(۴) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (سورۃ اخلاص) پڑھتے سنا تو فرمایا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی

(مسلم، ترمذی، طبرانی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۵) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ (سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے

(بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابی سعید الخدری رضؓ)

(۶) جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنی داہنی کروٹ پر سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھ کر سو جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

(ترمذی، عن انس رضؓ)

الْفَلَقُ وَالنَّاسُ

(۱) أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا د س إِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا س حب

(۲) وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ت س ق

(۳) مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا س مص

(۴) إِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ مص

سورہ فلق اور سورہ ناس کی فضیلت

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہتر دو سورتیں (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نہ بتاؤں جو پڑھی جاتی ہیں۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عقبہ بن عامر رضؓ)

ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو ان جیسی کوئی سورت (پناہ مانگنے کے بارے میں) تم ہرگز نہیں پڑھوگے (نسائی، ابن حبان، عن جابر رضؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نازل ہوئیں تو آپ نے ان دونوں کو استعاذہ کے لیے اختیار فرما لیا اور ان کے علاوہ (استعاذہ کی) سب دعاؤں کو چھوڑ دیا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان جیسی سورتوں کے ذریعہ نہ کسی سائل نے سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی (نسائی، ابن ابی شیبہ عن عقبہ رضؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم سوؤ اور اٹھو ان دونوں سورتوں کو پڑھو۔

(ابن ابی شیبہ، عن عقبہ بن عامر رضؓ)

(۵) اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْلَغَ عِنْدَهٗ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ مس لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ی

(۶) اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ تَرَ مِثْلَهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ م ت س

---

(۵) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھا کرو کیونکہ تم ہرگز کوئی سورت ایسی نہیں پڑھو گے جو (پناہ مانگنے کے بارے میں) اللہ کو اس سے بڑھ کر محبوب ہو اور جو پناہ مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر ادا کرنے والی ہو۔ پس اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس سورت کا پڑھنا فوت نہ ہو تو ایسا کرو (یعنی اس کو اہتمام اور پابندی سے پڑھا کرو) (حاکم، عن عقبہ بن عامرؓ)

ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم ہرگز ایسی کوئی سورت نہ پڑھو گے جو پناہ مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک ادا کرنے میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے بڑھ کر ہو۔ (ابن السنی، عن عقبہ بن عامرؓ)

(۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں گذشتہ رات چند آیات نازل ہوئی ہیں تم نے ان جیسی سورتیں کبھی نہیں دیکھی ہیں سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، عن عقبہ بن عامرؓ)

وَالْاَدْعِيَةُ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَخْصُوْصَةٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ع

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

وہ دعائیں جو کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

(۱) اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور کانے دجّال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا زیادہ فاصلہ کر دے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ (صحاح ستہ، عن عائشہؓ)

(۲) اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی و

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس صط

③ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ حب مس صط۔

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ م د ت س

موت کے فتنہ سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الصغیر عن انسؓ)

③ اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دل کی سختی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے اور ذلت سے اور خواری سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گنہگاری سے اور جھگڑے بازی سے اور شہرت کے لیے عمل کرنے سے اور دکھاوے سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بہرہ پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور برے امراض سے اور قرض کے بوجھ سے۔

(ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الصغیر عن انس رضؓ)

④ اور اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے اور عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخل سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن انسؓ)

⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س

⑥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا خ م ت س مص

⑤ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بخل سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی، عن سعد بن وقاص رضؓ)

⑥ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور کنجوسی سے اور ضعف پیری سے اور عذاب قبر سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک فرما دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک و آقا ہے۔
اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن زید بن ارقم رضؓ)

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ د س ق حب

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ م خ س۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ خ

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د س ق۔

---

(۷) اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور بری عمر سے (یعنی بہت ضعیف اور بوڑھا ہو جانے سے) اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن عمرؓ)

(۸) اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے گمراہ کرے تو ہی وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن وانس مر جائیں گے۔ (مسلم، بخاری، نسائی، عن ابن عباسؓ)

(۹) اے اللہ ہم بلا و مصیبت کی سختی سے اور بدبختی کے پانے سے اور قضاء کے فیصلہ سے جو ہمارے حق میں اچھا نہ ہو اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (بخاری، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۰) اے اللہ! میں اپنے ان اعمال کی برائی سے جو کر چکا ہوں اور ان اعمال کی برائی سے جو ابھی نہیں کیے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ س مص

(۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ م د س

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔ ت د س مس

(۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د س ق مس

(۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ

---

(۱۱) اے اللہ میں اپنے علم اور جہل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں (نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

(۱۲) اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چلے جانے سے اور تیری عافیت کے ہٹ جانے سے اور تیری سزا کے اچانک آجانے سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمرؓ)

(۱۳) اے اللہ میں اپنے کان اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن شکل بن حمیدؓ)

(۱۴) اے اللہ! میں فقر و فاقہ اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم بننے سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۵) اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب جانے سے اور گر کر اور ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہو جانے سے اور اس

التردي واعوذ بك من الغرق والحرق والهرم واعوذ بك ان يتخبطني الشيطان عند الموت واعوذ بك من ان اموت في سبيلك مدبرا واعوذ بك من ان اموت لديغا د س مس

(۱۶) اللهم اني اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء ت حب مس والادواء ت۔

(۱۷) اللهم انا نسئلك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله ت

سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے مرتے وقت گمراہ کردے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستہ میں پیٹھ پھیرتے ہوئے مروں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ (سانپ بچھو وغیرہ کے) ڈسنے سے مروں۔

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابی یسیر رضؓ)

(۱۶) اے اللہ میں برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات نفسانی اور برے امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن قطبۃ بن مالک رضؓ)

(۱۷) اے اللہ! ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور ہم ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہی کفایت کرنے والا ہے اور طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

(ترمذی، عن ابی امامہ رضؓ)

(۱۸) اللهم اني اعوذ بك من جار السوء في دار المقامة فان جار البادية يتحول س حب مس

(۱۹) اعوذ بالله من الكفر والدين س حب مس

(۲۰) اللهم اني اعوذ بك من غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة الاعداء مس حب۔

(۲۱) اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع وقلب لا يخشع ودعاء لا يسمع ونفس لا تشبع مس مص و من الجوع فانه بئس الضجيع مس مص ومن الخيانة فبئست البطانة ومن الكسل والبخل والجبن و من

---

(۱۸) اے اللہ! میں مستقل قیام کے برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لیے کہ سفر کا ساتھی تو جدا ہو ہی جاتا ہے۔

(نسائی ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۱۹) میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۲۰) اے اللہ! میں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(حاکم، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمرو رضؓ)

(۲۱) اے اللہ میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں

(حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود رضؓ)

اور بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے جو پاس لیٹتا ہے۔

(حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن مسعودؓ و ابی ہریرہ رضؓ)

الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ حب

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ حب مس مص

اور خیانت سے کہ وہ بُری ہمراز ہے تیری پناہ لیتا ہوں اور سستی سے اور بخل سے اور بُزدلی سے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے اور اس بات سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مغفرت کے اسباب اور نجات دلانے والے کام اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی سے غنیمت کا سوال کرتے ہیں اور بہشت کے داخلہ اور دوزخ سے نجات ہونے کی کامیابی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

(حاکم، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۲۲) اے اللہ! میں تجھ سے کار آمد علم مانگتا ہوں اور غیر نافع علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(ابن حبان، عن جابر رضی اللہ عنہ)

(۲۳) اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس عمل سے جو مقبول نہ ہو اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو۔ اور اس بات سے جو سُنی نہ جائے۔

(ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا مو خ م

(۲۵) نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ عو

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ مص طس

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ طس

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ

---

(۲۴) اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا ہم دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالے جائیں (یعنی خدا نخواستہ ہم دین حق سے مرتد ہو جائیں یا دین کی آزمائش میں مبتلا ہوں اس سے پناہ مانگتے ہیں (بخاری، مسلم موقوفاً علی ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ)

(۲۵) ہم دوزخ کے عذاب اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں (ابو عوانہ عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

(۲۶) اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(ابن ابی شیبہ عن ابن عمر، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(۲۷) اے اللہ میرے دانستہ اور نادانستہ کیے ہوئے گناہ بخش دے

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(۲۸) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو (طبرانی فی الکبیر عن جریر رضی اللہ عنہ)

وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ط

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ط

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ د س مص۔

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ د

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ د

---

(۲۹) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رض)

(۳۰) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرے دن سے اور بُری رات سے اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے اور مستقل قیام کے بُرے پڑوسی سے (طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر رض)

(۳۱) اے اللہ میں برص اور جنون اور جذام اور بُرے امراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن انس رض)

(۳۲) اے اللہ میں جھگڑے سے اور نفاق سے اور بداخلاقی سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رض)

(۳۳) اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے جو پاس لیٹتا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بُری ہمراز ہے (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رض)

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ د

(۳۵) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ خ م د س

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ خ م مص

(۳۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ خ م اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ خ م

---

(۳۴) اے اللہ میں ان چار باتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (ابوداؤد، عن ابی ہریرہ رض)

(۳۵) اے اللہ! اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رض)

(۳۶) اے اللہ میری خطا، میری نادانی، اور میرا اپنے کام میں حد سے بڑھ جانا اور وہ سب گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے۔

(بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ الاشعری رض)

(۳۷) اے اللہ مجھ سے جو گناہ سچ مچ ارادہ سے اور جو ہنسی سے اور جو نادانستہ اور دانستہ طور پر سرزد ہوئے سب کو معاف فرما دے اور یہ سب مجھ ہی سے ہوا (بخاری، مسلم، عن عائشہ رض)
دوسری روایت میں اس کے ساتھ لفظ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ آخر تک زیادہ ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے
(بخاری، مسلم عن ابی موسیٰ رض)

(۳۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مص

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ خ م

(۴۰) اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ م س

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ م اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ م

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى م ت ق

(۳۸) اے اللہ! بخش مجھے ارادہ سے اور ہنسی سے اور خطا سے اور قصداً جو گناہ مجھ سے سرزد ہوتے سب کو معاف فرما دے اور یہ سب مجھ سے ہی ہوا ہے (ابن ابی شیبہ عن ابی موسی الاشعری رض)

(۳۹) اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ (بخاری، مسلم عن عائشہ رض)

(۴۰) اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو تو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے (مسلم، نسائی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)

(۴۱) اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے درست رکھ (مسلم عن ابی ہریرہ رض) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کا سوال کرتا ہوں (مسلم عن ابی ہریرہ رض)

(۴۲) اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن مسعود رض)

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ م

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م وَاهْدِنِيْ م

(۴۵) رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ ذَكَّارًا لَّكَ شَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُطِيْعًا اِلَيْكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ

(۴۳) اے اللہ! میرا دین سنوار دے جو میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوط پکڑنے کی چیز ہے اور میری دنیا درست فرما دے جس میں میری یہ موجودہ زندگی ہے اور میری آخرت ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا اور میری موت کو میرے لیے ہر ناگوار چیز سے نجات پانے کا سبب بنا (مسلم عن ابی ہریرہ رض)

(۴۴) اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما (مسلم عن ابی مالک رض) اور مسلم کی ایک روایت میں وَاهْدِنِيْ بھی ہے (مجھے راہ حق پر چلا)

(۴۵) اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما اور مجھے فتح دے اور میرے اوپر کسی کو غالب نہ فرما اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا اور مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور میرے لیے ہدایت کو آسان فرما اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار تو مجھے ایسا بنا دے کہ خوب زیادہ تیرا ذکر کرتا رہوں اور خوب زیادہ تیرا شکر ادا کرتا رہوں اور خوب زیادہ تجھ سے ڈرتا رہوں اور خوب زیادہ تیرا فرمانبردار رہوں

أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي ع ه حب مس مص۔

(۴۶) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ ق د۔

(۴۷) اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا د حب مس ط۔

اور خوب زیادہ تیری اطاعت میں لگا رہوں اور تیری طرف متوجہ رہوں تیرے حضور میں گریہ و زاری کروں اور تیری طرف رجوع رہوں اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرمایئے اور میرے گناہوں کو دھو دیجئے اور میری دعا قبول فرمایئے اور میری حجت ثابت کیجئے اور میری زبان ٹھیک رکھیئے اور میرے دل کو ہدایت پر رکھیئے اور میرے سینہ سے کینہ کپٹ کھینچ دیجئے۔ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن عباسؓ)

(۴۶) اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمارے اعمال قبول فرما اور ہمیں بہشت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے بچا اور ہمارے تمام حالات درست فرما۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابی امامۃ الباہلی رضؓ)

(۴۷) اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے اور ہمارے آپس کے تعلقات خوشگوار بنا دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنیوں میں لا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں میں اور

(۴۸) اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ت حب مس مص

(۴۹) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي مس لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ا

ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں بہت مہربان ہیں اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ثناخواں بنا اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا فرما۔ (ابوداؤد، طبرانی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۴۸) اے اللہ میں آپ سے صحیح کاموں میں ثابت قدمی اور مضبوط صحیح راہ اور آپ کے نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت کا سوال کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے سچی زبان اور قلب سلیم اور صحیح اخلاق عطا فرمائیں اور میں ان چیزوں کی برائی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور ان چیزوں کی بھلائی کا آپ سے سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو سب آپ کے علم میں ہیں۔ بیشک آپ غیبوں کے خوب زیادہ جاننے والے ہیں (ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن شداد بن اوس رضؓ)

(۴۹) اے اللہ میرے وہ سب گناہ بخش دیجئے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو علانیہ طور پر کیے اور جن کو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں (حاکم احمد عن ابی ہریرہ) مسند احمد میں لا الٰہ الا انت کا بھی اضافہ ہے۔

لہ اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲

(۵۰) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا **ت س مس**

(۵۱) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا **ت س مس**

(۵۲) اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي **ت**

---

(۵۰) اے اللہ ہمیں اپنے خوف کا ایک حصہ عطا فرمایئے جس سے آپ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائیں اور ایسی اطاعت عطا فرمایئے جس کی وجہ سے آپ ہم کو اپنی جنت میں پہنچا دیں اور ایسا یقین عطا کیجئے جس سے آپ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان فرما دیں اور جب تک آپ ہمیں زندہ رکھیں ہمارے کان ہماری آنکھیں اور ہماری قوت کو کام کا رکھیئے اور اسکی خیر کو ہمارے بعد (بھی) باقی رکھیئے اور ہم پر جو ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے لیجئے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس پر ہمیں غلبہ دیجئے اور ہمیں دینی اعتبار سے مصیبت میں مبتلا نہ فرمایئے اور دنیا کو ہمارے فکر کی سب سے بڑی چیز نہ بنایئے اور اسے ہماری رغبت کی آخری چیز نہ بنایئے اور جو ہم پر نامہربان ہو اس کو ہمارا حاکم نہ بنایئے (ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابن عمر رضؓ)

(۵۱) اے اللہ ہمیں بڑھا اور ہم کو مت گھٹا اور ہمیں آبرومند رکھ اور ہمیں ذلیل نہ فرما اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ فرما — — — — — — — اور ہمیں خوش رکھیے اور ہم سے راضی ہو جایئے (ترمذی، نسائی، حاکم، عن معاذ بن جبل رضؓ و ثوبان رضؓ)

(۵۲) اے اللہ میرے دل میں میری ہدایت ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرمایئے (ترمذی عن عمران بن حصین رضؓ)

(۵۳) اَللّٰهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي وَاعْزِمْ لِي عَلَى رُشْدِ أَمْرِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ **مس س حب**

(۵۴) أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ت**

(۵۵) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ **ت مس**۔

(۵۶) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ **ت مس**

---

(۵۳) اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرما اور مجھے اچھے کاموں کی پختہ ہمت دے دے اے اللہ! جو کوئی گناہ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کوئی گناہ میں نے علانیہ کیا اور جو کوئی گناہ بھول کر کیا اور جو قصداً کیا اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیا وہ سب معاف فرما دے (حاکم، نسائی، ابن حبان)

(۵۴) میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں جہان میں عافیت کا سوال کرتا ہوں (ترمذی عن ابن عباس رضؓ)

(۵۵) اے اللہ میں آپ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے آپ بخش دیں اور مجھ پر رحم فرما دیں اور جب آپ لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر موت دے دیں اور میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت سے قریب کر دے (ترمذی)

(۵۶) اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک مجھے پہنچا دے، اے اللہ!

(۵۷) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ت

(۵۸) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ت مس ر

(۵۹) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ت س مس أ ص

(۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ س حب مس۔

آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجیے (ترمذی، حاکم، عن ابی الدرداء رضؓ)

(۵۷) اے اللہ! آپ مجھے اپنی محبت نصیب فرمایئے اور اس شخص کی محبت نصیب فرمایئے جس کی محبت آپ کے یہاں مجھے نفع دے یا اللہ! جس طرح آپ نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے تو اسے اس کام میں میرا مددگار بھی بنا دیجیے جو آپ کو پسند ہے اور جو کچھ آپ نے مجھ سے میری پسندیدہ چیزیں دور رکھی ہیں تو ان کا یہ دور ہونا میرے لیے ان چیزوں کے واسطے فرصت کا ذریعہ بنا دیجیے جو آپ کو پسند ہیں (ترمذی، عن عبداللہ بن یزید الخطمی رضؓ)

(۵۸) اے اللہ! مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے استفادہ نصیب فرمایئے اور (آخر عمر تک) ان دونوں کو باقی رکھیے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمایئے اور اس سے میرا انتقام لیجیے۔ (ترمذی، حاکم، بزار، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۵۹) اے دلوں کے پلٹنے والے! میرا دل اپنے دین پر جمائے رکھیے (ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، ابو یعلی عن ام سلمہ رضؓ و ...)

(۶۰) اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان چاہتا ہوں جو جاتا نہ رہے اور ایسا آرام جو ختم نہ ہو اور جنۃ الخلد

(۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا س مص

(۶۲) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ س مس۔

(۶۳) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ت ق مص۔

کے اعلیٰ درجہ میں اپنے نبی سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔
(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود رضؓ)

(۶۱) اے اللہ میں آپ سے صحت ایمان کے ساتھ، اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ مانگتا ہوں اور ایسی کامیابی طلب کرتا ہوں جس کے بعد فلاح ہو اور آپ کی رحمت کا اور عافیت کا اور مغفرت کا اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔
(نسائی، حاکم، عن انس رضؓ)

(۶۲) اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دیجیے اور مجھے علم نافع سکھایئے اور مجھے وہ علم عطا فرمایئے جس کے ذریعہ آپ مجھے نفع دیں۔
(نسائی، حاکم، عن انس رضؓ)

(۶۳) اے اللہ! آپ نے جو علم مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دیجیے اور مجھے علم نافع عطا فرمایئے اور مجھے اور زیادہ علم عطا کیجیے ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے اور میں دوزخ والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۶۴) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ
مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا
لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ
فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا
تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ
وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ س مس ا ط۔

(۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا
عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

(۶۴) اے اللہ! آپ اپنے عالم الغیب اور مخلوق پر قادر ہونے کے صدقہ میں مجھے زندہ رکھیے جب تک آپ کے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اٹھا لیجیے جب آپ کے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو اور میں آپ سے ظاہر و باطن میں آپ کا خوف اور اخلاص کا کلمہ رضامندی اور غصہ کی حالت میں مانگتا ہوں اور آپ سے ایسا آرام مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھ کی ایسی ٹھنڈک طلب کرتا ہوں جو جاتی نہ رہے اور میں آپ سے آپ کے فیصلہ پر تسلیم اور رضا اور موت کے بعد پُرلطف زندگی اور آپ کے دیدار کی لذت اور آپ کی ملاقات کا شوق مانگتا ہوں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں راہنما اور راہ یاب بنا دے۔

(نسائی، حاکم، احمد، طبرانی عن عمار بن یاسر رض)

(۶۵) اے اللہ میں آپ سے ہر بھلائی میں اپنے حصہ کا سوال کرتا ہوں خواہ وہ ابھی ہو خواہ بعد میں ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور ہر برائی سے آپ کی پناہ

عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ
وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا
قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا ق
حب مس وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا مس

(۶۶) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ حب مس

مانگتا ہوں خواہ ابھی ہو خواہ دیر سے ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اے اللہ! میں آپ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جو آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ان تمام چیزوں کے شر سے جن سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ قول و عمل طلب کرتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس قول و عمل سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر فرمائیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن عائشہ رض)

اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ میرے حق میں آپ فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا فرما دیں۔ (حاکم، عن عائشہ رض)

(۶۶) اے اللہ! ہمارے سب کاموں کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (ابن حبان، حاکم، عن بسر بن ابی ارطاۃ رض)

(٦٧) اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ مس حب۔

(٦٨) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ حب۔

(٦٩) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس ط۔

(٧٠) اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط طب

---

(٦٧) اے اللہ مجھے اُٹھتے بیٹھتے (یعنی جاگنے کی حالت میں) اور سوتے ہوئے اسلام ہی پر قائم رکھیے اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو میرے حال پر خوش ہونے کا موقع نہ دیجیے اے اللہ میں آپ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے آپ کے خزانۂ قدرت میں ہیں (حاکم، ابن حبان، عن عمر بن خطاب رض)

(٦٨) اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی بُرائی سے جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے اور ان بھلائیوں کو طلب کرتا ہوں جو تمام تر آپ ہی کے قبضہ میں ہیں (ابن حبان، عن عمر رض)

(٦٩) اے اللہ ہم تجھ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں اور آپ کی مغفرت کو ضروری بنانے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر بھلائی میں حصہ اور داخلۂ جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں (حاکم، طبرانی، عن ابن مسعود رض)

(٧٠) اے اللہ ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر دور کیے بغیر اور کوئی قرض ادا کیے بغیر اور کوئی حاجت دنیا کی ہو یا آخرت کی پوری کیے بغیر نہ چھوڑ دیجیے اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے (طبرانی

(٧١) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ مس ا
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ر

(٧٢) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ مس

(٧٣) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ مس

(٧٤) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ مس مص۔

---

(٧١) اے اللہ ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کا ذکر کریں اور شکر کریں اور اچھی عبادت کریں۔ (حاکم، احمد، عن ابی ہریرہ رض)

اے اللہ میری مدد فرما اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر (بزار عن ابی ہریرہ رض) (اس دعا اور اس سے پہلی دعا میں واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغہ کا فرق ہے)

(٧٢) اے اللہ آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت فرمائیے میری جو چیزیں مجھ سے غائب ہیں آپ میری غیر حاضری میں ان کی حفاظت فرمائیے (حاکم، عن ابن عباس رض)

(٧٣) اے اللہ میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ پر موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں میری رسوائی اور فضیحت نہ ہو (حاکم، عن ابن عمر رض)

(٧٤) اے اللہ میں کمزور ہوں میری کمزوری کو اپنی رضا کے چاہنے میں قوت کی چیز بنا دیجیے۔ اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر پر لگا دیجیے اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہائی چیز بنا دیجیے اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے قوت دیجیے میں ذلیل ہوں مجھے عزت دیجیے میں محتاج ہوں

مجھے رزق دیجیے (حاکم، ابن ابی شیبہ، عن بریدۃ بن حصیب الاسلمی رض)

(۷۵) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا
شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ
خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ
بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ ط طس

(۷۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ
النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ
الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ

(۷۵) اے اللہ! تو ہی اوّل ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر زمین پر چلنے والے سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں گناہ سے سُستی سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناجائز افعال کی جگہ (جانے) سے اور تاوان سے، الٰہی مجھے گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسا کہ سفید کپڑا تو نے میل سے صاف کیا ہے۔ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے یہ وہ باتیں ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط عن ام سلمہ رض)

(۷۶) اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دُعا، بہترین کامیابی بہترین عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت طلب کرتا ہوں اے اللہ مجھے ثابت قدمی عطا فرما اور میری نیکیوں کا پلّہ بھاری فرمادے اور میرا ایمان ثابت رکھ اور میرا درجہ بلند فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا معاف فرما اور میں تجھ ہی سے جنت

دَرَجَتِيْ وَتَتَقَبَّلُ صَلٰوتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْٓـئَتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجٰتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ
وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ
الْجَنَّةِ اٰمِيْن ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَآ
اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن ط

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ
اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ

کے بلند درجے مانگتا ہوں، آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی ابتدائیں اور انتہائیں مانگتا ہوں اور خیر کو جمع کرنے والی چیزیں طلب کرتا ہوں اور خیر کا اوّل بھی مانگتا ہوں اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی اور جنت کے بلند درجے طلب کرتا ہوں آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر اس عمل کی خیر مانگتا ہوں جسے میں اختیار کروں اور جس کام میں ارتکاب کروں اور جس پر میں عمل پیرا ہوں اور ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں اور آپ میرا ہر کام درست فرمادیں اور آپ میرے دل کو پاک فرمادیں اور میری شرمگاہ کو پاکیزہ رکھیں اور میرے دل کو منور کردیں اور میرے گناہ کو بخش دیں اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال

ذُنُوْبِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَفِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ۔ مس ط طس

(۷۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ مس طس۔

(۷۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ حب

(۷۹) يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ

کرتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میری سننے کی قوت میں اور میری بینائی میں اور میری روح میں اور میری صورت میں اور میری سیرت میں اور میرے گھر والوں میں اور میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے اعمال میں برکت دیجئے اور آپ میری نیکیاں قبول فرمائیے اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں آمین

(حاکم طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط عن ام سلمہ رض)

(۷۷) اے اللہ مجھے بڑھاپے میں اور آخیر عمر میں اپنی فراخ ترین روزی عطا فرمائیے۔

(حاکم، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رض)

(۷۸) اے اللہ میرے گناہ، میری بھول چوک اور میرے قصد و ارادہ والے گناہ بخش دیجئے۔

(ابن حبان، عن عثمان بن ابی العاص رض)

(۷۹) اے وہ ذات جسے آنکھیں نہیں دیکھتیں اور جسے (خیالات اور) گمان نہیں پا سکتے اور جس کی تعریف کرنے والے کما حقہ تعریف نہیں کر سکتے اور جسے حوادث متغیر نہیں کر سکتے

يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهٖ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ طس

(۸۰) يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ ط

(۸۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ط طس

اور جو گردش زمانہ سے نہیں ڈرتا اور جو پہاڑوں کے بوجھ اور دریاؤں کے پیمانوں اور بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کا شمار اور ہر اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور جس پر دن روشن ہوتا ہے ان سب کو جانتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا اس چیز کو جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے، میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل کر دیجئے اور میرا بہترین دن وہ کر دیجئے جس دن میں آپ سے ملوں (طبرانی فی الاوسط عن انس رض)

(۸۰) اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار مجھے اسلام پر ثابت قدم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں (طبرانی فی الکبیر عن انس رض)

(۸۱) اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے خداوندی فیصلہ پر راضی ہونا نصیب فرمائیں اور موت کے بعد پر لطف زندگی اور اپنے دیدار کی لذت اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمائیں اور یہ سب کچھ آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے بغیر ہو۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط، عن فضالہ رض)

(۸۲) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ا ط

مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهُ الْبَلَاءُ ط

(۸۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ غِنَايَ وَغِنٰى مَوْلَايَ ا ط

(۸۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ط

(۸۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ط

(۸۶) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ

---

(۸۲) اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (احمد، طبرانی، عن بسر بن ابی ارطاۃ رضہ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی یہ مذکورہ بالا دعا ہوگی وہ مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہوگا۔ (طبرانی عن بسر بن ابی ارطاۃ رضہ)

(۸۳) اے اللہ! میں آپ سے اپنا اور اپنے متعلقین کا (ظاہری و باطنی) غنا چاہتا ہوں۔ (احمد، طبرانی، عن ابی صرمہ رضہ)

(۸۴) اے اللہ! میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ کی موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو۔ (طبرانی، عن ابن عمرؓ)

(۸۵) اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔ (طبرانی، عن عبداللہ بن عمرو رضہ)

(۸۶) اے اللہ! میرے دین میں برکت عطا فرمایئے جو میرے کاموں میں مضبوط ترین چیز ہے اور برکت دیجیے میری آخرت میں جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور برکت دیجیے میری

وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ر

(۸۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ر

(۸۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبٰتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ر

(۸۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ط طس

(۹۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا طس

(۹۱) اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِيْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا طس

دنیا میں جس میں بقدر ضرورت رہنا ہے اور زندگی کو میرے لیے بھلائی میں ترقی کا ذریعہ اور موت کو میرے حق میں ہر بری چیز سے پرامن ہونے کا ذریعہ بنا دیجیے (بزار عن زبیر بن العوام رضہ)

(۸۷) اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا اور بڑا شکر کرنے والا بنا دیجیے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دیجیے۔ (بزار عن بریدہ رضہ)

(۸۸) اے اللہ میں آپ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ میری توبہ قبول فرمالیں اور جب آپ اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر اٹھالیں (بزار عن ثوبان رضہ)

(۸۹) اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے (طبرانی فی الکبیر والاوسط عن عائشہ رضہ و جابر رضہ)

(۹۰) اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں (طبرانی فی الاوسط عن جابر رضہ)

(۹۱) اے اللہ! ہماری زمین میں برکت اور زینت (پھول بوٹے) اور چین و آرام کی چیزیں پیدا فرما (طبرانی

(۹۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ مص

(۹۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ حب

(۹۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ مص

(۹۵) يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ

---

(۹۲) اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے کہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو ہی باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارا قرض ادا فرما دے اور ہمیں تنگدستی کے بدلہ غنیٰ عطا فرما دے (ابن ابی شیبہ…

(۹۳) اے اللہ! میں اپنے ہر اس کام کی جو میرے حق میں بہتر ہو آپ کی راہنمائی چاہتا ہوں اور اپنے نفس کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں (ابن حبان عن عثمان بن ابی العاص رضہ)

(۹۴) اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے خیر کے کاموں میں آپ کی رہنمائی طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں آپ میری توبہ قبول فرمائیں بیشک آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف راغب کیجیے اور میرا دل مستغنی فرما دیجیے اور جو کچھ آپ نے مجھے نصیب فرمایا ہے اس میں مجھے برکت دیجیے اور مجھ سے اعمال صالحہ قبول فرما لیجیے بیشک

(۹۵) اے وہ ذات جس نے میری اچھائی کو ظاہر فرمایا اور برائی کو چھپایا، اے وہ ذات جو گناہوں پر

بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ مس

(۹۶) تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاُهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَ

مواخذہ نہیں فرماتا اور (عیبوں کی) پردہ دری نہیں کرتا اے بڑے معاف فرمانے والے اے خوبی کے ساتھ درگذر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے، اے ہر راز والے کے رازدار، اے شکایت کے منتہا اے کریم درگذر کرنے والے، اے بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کے دینے والے، اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا میں آپ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ جھونکنا۔ (حاکم، عن عمرو بن شعیب رضہ)

(۹۶) (اے اللہ) تیرا نور پورا ہوا پس تو نے ہدایت دی لہٰذا تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تیرا حلم بڑا ہے پس تو نے بخشش فرمائی لہٰذا تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو نے اپنے ہاتھ کشادہ فرمائے پس عطایا سے نوازا لہٰذا تو ہی قابل تعریف ہے اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے بڑھ کر اکرم ہے اور تیری جاہ ہر جاہ سے اعظم ہے اور تیری بخشش

تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِي بِآلَائِكَ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ص مو ، ص۔

(۹۷) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ ط

(۹۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ا ر ط۔

(۹۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ا ط

سب کی بخششوں سے بڑھ کر ہے اور خوشگوار ہے، اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اس کا ثواب دیتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو بخش دیتا ہے اور تو بے قرار کی دعا سنتا ہے اور مصیبت دور فرماتا ہے اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور گناہ بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے، تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا۔ اور کوئی ثنا خواں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ (ابو یعلیٰ موقوفاً ابن ابی شیبہ، عن علی رض)

(۹۷) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی اس کا مالک نہیں (طبرانی، عن ابن مسعود رض)

(۹۸) اے اللہ! مجھے بخش دے جو کچھ میں نے بھول کر کیا اور جو کچھ میں نے قصداً کیا اور جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو کچھ میں نے علانیہ کیا اور جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ (احمد، بزار، طبرانی، عن عمران بن حصین رض)

(۹۹) اے اللہ! ہمارے گناہ اور ہمارا ظلم بخش دے اور (وہ گناہ بھی بخش دے) جو ہنسی سے سرزد ہوئے اور جو سچ مچ ارادہ کر کے صادر ہوئے اور جو خطا سے صادر ہوتے اور ارادةً صادر ہوئے اور یہ سب کچھ ہماری طرف سے ہوا ہے (احمد، طبرانی، عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض)

(۱۰۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَئِي وَعَمْدِي وَهَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي طس

(۱۰۱) اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي ا ص

(۱۰۲) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ ا ص

(۱۰۳) سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ ت س ق حب مس۔

(۱۰۴) يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَدْعُو اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

---

(۱۰۰) اے اللہ! جو گناہ مجھ سے خطاً اور عمداً صادر ہوتے اور جو مذاق کے طور پر ہوتے اور جو ارادہ کر کے ہوتے سب کو معاف فرما دے اور جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے محروم نہ فرما اور جس چیز سے محروم فرمایا ہے اس کے بارے میں فتنہ میں نہ ڈال (طبرانی فی الاوسط عن ابی بن کعب رض)

(۱۰۱) اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس تو میری سیرت (بھی) اچھی کر دے (احمد، ابو یعلیٰ عن ام سلمہ رض)

(۱۰۲) اے رب! بخش دے اور رحم فرما اور مجھے سیدھی راہ پر چلا (احمد، ابو یعلیٰ عن ابن مسعود رض)

(۱۰۳) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے معافی اور عافیت مانگو، کیونکہ ایمان والے یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیق رض)

(۱۰۴) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کی میں اللہ سے دعا کروں، آپ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت مانگئے، میں کچھ دن بعد پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز ایسی بتا دیجئے جسے میں اپنے رب عزوجل سے مانگوں، آپ نے فرمایا: اے چچا جان! اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت ملنے کی دعا کیجئے۔ (طبرانی، عن ابن عباس رض)

یَا عَمِّ اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَةِ ط

(۱۰۵) مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَیْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ یَّغْفِرَ لَهُمْ وَ یُعَافِیَهُمْ ز

(۱۰۶) یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُعَلِّمُنِیْ دَعْوَةً اَدْعُوْ بِهَا لِنَفْسِیْ قَالَ بَلٰی قُوْلِی اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا ا

(۱۰۷) لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰکِنْ یَّقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اے میرے چچا جان کثرت سے عافیت کی دعا کیجیے (طبرانی عن ابن عباس رض)

(۱۰۵) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندوں نے اللہ سے کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت فرمادے اور انہیں عافیت دے (بزار عن ابی الدرداء رض)

(۱۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا تعلیم نہیں فرماتے جو میں اپنے لیے مانگا کروں آپ نے فرمایا ہاں یوں کہا کر:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا۔

اے اللہ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرے دل سے غصہ نکال دیجیے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما (مسند احمد عن ام سلمہ رض)

(۱۰۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ (اے اللہ مجھے میری حجت تلقین فرما) کیونکہ کافر کو بھی اس کی حجت تلقین کی جاتی ہے لہٰذا مطلق تلقین حجت کا سوال نہ کرو بلکہ یوں دعا مانگو اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ (اے اللہ مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرما تاکہ کلمہ ایمان پر یقین کے ساتھ موت آجائے (طبرانی فی الکبیر عن عائشہ رض)

الحمد للہ جامع دعائیں پوری ہو گئیں جن کا پڑھنا کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہے

منزل ۷

فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ

(۱) مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً یَّوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ حب ا د ت س مس۔

(۲) اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ د س ق حب

(۳) لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ مس۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مجلس میں کچھ لوگ بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلس ان لوگوں کے لیے قیامت کے روز حسرت کا سبب ہوگی اگرچہ ثواب کے لیے جنت میں داخل ہو جائیں (ابن حبان، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابی ہریرہ رض)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن اوس بن اوس رض)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔

(حاکم، عن ابن مسعود رض)

(۴) مَا مِنْ اَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ د

(۵) اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً ت حب

(۶) اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ت س حب مس

(۷) اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ لَّكُمْ ص

(۸) رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ت حب ر ط

---

(۴) اور فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا[1] ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔
(ابوداؤد، عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۵) اور فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر بکثرت درود بھیجا ہوگا۔ (ترمذی، ابن حبان، عن ابن مسعود رضؓ)

(۶) اور فرمایا کہ بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔[2]
(ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن علی رضؓ)

(۷) اور فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ وہ تمہارے واسطے زکوٰۃ ہے (یعنی نفس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے) (ابویعلیٰ عن ابی ہریرہ رضؓ)

(۸) اور فرمایا کہ وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔
(ترمذی، ابن حبان، بزار، طبرانی، عن ابی ہریرہ رضؓ)

---

[1] اس حدیث پر بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں سلام کے جواب کے وقت روح لوٹ آتی ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرتؐ عالم برزخ میں زندہ ہیں تو اس کا جواب محققین نے یہ دیا ہے کہ آپ کی روح اطہر جو جناب باری تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے اس سے افاقہ دے کر اللہ تعالیٰ شانہٗ ادھر متوجہ فرماتے ہیں تاکہ سلام کا جواب دیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ روح اقدس بدن سے جدا ہے صرف جواب کے وقت آجاتی ہے

[2] بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی کسی مجلس میں (باقی اگلے صفحہ پر)

(۹) مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ س طس ص ی

(۱۰) فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ی

(۱۱) مَنْ ذَكَرَنِيْ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ ص

(۱۲) اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ س حب مس

(۱۳) اِنِّيْ لَقِيْتُ جِبْرِيْلَ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُكْرًا مس ا

(۱۴) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جَعَلْتُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذَنْ يُّكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِيْثَ ت مس ا

---

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے (نسائی، طبرانی فی الاوسط، ابویعلیٰ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (ابن سنی عن انس رضؓ)

(۱۱) اور فرمایا کہ جو کوئی شخص میرا ذکر کرے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے (ابویعلیٰ عن انس رضؓ)

(۱۲) اور فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود رضؓ)

(۱۳) اور فرمایا کہ میں جبرئیل علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے اس بات کی خوشخبری سنائی کہ آپ کا رب یہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا (حاکم (احمد عن عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ)

(۱۴) حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنا تمام وقت آپ پر درود بھیجنے ہی کیلئے مقرر کر دیا اس پر آپ نے فرمایا ایسا کروگے تو تمہاری فکرمندی کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے (ترمذی، حاکم، احمد عن ابی بن کعبؓ)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) لیا جائے تو ہر بار آپ پر درود بھیجا جائے امام کرخی کا یہی مذہب ہے اور احتیاط اور فضیلت اسی میں ہے اور امام طحاوی کا مذہب یہ ہے کہ مجلس میں ایک بار درود پڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے اس پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے ۱۲

(۱۵) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا م د ت س ط

(۱۶) جَآءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا س حب مس مص مي

(۱۷) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ س حب مس ر ط وَكُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ س ط

(۱۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی موسیٰ رض)

(۱۶) ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے کہ جو کوئی شخص تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں بھی اس پر دس بار رحمت نازل کروں اور جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں (اس ارشادِ خداوندی کی وجہ سے آپ خوش ہو رہے تھے)
(نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، دارمی، عن ابی طلحہ رض)

(۱۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں
(نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی فی الکبیر عن انس رض)

(۱۸) مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً ا
وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ

(۱۹) قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ دُعَآءٍ مَّحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس

(۲۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ ت

(۲۱) وَقَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰهَ حَاجَةً فَابْدَاْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (نسائی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن سعد و عن ابی ہریرۃ رض)

(۱۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رض نے فرمایا کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں (احمد، و ہو موقوف علی عبداللہ ولم یذکر المؤلف رمز الوقف لانہ فی حکم المرفوع)
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ (یعنی اس کے الفاظ ماثورہ) نماز میں تشہد کے پڑھنے کے ذیل میں گذر چکا ہے۔

(۱۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے سے) رکی رہتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔
(طبرانی فی الاوسط عن علی رض)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی (اللہ کے پاس) نہیں جاتی جب تک کہ تو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے (ترمذی عن سعید بن المسیبؒ)

(۲۱) شیخ ابو سلیمان دارانی رح فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بِكَرَمِهٖ يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

پر درود سے ابتدا کرو پھر جو چاہو مانگو اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر اسے ختم کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ وہ دونوں درودوں کو قبول فرماتے اور ان کے درمیان کی دعا کو چھوڑ دے۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی پر عمل کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں پھر دعا کرتے ہیں اس کے بعد درود بھیج کر کتاب ختم فرماتے ہیں)

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بیشک تو ہی تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بیشک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر برابر رحمت بھیج جب تک یاد کرنے والے انہیں یاد کرتے ہیں، اے اللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جب تک ان کے ذکر سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے ہیں اور کثرت سے سلام بھیج (مطلب یہ

عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ ارْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَّنْ لَّا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهٗ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

قَالَ الْمُؤَلِّفُ الشَّيْخُ الْأَجَلُّ رُحْلَةُ أَجِلَّةِ الْعُلَمَاءِ وَارِثُ عُلُوْمِ الْأَنْبِيَاءِ خَتْمُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَحِيْدُ الْعَصْرِ شَرْقًا وَّغَرْبًا وَفَرِيْدُ الدَّهْرِ بَرًّا وَّبَحْرًا الَّذِيْ نَالَ فِي الْآفَاقِ حَظًّا مِّنَ الْاِشْتِهَارِ اِشْتِهَارَ الشَّمْسِ فِيْ نِصْفِ النَّهَارِ صَاحِبُ الْأَنْفَاسِ الْقُدْسِيَّةِ وَالْكَمَالَاتِ الْأُنْسِيَّةِ وَالْأَخْلَاقِ السَّنِيَّةِ

ہے کہ ہمیشہ اللہ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام کا نزول ہوتا رہے۔)

اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے طفیل جو تیرے نزدیک ان کا حق ہے مخلوقات سے وہ مصیبت دور فرما دے جو ان پر نازل ہوئی ہے اور ان پر ایسا شخص مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے ان پر ایسی مصیبت اتری ہوئی ہے جس کو تیرے علاوہ کوئی دور نہیں کر سکتا اور کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اے اللہ ہماری مصیبت دور فرما دے اے کریم اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

مصنف[1] کتاب فرماتے ہیں جو بہت بڑے شیخ ہیں اور علماء کرام کے مرجع اور علوم انبیاء کے وارث اور خاتم المحدثین اور مشرق و مغرب میں یکتائے زمانہ ہیں اور بحر و بر میں یگانۂ روزگار ہیں جن کی شہرت زمانہ میں اس طرح ہے جس طرح آفتاب کی نصف النہار کے وقت ہوتی ہے جن کی تقریر نہایت شستہ اور تحریر نہایت دلپذیر ہے جن کے اخلاق نہایت بلند اور سیرت انتہائی پاکیزہ ہے۔ ہمارے سردار جن کا لقب شمس الدین اور نام محمد بن محمد بن محمد الجزری ہے اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے عالم کے تمام لوگوں کو عموماً اور ان کے ساتھیوں

[1] یہ عبارت مصنف رحمہ کے کسی شاگرد نے بڑھائی ہے ۱۲

العلية والملكات الملكية مولانا شمس الدين محمد بن محمد بن محمد ابن الجزري أفاض الله بركاته على العالمين عموما وعلى أصحابه خصوصا، قال كاتبه محمد بن محمد بن الجزري لطف الله تعالى في غربته وأخذ بيده في شدته فرغت من ترصيف هذا الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم يوم الأحد بعد الظهر الثاني والعشرين من ذي الحجة الحرام سنة إحدى وتسعين وسبع مائة بمدرستي التي أنشأتها برأس عقبة الكتان داخل دمشق المحروسة حماها الله

خصوصاً فیضیاب فرمائے۔

اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن محمد بن الجزریؒ اللہ تعالیٰ بے کسی میں اس پر لطف و کرم فرمائے اور شدت و سختی میں اس کی دستگیری فرمائے، کہتا ہے کہ میں اس حصن حصین کی مضبوط تعمیر سے جو سید المرسلین خاتم النبیینؐ کے کلام کا مجموعہ ہے، بروز اتوار بائیس ذی الحجہ ۷۹۱ھ کو اپنے مدرسہ میں فارغ ہوا، جو میں نے دمشق کے اندر ایک محلہ عقبۃ الکتان کے سرے پر بنایا ہے اللہ اسے اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو تمام آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ کتاب اس فتنہ و فساد کے وقت ختم ہوئی جب کہ دمشق کے تمام دروازے بند بلکہ پتھروں سے مستحکم تھے اور مخلوق شہر پناہ پر بارگاہِ الٰہی میں فریاد کر رہی تھی اور لوگ ظالموں کے محاصرہ کی وجہ سے بڑی مصیبت میں تھے یہاں تک کہ پانی تک بند کر دیا گیا تھا۔ لوگوں کے ہاتھ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ ربّ العزت میں اُٹھے ہوئے تھے۔ شہر کے گرد و نواح جلا دیئے گئے تھے اور اکثر و بیشتر لوٹ لیے گئے تھے۔ ہر شخص اپنے جان و مال اور اہل و عیال کے بارے میں خائف اور اپنے گناہوں اور بداعمالیوں سے ترساں و ہراساں تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے مطابق پناہ لے رکھی تھی۔ پس میں نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنایا

تعالى من الآفات وسائر بلاد المسلمين هذا وجميع أبواب دمشق مغلقة بل مسدودة بالأحجار والخلائق يستغيثون على الأسوار والناس في جهد عظيم من الحصار والمياه مقطوعة والأيادي مرفوعة وقد أحرق ظواهر البلد ونهب أكثره وكل أحد خائف على نفسه وماله وأهله وجل من ذنوبه وسوء أعماله وقد تحصن بما يقدر عليه فجعلت هذا حصني وتوكلت على الله تعالى وهو حسبي ونعم الوكيل.

وقد أجزت أولادي أبا الفتح محمدا وأبا بكر أحمد وأبا القاسم عليا وأبا الخير محمدا وفاطمة وعائشة وسلمى وخديجة رواية عني مع جميع ما يجوز لي روايته وكذلك أجزت أهل عصري والحمد لله وحده أولا وآخرا وباطنا وظاهرا وصلاته على سيد الخلق محمد

اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور وہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

مصنفؒ کا اپنی اولاد اور اپنے اہلِ عصر کو کتاب کی اجازت دینا

اور میں نے اپنے بیٹوں ابوالفتح محمدؒ اور ابوبکر احمدؒ اور ابوالقاسم علیؒ اور ابوالخیر محمدؒ اور بیٹیوں فاطمہؒ، عائشہؒ، سلمٰیؒ اور خدیجہؒ کو اس کی اور تمام ان چیزوں کی اجازت دے دی جن کی روایت کی مجھے اجازت ہے۔ اور اسی طرح تمام اپنے اہل زمانہ کو میں نے اجازت دے دی۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو یکتا ہے اور یہ تعریف اوّلاً بھی ہے، آخراً بھی

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِکَاتِبِہٖ وَلِمَنْ قَرَأَ فِیْہِ وَلِمَنْ دَعَا لَھُمْ بِالْخَیْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۔ تَمَّتْ

ہے ظاہری طور پر بھی ہے اور باطنی طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو سید الخلائق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ــــ اور آپ کے آل و اصحاب پر اللہ کا سلام بھی نازل ہو۔ اے اللہ اس کتاب کے مصنف[1] کو اور اس کے کاتب کو اور اس کے پڑھنے والے کو اور جو ان کے لیے دعاء خیر کرے اس کو اور تمام مسلمانوں کو بخش دے اور ہر تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو یکتا ہے اور اللہ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجے ہمیں اللہ بس ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور بہترین مولا ہے اور بہترین مددگار ہے۔ **تمّت**

[1] حضرت امام جزریؒ نے الحصن الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور ان تمام کتب کی روایت کرنیکی اجازت دی جنکے روایت کرنے کی مجھے اجازت ہے پھر لکھتے ہیں وکذا اجزت اہل عصری اجمعین اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی اس طرح کی اجازت عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اہل عصر میں اہل نا اہل سب ہوتے ہیں نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت یہ چیز معتبر نہیں لیکن جو حضرات اہل ہوں ان کے لیے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اسطرح کی اجازت سے نکل آتی ہے۔ خود حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ امام جزریؒ کی ملاقات سے پہلے الحصن الحصین کو بطور وجادہ روایت کرتے تھے (کیونکہ تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزریؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کی روایات اور مصنفات کی اجازت (جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آگئی۔ (از الضوء اللامع)

احقر مترجم کو اجازت احقر کو قدوۃ الصالحین حضرت العلامہ مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند و پاک سے الحصن الحصین کی اجازت حاصل ہے اور حضرت موصوف کو حضرت العلامہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند سے اور ان کو مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو مرکز الاسانید مولانا الشاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت ہے۔ موصوف کی سند معروف و مشہور ہے۔ الحمد للہ یہ عالی سند احقر کو حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے حاصل ہوئی۔ حضرت ممدوح نے مہربانی فرما کر الحصن الحصین اور دیگر کتب حدیث کی اجازت فرمائی فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ آمین

الحمد للہ الحصن الحصین کا ترجمہ مع ضروری تشریحات مکمل ہوا۔ اب مصنفؒ کے ضروری حالات لکھ کر ہم کتاب ختم کرتے ہیں واللہ الموفق والمیسر۔

مُختصر حالات

مُؤلّفِ حصنِ حصین

حضرت علّامہ شیخ شمس الدین ابوالخیر محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ

از

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

عَلَّامہ اَبُوالخیر شیخ شمسُ الدین ابنُ الجزریؒ کے مختصر حالات

نام، کنیت، لقب، وطن

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد ہے آپ کے باپ دادا کا بھی یہی نام تھا آپ کی کنیت ابوالخیر اور لقب شمس الدین ہے۔ آپ کو الجزری اور ابن الجزری سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے الجزری جزیرۃ ابن عمر کی طرف منسوب ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین جانب سے گھیرے ہوئے ہے، انظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد اس جزیرہ کے باشندہ تھے (مگر اس کی تصریح نہیں ملی) جن کی طرف یہ جزیرہ منسوب ہے یہ عبداللہ بن عمر مشہور صحابی نہیں بلکہ یہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں جنہوں نے یہ جزیرہ آباد کیا تھا[۱]۔

پیدائش

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت دمشق میں ہوئی اور زندگی کا بڑا حصہ دمشق میں گذرا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی شادی کو چالیس سال گذر گئے تھے اس عرصہ میں کوئی اولاد نہیں ہوئی، جب انہوں نے حج کیا تو چاہ زمزم پر آئے اور آب زمزم پی کر دعا کی کہ یا اللہ مجھے ایک ولد صالح عطا فرما جو عالم بھی ہو۔ اللہ جل شانہ نے دعا قبول فرمائی اور جزری جیسا صالح، عالم باعمل، مفتی و فقیہ اور محدث و قاضی، نیز قاری و مقری عطا فرمایا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا حفظ قرآن سے فارغ ہوتے تو تحصیل علوم میں لگ گئے۔ شیخ وقت القاری المقری عبدالوہاب بن السلار اور شیخ ابوالمعالی ابن اللبان وغیرہما سے قراءات پڑھیں۔ شیخ ابن السلار نے نابالغی ہی میں ان کو پڑھانے کی اجازت دے دی، شیخ ابن الجزری غایۃ النہایہ ج ۱ ص ۴۸۳ میں فرماتے ہیں فَاَجَازَنِیْ وَاَنَا مُرَاھِقٌ دُوْنَ الْبُلُوْغِ بِکَثِیْرٍ،

۷۶۸ھ میں حج کیا اور مدینہ منورہ کے امام و خطیب شیخ ابوعبداللہ سے قراءات پڑھیں ۷۶۹ھ میں قاہرہ پہنچے وہاں شیخ ابوعبداللہ بن الصائغ اور تقی بغدادی وغیرہما سے قراءات کی تحصیل کی پہلے القراءات العشر پھر اثنا عشر پھر ثلثۃ عشر پڑھیں۔ قاری ابومحمد محی الاسلام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شرح سبعہ قراءات میں لکھا ہے کہ صرف قرآت میں علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ چالیس کے قریب ہیں۔ اس کے بعد پھر دمشق چلے گئے اور محدث دمیاطیؒ اور محدث ابرقوہی کے تلامذہ سے حدیث پڑھی آپ کے اساتذہ

[۱] المنح الفکریہ وغیرہ ۱۲

حدیث میں مشہور محدث و مفسر حافظ ابن کثیر (صاحب البدایہ والنہایہ) اور محدث محمد بن المحب المقدسی اور شیخ المحدثین حافظ عراقی بھی ہیں سفقہ علامہ جمال الدین اسنوی سے اور شیخ الاسلام بلقینی سے حاصل کیا علمی تشنگی نے اسکندریہ بھی پہنچایا اور وہاں کے اساتذہ سے بھی کسب فیض کیا، علم اصول اور معانی اور بیان کی تحصیل شیخ ضیاء الدین قرمی سے کی، بڑے بڑے اکابر نے ان کو تدریس اور اقراء کی اجازت دی، حافظ ابن کثیر نے ۷۷۴ھ میں اور شیخ ضیاء الدین نے ۷۷۸ھ میں اور شیخ الاسلام بلقینی نے ۷۸۵ھ میں فتویٰ لکھنے کی اجازت دی

تجوید و قرآت میں کمال

علامہ جزریؒ جدھر کو نکل جاتے پروانوں کی طرح مستفیدین گھیر لیتے اور جہاں قیام فرماتے وہیں تجوید و قرآت کے محصلین اور حدیث کے طلباء کا تانتا بندھ جاتا، آپ کی شخصیت علوم القراءت کا مرکز بنی ہوئی تھی اور آپ کی ذات گرامی ایک چلتا پھرتا مدرسہ تھی گو آپ اپنے زمانہ کے مشہور مدارس قراءت کے شیخ القراء بھی رہے اور کئی جگہ خود بھی مدارس قائم کیے مگر ایسے باکمال حضرات کے فیضان کے لیے مدرسوں کے در و دیوار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیخ جزریؒ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کو بڑے بڑے القاب سے یاد کیا ہے آپ کے بارے میں کسی نے الحافظ الامام المقری اور کسی نے شیخ القراء فی زمانہ کہا ہے۔ شیراز میں آپ کو الامام الاعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حافظ ابن حجرؒ انباء الغمر میں لکھتے ہیں کہ انتھت الیہ ریاسۃ علم القراءۃ فی الممالک۔ (یعنی ممالک اسلامیہ میں شیخ جزری پر علوم قرآت کی ریاست (یعنی سرداری) ختم ہو گئی) اس فن میں اور اس فن کی خدمت میں ان کے زمانے میں بلکہ ان کے بعد بھی کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکا اور اب تک یہ سرداری ان ہی پر ختم ہے۔

علامہ شوکانی البدر الطالع میں لکھتے ہیں:

قَدْ تَفَرَّدَ بِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ فِیْ جَمِیْعِ الدُّنْیَا وَنَشَرَہٗ فِیْ کَثِیْرٍ مِنَ الْبِلَادِ وَکَانَ اَعْظَمَ فُنُوْنِہٖ وَاَجَلَّ مَا عِنْدَہٗ۔	شیخ جزری علم قرآت میں ساری دنیا میں یکتا تھے اس علم کو بہت سے شہروں میں پھیلایا یہ علم ان کے فنون میں سب سے زیادہ بزرگ تر تھا اور ان کے علوم میں سب سے زیادہ نمایاں تھا۔

(البدر الطالع ج ۲ ص ۲۵۹)

حافظ سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں لکھتے ہیں۔

کَانَ اِمَامًا فِی الْقِرَاءَاتِ لَا نَظِیْرَ لَہٗ فِیْ عَصْرِہٖ فِی الدُّنْیَا حَافِظًا لِلْحَدِیْثِ	شیخ ابن الجزری قراءتوں میں امام تھے پوری دنیا میں آپ کی نظیر نہ تھی ساتھ ہی حافظ حدیث بھی تھے۔

(ص ۳۷۷)

تدریس واقراء اور عہدۂ قضاء

ابھی آپ کی عمر بیس سال بھی نہ ہوئی تھی کہ تالیف وتصنیف کا سلسلہ شروع کردیا چنانچہ سترہ سال کی عمر میں بعض کتب کی تالیف کا ذکر ملتا ہے۔ قرآت اور حدیث وفقہ کے اساتذہ کی اجازت کے بعد تدریس وتحدیث اور اقراء وافتاء کے مشاغل میں منہمک ہوگئے چند سال جامع بنی امیہ (دمشق) میں تدریس وقراءت کی خدمت انجام دی پھر دار العلوم العادلیہ کے شیخ الاقراء مقرر ہوئے۔ پھر دار الحدیث اشرفیہ کے شیخ بنادیئے گئے۔ پھر اپنے استاذ شیخ عبدالوہاب بن السلار (متوفی ۷۸۲ھ) کی جگہ مدرسہ تربت ام الصالح کے شیخ الاقراء مقرر ہوئے اور اس مدرسہ میں اکابر اہل علم کی موجودگی میں درس دیا۔ ان ہی ایام میں الملک الظاہر برقوق نے آپ کو جامع توبہ کا خطیب مقرر کیا اور دمشق میں آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ ۷۹۵ھ میں بیت المقدس میں مدرسہ صلاحیہ کی خدمت قبول فرمائی اور ۷۹۷ھ تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے ان سب مشاغل کے ساتھ مملکت شام کی قضاء کا عہدہ بھی قبول فرمایا اور ۷۹۳ھ سے لیکر ۷۹۸ھ تک یہ خدمت انجام دی پھر حکومت سے بگاڑ ہوگیا جس کی وجہ سے ۷۹۸ھ میں براہ اسکندریہ بلاد روم کا سفر اختیار کیا۔

شہر بروصا پھر سمرقند پھر شیراز میں قیام اور اسفار کی تفصیل

بلادِ روم میں پہنچے تو شاہ ابو یزید سے ملاقات ہوئی اس نے دار السلطنت بروصا میں نہایت اکرام واعزاز کے ساتھ اپنے پاس ٹھہرایا۔ یہاں چند سال قیام کیا اور علوم القراءۃ اور حدیث کی خوب اشاعت کی ان کی ذات گرامی سے یہاں محصلین ومستفیدین خوب منتفع ہوتے۔ پھر جب تیمور ۸۰۵ھ میں بلادِ روم میں داخل ہوا اور اس علاقہ پر قبضہ کرلیا تو شیخ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمرقند لے گیا اور آپ تیمور کی وفات ہونے تک (جو ۸۰۷ھ میں ہوئی) وہیں رہے۔ تیمور کی وفات کے بعد ماوراء النہر کے علاقہ کو خیرباد کہا اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ پہلے خراسان پھر ہراۃ پہنچے اس کے بعد یزد اور پھر اصبہان آئے اور ہر جگہ درس دیتے اور فیض پہنچاتے ہوئے ۸۰۸ھ میں شیراز پہنچے اور یہ سفر ایک سال میں طے ہوا۔ شیراز کا حاکم اس وقت تیمور کا پوتا پیر محمد تھا اس نے آپ کو شیراز اور اس کے اطراف کا قاضی بنادیا آپ اس سے پہلے شام میں بھی قاضی رہ چکے تھے۔ یہاں پر یہ عہدہ بددلی کے ساتھ قبول کیا۔ مگر طویل مدت تک خدمت قضا انجام دیتے رہے اور قضا کی انجام دہی کے ساتھ تدریس وتحدیث اور اقراء کا سلسلہ برابر جاری رہا یہاں بھی خوب فیض پہنچایا اور تشنگان علوم کو سیراب کیا

۸۲۲ھ میں حج کے لیے روانہ ہوتے راستہ میں بصرہ سے گذرے مگر اس سال حج نہ پا سکے کیوں کہ راہزنوں نے آپ کو لوٹ لیا تھا۔ مجبوراً چند ماہ ینبع میں قیام کرکے ربیع الاول ۸۲۳ھ میں مدینہ منورہ پہنچے پھر اسی سال رجب میں مکہ معظمہ آئے اور حرم میں مقیم ہوگئے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے دوران قیام بہت سے حضرات نے آپ سے کسب فیض کیا اور مدینہ کے زمانہ اقامت میں شیخ الحرم نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا

اسی سال حج کرکے عراق کی طرف نکل گئے وہاں تجارت کی پھر ۸۲۶ھ میں اور اس کے بعد ۸۲۷ھ میں حج کیا اسی سال حج کرکے دمشق آئے (جو ان کا وطن تھا) پھر قاہرہ پہنچے وہاں سلطان اشرف سے ملاقات ہوئی وہ بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آیا۔ یہاں بھی تشنگانِ علوم کا تانتا بندھ گیا اور استفادہ کی غرض سے قرآت وحدیث کے طالبین جوق درجوق حاضر خدمت ہوتے رہے۔

قاہرہ میں کچھ قیام کرنے کے بعد بحری راستے سے یمن کا سفر کیا گو یہ سفر تجارت تھا مگر محصلین ومستفیدین کا جمگھٹا لگ گیا۔ خود والی یمن نے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی اجازت لی۔ یمن میں آپ کی کتاب الحصن الحصین کا بہت چرچا تھا جن حضرات نے اس سے پہلے آپ سے اس کتاب کا سماع کیا تھا ان میں سے بہت سے آدمی وفات پاچکے تھے، اس موقع پر بعض حضرات نے دوبارہ آپ سے سماع کیا اور وفات پاجانے والے حضرات کی اولاد نے موقع غنیمت جان کر بلا واسطہ صاحب کتاب سے کتاب سنی۔ اہل یمن اس کتاب کی تحصیل اور روایت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے یمن سے مکہ معظمہ آئے اور بہت سے اموال ہمراہ لائے ۸۲۸ھ میں بھی حج کیا اور حج کے بعد قاہرہ کا پھر سفر کیا اور اوائل ۸۲۹ھ میں قاہرہ پہنچے اور پھر شام اور بصرہ ہوتے ہوئے شیراز پہنچے یہاں چند سال قیام کرنے کے بعد وفات پائی۔

(الضوء اللامع / الشقائق النعمانیہ، شذرات الذہب، شرح سبعہ قرآت)

مجددین کی فہرست میں

دینی خدمات اور قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس اور سنت کی تبلیغ وترویج کی وجہ سے بعض حضرات نے علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو آٹھویں صدی ہجری کے مجددین میں شمار کیا ہے جیسا کہ مجموعہ فتاوی عبدالحی میں مذکور ہے اور درحقیقت آپ کو مجدد کہنا صحیح اور درست ہے۔

علامہ جزریؒ اُمراء اور ملوک کی نظر میں

امام جزریؒ کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عامہ سے نوازا تھا، علماء، قراء، محدثین، اُمراء اور ملوک سب ہی ان سے محبت کرتے اور اکرام واحترام سے پیش آتے تھے۔ الملک الظاہر برقوق نے فضل وکمال دیکھ کر آپ کو جامع توبہ کا خطیب مقرر کیا امیر ملبک نے آپ کو قاضی بنایا۔ پھر جب روم کے دار السلطنت بروصا پہنچے تو وہاں کا فرمانروا شاہ ابو یزید بن عثمان بہت تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور اپنے پاس قیام کرایا۔ پھر جب تیمور نے شاہ مذکور کو قید کرلیا تو تیمور نے آپ کو اپنے پاس بلالیا اور تادم آخر ساتھ رکھا اور برابر تعظیم وتکریم سے پیش آتا رہا۔ شیراز پہنچے تو وہاں کے حاکم پیر محمد نے اپنی سلطنت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور بہت عزت سے رکھا یمن پہنچے تو وہاں کے حاکم نے بھی بہت قدردانی کی اور اپنے زیر اہتمام ان سے حدیث کا درس دلایا۔ قاہرہ پہنچے تو سلطان اشرف نے بہت تعظیم وتکریم کی۔

(الضوء اللامع، الشقائق النعمانیہ)

تیمور کے بہت سے کام مؤرخین نے ایسے نقل کیے ہیں جو بہت زیادہ قابلِ اعتراض ہیں لیکن ان کے باوجود وہ علماء اور اکابرین سے خاص عقیدت رکھتا تھا ان حضرات کی خدمت اور پرورش کرنا اور ان کو اپنے پاس رکھ کر کسبِ معاش سے بے فکر کر دینا یہ اس کا لائقِ تحسین کارنامہ ہے۔ خدا جانے کتنے حضرات اس کے پاس رہے اور بے فکری سے تالیف و تصنیف کرتے رہے میر سید شریف جرجانی، علامہ تفتازانی، علامہ جزری ان حضرات میں سے ہیں جو تیمور کے پاس رہے ہیں۔ تیمور علماء اور مشائخ کی نہ صرف تعلیم و تکریم کرتا تھا بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق فرقِ مراتب کا بھی خیال رکھتا تھا، چنانچہ میر سید شریف جرجانی کو علامہ تفتازانی پر ترجیح دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ دونوں علم میں برابر ہیں پھر بھی سید شریف کو نسبی شرف کی وجہ سے ترجیح ہے لیکن سید شریف سے ایسی بھر پور عقیدت کے باوجود علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو شریف پر ترجیح دیتا تھا جس کا ایک واقعہ صاحب الشقائق النعمانیہ نے علامہ جزری کے صاحبزادے محمد الجزری کے تذکرہ میں نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ جب تیمور علامہ جزری کو ماوراء النہر لے گیا اور وہاں رہنے لگے تو ایک موقع پر اس نے ایک عظیم الشان دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا اس میں اپنی داہنی جانب علماء کو بٹھایا اور بائیں جانب امراءِ مملکت کو جگہ دی بیٹھنے کی ترتیب میں علامہ جزری کو سید شریف جرجانی پر فوقیت دی اور اس بارے میں جب لوگوں نے کچھ کہا تو جواب دیا کیف لا اقدم رجلاً عارفًا بالکتاب والسنۃ ویشادر ما اشکل علیہ منہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالذات فیحل یعنی میں ایسے شخص کو ترجیح کیوں نہ دوں جسکو کتاب و سنت کا بھر پور علم ہے اور جو کتاب و سنت میں پیش آمدہ اشکال کو براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حل کر لیتا ہے۔

فصاحت و سخاوت

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ انباء الغمر میں لکھتے ہیں۔

کان مثریا شکلا حسنا وفصیحا بلیغا کثیر الاحسان لاھل الحجاز انتھت الیہ ریاسۃ علم القراءات فی الممالک

آپ دولت مند تھے شکیل و حسین تھے فصیح و بلیغ تھے اہلِ حجاز کے ساتھ بہت زیادہ سلوک کرتے تھے قراءات میں سارے ممالک میں ان پر سرداری ختم ہو گئی۔ (الضوء اللامع)

عبادت

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کا بھی خاص ذوق تھا، تحدیثِ حدیث اور تدریس و اقراء اور تصنیف و تالیف سراپا عبادت ہیں۔ علامہ جزری جیسا شخص اگر فرائض اور سنن پر بس کر کے اشاعتِ دین میں باقی وقت لگاتے اور نوافل میں زیادہ مشغول نہ ہو تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے لیکن جس کا باطن اخلاص و للہیت سے معمور ہو جب تک وہ کثیر نوافل اور اذکار و اوراد میں وقت نہ لگائے اس سے صبر ہو ہی نہیں سکتا من احب شیئًا اکثر ذکرہٗ جسے کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بہت کرتا ہے جب اللہ جل شانہ سے قلبی تعلق ہو تو اس کے ذکر کا ذوق کیونکر نہ ہو گا اور عبادت و ریاضت کے بغیر

کیسے تسلی ہو گی۔ خاصانِ خدا تعلیم و تدریس کے ساتھ کثرتِ عبادت و ذکر کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ قاضی القضاۃ ابو یوسف جیسے کثیر المشاغل فقیہ و محدث ساری علمی مشغولیتوں اور عہدہ کی ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ دو سو رکعت نوافل پڑھا کرتے تھے۔

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی خاصانِ خدا میں سے تھے ذکر و عبادت کا خاص ذوق رکھتے تھے اس کی وجہ سے تدریس و تحدیث اور تالیف و تصنیف میں بھی برکت ہوتی ہے اور ذکر و عبادت کے انوار سے علمی کاموں میں نورانیت و للہیت آ جاتی ہے۔

صاحب اتحاف النبلاء لکھتے ہیں:

باوجودیکہ مردم بطلب ایں دو علم بر وے ہجوم داشتند اوراد و عبادات وظیفہ داشت آں قدر ہر روز تصنیف می کرد کہ کاتب جید سریع الکتابت مے نوشت در سفر و حضر بیدار و قائم اللیل مے ماند ہرگز روزہ دو شنبہ و پنجشنبہ از وے فوت نمی شد و سہ روزہ از ہر ماہ نیز مے نہاد۔

باوجودیکہ ان کے پاس ان دو علموں (قرآن و حدیث) کے طلباء کا ہجوم رہتا تھا، اوراد اور عبادات میں اوقات خرچ کرتے تھے اور (تدریس و عبادت کے شغل کے علاوہ) روزانہ اس قدر تصنیف کرتے تھے کہ زود نویس کاتب ہی اسکو نقل کر سکتا تھا، سفر و حضر میں شب بیدار رہتے تھے اور رات کو نوافل پابندی سے پڑھتے تھے، پیر اور جمعرات کا روزہ کبھی ناغہ نہ ہوتا اور ان کے علاوہ ہر ماہ کے تین روزے بھی رکھتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحؒ سے ملاقات

صاحب فتح الباری شہاب الملۃ والدین حافظ ابن حجر عسقلانی المولود ۷۷۳ھ والمتوفی ۸۵۲ھ بھی علامہ جزریؒ کے زمانہ میں تھے عمر میں جزریؒ سے ۲۲ سال چھوٹے تھے دونوں کی ذات بابرکات تھی۔ علامہ جزریؒ تجوید و قراءت کے امام اعظم تھے اور حافظ ابن حجر حدیث اور اصولِ حدیث میں مرجع خلائق تھے۔ جیسا کہ علامہ جزریؒ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتب کو بعد والوں نے مدارِ تحقیق بنایا ہو ایسے ہی حافظ ابن حجر رحؒ کے بعد حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں مہارت رکھنے والا کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتابوں نے دیگر کتب سے بے نیاز کر دیا ہو

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ میں نے علامہ جزریؒ سے ۷۹۸ھ میں ملاقات کی تھی انہوں نے مجھے دمشق جانے کی ترغیب دی میں اس سے قبل بطورِ اجازہ ان کی کتاب الحصن الحصین کی روایت کرتا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے دورانِ قیام میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے شرح بخاری کے مقدمہ کا شروع کا حصہ لکھا اور چند آدمیوں کو اس کی تکمیل کرائی اور پورا مقدمہ حاصل کر لیا (علامہ جزری رح)

رحمہ اللہ تعالیٰ نے حافظ ابن حجر اور ان کی اولاد کو مندرجہ ذیل اشعار میں اپنی روایات اور اپنی تالیفات کی اجازت دی ہے

انی اجزت لهم روایة کل ما — ارویه من سنن الحدیث ومسند
وکذا الصحاح الخمس ثم معاجم — والمشیخات وکل جزء مفرد
وجمیع نظم لی ونثر والذی — الفت کالنشر الذکی ومنجد
فالله یحفظهم ویبسط فی حیا — ة الحافظ الحبر المحقق احمد
وانا المقصر فی الوری العبد الفقیر — محمد بن محمد بن محمد

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیراز سے حافظ صاحب کے لیے اپنی کتاب النشر ہدیۃً بھیجی اور اسکی دونوں جلدوں پر اجازت تحریر فرمائی اور لکھا کہ اس کتاب کو مصر میں پھیلانے کی کوشش کریں (الضوء اللامع)

امام جزریؒ کی تالیفات

محقق جزری رحمہ اللہ تعالیٰ تدریس افتاء اور تحدیث و اقراء کے مشاغل کے ساتھ تالیف و تصنیف کا شغل بھی برابر رکھتے تھے، سفر و حضر میں یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اللہ رب العزت جل مجدہ کی توفیق سے بڑی بلند پایہ کتابیں لکھیں جو ان کی زندگی ہی میں معروف و مشہور ہو گئیں اور عوام و خواص ان سے بہت فیض یاب ہوتے اور آج تک مستفیض ہو رہے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی کتابوں سے بے نیاز ہو کر مجوّد و قاری نہ بنا تو ایسا کہنا بے جا نہ ہوگا۔ بعض بندوں کی کتابوں کو اللہ جل شانہ ایسی مقبولیت سے نوازتے ہیں کہ صدیوں تک ان سے فیض ہوتا رہتا ہے علامہ جزریؒ کی کتابوں کو بھی خداوند عالم جل مجدہ نے یہی شرف بخشا، عہد اول سے جو مقبولیت عامہ نصیب ہوئی آج تک اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ مؤرخ ابن العماد لکھتے ہیں:۔

فانه کان عدیم النظیر طائر الصیت
انتفع الناس بکتبه وسارت
فی الآفاق مسیر الشمس

آپ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے، مشہور خلائق تھے لوگ ان کی کتب سے منتفع ہوئے اور ان کی تالیفات اطراف عالم میں ایسی تیزی سے چلیں جیسے آفتاب کی رفتار ہوتی ہے۔

قاری محی الاسلام پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح سبعہ قراءت میں لکھتے ہیں۔

آپ کی تصانیف محققانہ ہیں، نشر کبیر میں تو کمال کیا ہے ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس پر فوق ممکن نہیں، تیسری صدی سے آٹھویں صدی تک کی تمام تصانیف

کے حوالے نقل کیے ہیں اور مذہب منصور بتایا ہے اور ہر جگہ قُلتُ کہہ کر رائے دی ہے جو تقریباً حق و صواب اور درست ہوتی ہے، سب سے زیادہ یہ کہ دو صدیوں سے جو مقلدانہ رنگ چڑھا ہوا تھا اس کو دور کیا اور شاطبیہ کے متاخرین شارحوں نے عربیت اور رسم کی بنا پر بلا مساعدت نقل جو وجوہ ضعیفہ ردیہ بیان کری تھیں ان کی تردید کر دی خود فرماتے ہیں یہ کتاب قراءآت عشرہ کے لیے نشر ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ علم مر گیا اس سے کہہ دو کہ نشر سے زندہ ہو گیا، یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے۔ کاش! آپ کے بعد کوئی اور ایسا ماہر پیدا ہوتا، بعد کے تمام مؤلفین و مصنفین کا بڑا ماخذ نشر ہے اور اس کی تحقیق پر ہر شخص کا اعتماد ہے (شرح سبعہ قراءات ص۱۰۳)

تجوید و قراءت

تجوید و قراءت میں علامہ جزری نے کتب ذیل لکھیں:

(۱) مقدمۃ الجزری۔ علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیفات متعلقہ تجوید و قراءت میں "مقدمۃ الجزری" بہت زیادہ مشہور ہے جس میں سو سے کچھ اوپر اشعار ہیں تالیف کے بعد ہی سے اس کی مقبولیت عام ہو گئی اور صدیاں گذر جانے پر بھی کوئی طالب علم اس کی تعلیم سے بے نیاز نہیں ہے اور گو اس کے بعض اشعار چیستاں کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے بعد اور بھی بہت سی سہل الحصول کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو مبتدیوں کے لیے آسان ہیں مگر پھر بھی ان کی طرف مدرسین اور محصلین کا التفات بہت زیادہ نہیں ہے۔ مقبولیت عامہ کی وجہ سے علامہ جزریؒ کی یہ کتاب مرکز تجوید بنی ہوئی ہے۔ تجوید کے تقریباً تمام ہی مدارس میں داخل درس ہے اور سند لینے کے لیے اس کا پڑھنا اور یاد کرنا شرط ہے۔ مقدمۃ الجزریؒ پڑھ کر لاکھوں آدمی مجوّد بن گئے اور برابر اس کا فیض جاری ہے ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء

مقدمۃ الجزریؒ کی کثیر تعداد میں شروح لکھی گئیں جو عربی، فارسی، ترکی، اردو میں ہیں جن کا تذکرہ راقم الحروف نے "التحفۃ المرضیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ" میں کر دیا ہے۔

(۲) النشر فی القراءات العشر"۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور بڑی محققانہ کتاب ہے اس کے بارے میں امام فن حضرت قاری محی الاسلام صاحب پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اوپر گذر چکا ہے۔ شیخ جزریؒ کے بعد آنے والے قراء و مجودین نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں: دھو الجامع لجمیع طرق العشرة لم یسبق الی مثله یعنی النشر تمام طرق عشرہ کو جامع ہے اور اس جیسی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ

نے شیخ جزریؒ کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے طبقات القراء کے بارے میں فرمایا ہے اجاد فیہ (اس میں کمال کیا ہے) اور النشر کے بارے میں فرمایا ہے کہ جودہ (یعنی بہت عمدہ لکھی ہے)

علامہ جلال الدین سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں لم یصنف مثلہ (اس جیسی کتاب نہیں لکھی گئی)

(۳) "التقریب" - علامہ جزریؒ نے نشر کا اختصار کرکے اس کا نام التقریب رکھا یہ اختصار نشر میں ہے۔

(۴) "طیبۃ النشر" یہ بھی النشر کا خلاصہ ہے جسے علامہ جزری نے اشعار میں لکھا ہے جو ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔

(۵) "تحبیر التیسیر" یہ علامہ ابو عمرو دانی کی کتاب التیسیر کی تکمیل ہے التیسیر میں علامہ دانی نے سات قرأتیں جمع کی تھیں علامہ جزریؒ نے تین قرأت کا اضافہ کرکے قرأت عشرہ کا بیان مکمل کردیا اور تحبیر التیسیر نام رکھا۔

(۶) "التمہید فی علم التجوید" یہ بھی علم تجوید میں ہے، الضوء اللامع میں لکھا کہ علامہ جزریؒ نے تحبیر اور التمہید سترہ سال کی عمر میں تالیف فرمائیں۔

(۷) الدرۃ المضیہ فی قراءت الائمۃ الثلاثۃ المرضیہ تحبیر التیسیر میں جن قرأتوں کو لکھ کر تیسیر کی تکمیل کی تھی ان قرأتوں کو اس میں منظوم کیا ہے یہ تین قرأتیں سبعہ قرأت کے بعد والی ہیں۔

(۸) "اتحاف المھرۃ فی تتمۃ العشرۃ"

(۹) غایۃ المھرۃ فی الزیادۃ علی العشرۃ

(۱۰) منجد المقرئین۔

مقدمۃ الجزریؒ سے لے کر یہاں تک جن کتابوں کا ذکر ہوا علامہ سخاوی نے الضوء اللامع میں ان کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ تجوید و قرأت میں علامہ جزریؒ کی دیگر تالیفات بھی ہیں جن کا ذکر کشف الظنون میں ہے مثلاً:

(۱۱) اصول القراءات

(۱۲) الالغاز

اور اس کا شرح

(۱۳) العقد الثمین

الالغاز ایک ہمزیہ ہے جو مجموعہ چیستان ہے اس میں مشکل ترین سوالات متعلقہ قرأت منظوم کیے پھر العقد الثمین میں ان کا جواب تحریر فرمایا۔

(۱۴) القرأت الشاذہ یہ بھی منظوم ہے اور شاطبیہ کے طرز پر اس میں شاذ قرأتیں جمع کی ہیں، رمضان ۷۹۹ھ میں اس کی تکمیل کی۔

علامہ جزریؒ کو تجوید و قرأت اور اس اور ان کے حاملین سے بہت شغف تھا چنانچہ مذکورہ کتابوں کے علاوہ حضرات قراء کرام کے حالات میں بھی دو کتابیں لکھیں ایک طبقات القراء کبیر، دوسری طبقات القراء صغیر ہے ثانی الذکر کا نام "غایات النہایات فی اسماء رجال القرأت" ہے ان کا تذکرہ "تاریخ و سیر کی کتب کے بیان میں آنے والا ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

تفسیر

(۱۵) کفایۃ الالمعی فی آیۃ یا ارض ابلعی، صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں سورۃ ہود کی آیت وقیل یا ارض ابلعی مَاءَكِ و یاسماء اقلعی کی وجوہ اعجاز بیان کی ہیں اور علامہ سکاکی کی بیان کردہ وجوہ اعجاز پر اضافہ کیا ہے۔

حدیث اور متعلقہ علوم

(۱۶) "الحصن الحصین من کلام سید المرسلین" (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے اس کے دو خلاصے بھی لکھے ایک کا نام

(۱۷) جُنّۃ الحصن الحصین، اور دوسرے کا نام

(۱۸) عُدۃ الحصن الحصین ہے، نیز انہوں نے الحصن الحصین کا شرح بھی لکھا تھا جس کا نام

(۱۹) مفتاح الحصن الحصین ہے۔ الحصن الحصین کے بارے میں ضروری معلومات ان ہی اوراق میں آرہی ہیں انشاء اللہ۔

(۲۰) التوضیح فی شرح المصابیح، یہ علامہ بغوی کی مشہور کتاب مصابیح السنہ کا شرح ہے۔ الشقائق النعمانیہ میں لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ نے یہ کتاب ماوراء النہر کے علاقہ میں لکھی تھی جب کہ آپ کو تیمور اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔

(۲۱) الاجلال والتعظیم فی مقام سیدنا ابراھیمؑ

(۲۲) غایۃ المنی فی زیارۃ منی

(۲۳) "عقد اللآلی فی الاحادیث المسلسلۃ العوالی"۔

(۲۴) فضلِ حراء

(۲۵) المسند الاحمد فیما یتعلق بمسند احمد

(۲۶) المصعد الاحمد فی ختم مسند احمد

(۲۷) القصد الاحمد فی رجال مسند احمد

(۲۸) الاولویۃ فی الاحادیث الاوّلیۃ

(۲۹) اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؓ

ان کتابوں کا ذکر علامہ سخاویؒ نے الضوء اللامع میں اور علامہ شوکانی نے البدر الطالع میں کیا ہے۔ البتہ مفتاح الحصن کا ذکر انہوں نے نہیں کیا نیز ان دونوں حضرات نے

(۳۰) الھدایۃ فی فنون الحدیث اور

(۳۱) البدایۃ فی علوم الحدیث کا ذکر بھی کیا ہے صاحب کشف الظنون نے آخر الذکر کا نام تذکرۃ العلما فی اصول الحدیث لکھا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جزریؒ نے اس میں علم حدیث کا شرف وفضل بتاتے ہوئے بزمانہ تالیف اس علم شریف کی کساد بازاری کا شکوہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ماوراء النہر کا سفر آپ نے علم حدیث پھیلانے کے لیے کیا ہے۔ شہر کش کے زمانہ قیام میں مصابیح السنہ کا شرح لکھا تو وہاں کے مخلصین ومستفیدین نے درخواست کی کہ ایک ایسی کتاب لکھیں جو علوم حدیث پر مشتمل ہو۔ اس سے پہلے آپ نے نظم میں الہدایہ الی معالم الدرایہ لکھی تھی لیکن وہاں کے لوگوں کو شرح وبسط کی حاجت تھی لہٰذا البدایہ مرتب کی جو ایک مقدمہ اور چار اصول پر مشتمل ہے اس کی تالیف سے ۸۰۰ھ میں فارغ ہوئے۔

صاحب کشف الظنون نے ان کی ایک کتاب (۳۲) التعریف بالمولد الشریف کا بھی تذکرہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعد میں موصوف نے اس کی تلخیص کی اور اس کا نام (۳۳) عرف التعریف رکھا

تاریخ وسیر امام جزریؒ نے تاریخ وسیر میں بھی کتابیں لکھیں ہیں۔ ان کتابوں میں سب سے زیادہ مشہور

(۳۴) طبقات القراء (الکبریٰ) ہے جس کا نام نہایۃ الدرایۃ فی اسماء رجال القراءت ہے پھر اس کا اختصار کیا اور اس مختصر کا نام

(۳۵) غایۃ النہایۃ رکھا۔ اسے طبقات القراء (الصغریٰ) کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں امام جزریؒ کے وقت تک کے قراء کرام کے حالات جاننے کے لیے نہایت معتبر ومستند ذخیرہ ہے حافظ ابو عمر دانیؒ اور شمس الدین ذہبیؒ کی طبقات القراء کو علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب میں

سمو دیا ہے اور ان پر تقریباً اسی قدر اضافہ کر دیا ہے جیسا کہ غایۃ النہایۃ کے دیباچہ میں لکھا ہے۔

(۳۶) تاریخ الجزری۔ صاحب کشف الظنون نے تاریخ الجزری کے نام سے بھی ایک کتاب امام جزری کی طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس میں ۷۹۶ھ تک کے حالات ہیں (ج ۱ ص ۲۳۱)

مختلف کتب

(۳۷) الابانہ فی العمرۃ من الجعرانہ

(۳۸) التکریم فی العمرۃ من التنعیم

(۳۹) الجوھرۃ فی النحو (یہ منظوم ہے)

(۴۰) حاشیۃ الایضاح (یہ صاحب تلخیص المفتاح علامہ قزوینی کی کتاب الایضاح فی المعانی و البیان کا حاشیہ ہے۔

(۴۱) احاسن المنن اس کا ذکر علامہ سخاوی نے کیا ہے مگر یہ پتہ نہ چل سکا کہ کس موضوع پر ہے۔

(۴۲) امام رازیؒ کی مشہور کتاب المحصول کا اختصار محمود بن ابی بکر الارموی نے کیا تھا جس کا نام التحصیل رکھا یہ اصول فقہ میں ہے، امام جزریؒ نے تین جلدوں میں اس کا شرح لکھا۔

امام جزری کی تالیفات کی فہرست میں ان کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی ذکر کی گئی ہیں صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، ہمارا مقصد ان سب کا استقصاء نہیں ہے بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام جزری صرف علوم تجوید وقراءت ہی کے امام نہ تھے بلکہ دیگر علوم میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔

اَلحِصنُ الحَصِین

(من کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

چونکہ یہ اوراق شرح حصن حصین کے تکملہ کے طور پر لکھے جا رہے ہیں اس لیے حصن حصین کا تعارف ذرا تفصیل کے ساتھ کرایا جاتا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے حصن حصین اذکار و ادعیہ کا مجموعہ ہے جسے حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ محدثین کرام کی کتب سے اقتباس کرکے ترتیب دیا ہے ان محدثین کرام میں صحاح ستہ کے مؤلفین بھی ہیں اور دیگر مشاہیر بھی جن کے اسمائے گرامی مؤلف نے دیباچہ میں لکھ دیئے ہیں اختصار کی وجہ سے یہ کتاب دریا بکوزہ کا مصداق ہے مؤلف رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں فقد جمع بحمد اللہ تعالیٰ ھذا المختصر اللطیف ما لم تجمعہ مجلدات من التوالیف یعنی اس مختصر سے مجموعہ میں وہ چیزیں آ گئی ہیں جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں یکجا نہیں ملتی ہیں۔

امام جزریؒ نے اپنی اس کتاب کی تلخیص بھی کی اور اس کے دو مختصر مجموعے لکھے جن میں ایک کا نام "جنۃ الحصن الحصین" اور دوسرے کا نام "عدۃ الحصن الحصین" اوّل الذکر کے طبع ہونے کا علم نہیں اور آخر الذکر اسی صدی کے اوائل میں طبع ہوئی تھی۔ اسی کا شرح علامہ شوکانی نے لکھا، یہ شرح مقبول و متداول ہے جو "تحفۃ الذاکرین" کے نام سے مشہور ہے۔ کشف الظنون میں عدۃ الحصن کے ایک فارسی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام "غوفۃ الحصن" بتایا ہے اور مترجم کا نام اصیل الدین عبداللہ ابن عبدالرحمن الحسینی الواعظ لکھا ہے۔

علامہ جزریؒ کی کتاب الحصن الحصین کو ایسی مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی کہ آپ کے بعد جس کسی نے اذکار و ادعیہ کا مجموعہ لکھا تقریباً سب ہی نے اس کتاب کو سامنے رکھا۔ ملا علی قاریؒ نے الحزب الاعظم کی ترتیب کے وقت جن کتب کو سامنے رکھا ان کے نام دیباچہ میں لکھ دیئے جن میں علامہ جزری کی الحصن الحصین بھی ہے۔

الحصن الحصین سخت مصیبت کے وقت لکھی گئی

یہ کتاب امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت سخت آزمائش کے وقت لکھی تھی آپ اس وقت شہر دمشق میں مقیم تھے شہر کے باہر دشمن کی یلغار اور لوٹ مار کے واقعات ہو رہے تھے دشمن نے دمشق کا محاصرہ

کر رکھا تھا اور اہل دمشق بہت مصیبت میں تھے ایسے وقت میں کتاب کا لکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ تصنیف کرنا تو کجا ہوش باقی رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے، اللہ جس کی مدد فرمائے اور قلب کو قوت بخشے اور حوصلہ سے نوازے وہی اس موقعہ پر ایسی تصنیف کر سکتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے علامہ جزری کو توفیق دی انہوں نے سخت مصیبت کے وقت ۵۲ کتب سے اقتباس کرکے یہ کتاب لکھ دی۔ چونکہ علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب نہایت آڑے وقت میں لکھی تھی اور مصیبت عظیمہ سے بچنے کے لیے اس کو قلعہ بنایا تھا اس لیے دفع مصیبت کے لیے اس کو ختم کرکے دعا کرنا مشائخ کرام کا معمول بن گیا ہے صدیوں سے تجربہ ہو رہا ہے کہ جب کبھی اخلاص اور اعتقاد کے ساتھ اس کو پڑھ کر دعا کی گئی ضرور قبول ہوئی وفی ذالک قیل

ان نابک الامر المھول اذکر اللہ العالمینا

وَاِذَا بغی باغ علیک فدونک الحصن الحصینا

حصن حصین کو ختم کرنے کے لیے بعض حضرات نے چار حصے کیے تاکہ چار دن میں ختم کی جا سکے اور بعض حضرات نے سات دن کے لیے سات منزلوں پر تقسیم کر دی تاکہ سات دن میں پوری ہو جائے بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ سات آدمی سات منزلیں ایک مجلس میں پڑھ کر ختم کرتے ہیں اس کے بعد دعا مانگتے ہیں۔ مؤلف حصن حصین دیباچہ میں لکھتے ہیں:

تحصنت بہ فیما دھم من المصیبۃ واعتصمت من کل ظالم بما حولی من السھام المصیبۃ وقلت شعرا[1] الا قولوا لشخص قد تقوّی ٭ علی ضعفی ولم یخشی رقیبہ[2] ٭ خبات لہ سھاما فی اللیالی وارجوا ان تکون لہ مصیبۃ ٭ اسأل اللہ العظیم ان ینفع بہ وان یفرج من کل مسلم بسببہ

میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے کے لیے قلعہ بنایا جو اچانک آ گئی ہے اس کتاب میں جو اذکار و دعائیں (تیر) ہیں ان کے ذریعہ میں ہر ظالم سے محفوظ ہو گیا یہ تیر دشمن کے لگنے والے ہیں اس سلسلہ میں میں نے بھی شعر کہے ہیں (جو عربی عبارت میں مذکور ہیں) مجھے اللہ جل شانہ سے امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ اپنے بندوں کو نفع دے گا اور اس کی وجہ سے ہر مسلمان کی تکلیف دور فرما دے گا۔

---

[1] ترجمہ دونوں شعروں کا یہ ہے (۱) خبردار کہہ دو ایسے شخص سے جو میرے ضعف کے مقابلہ میں قوت والا بن رہا ہے اور اپنے نگران (یعنی اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرتا (۲) کہ میں نے اس کے لیے راتوں میں تیر چھپاتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کو ضرور لگیں گے ۱۲

[2] کذا فی الاصل باثبات الالف وھو صحیح وفق بعض اللغات ۱۲ منہ

ختم کتاب پر لکھتے ہیں:۔

اللهم بحقه عندك ارفع عن الخلق ما نزل بهم ولا تسلط عليهم من لا يرحمهم فقد حل بهم ما لا يرفع غيرك ولا يدفع سواك اللهم فرج عنا يا كريم يا ارحم الراحمين (وقال) فرغت من ترصيف هذا الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الاحد بعد الظهر الثاني والعشرين من ذي الحجة الحرام سنة احدى وتسعين وسبع مائة بمدرستي التي انشاتها براس عقبة الكتان داخل دمشق المحروسة حماها الله تعالى من الآفات وسائر بلاد المسلمين هذا وجميع ابواب دمشق مغلقة بل مشيدة بالاحجار والخلائق يستغيثون على الاسوار والناس في جهد عظيم من الحصار والمياه مقطوعة والايدي مرفوعة وقد احرق ظواهر البلد ونهب اكثره كل احد خائف على نفسه وماله واهله وجل من ذنوبه وسوء اعماله وقد تحصن بما قدر عليه فجعلت هذا حصني وتوكلت على الله وهو حسبي ونعم الوكيل

اے اللہ بحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوق سے وہ مصیبت ہٹا دے جو ان پر نازل ہوئی ہے اور ان پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے کیونکہ ان پر ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جسے تیرے سوا کوئی ہٹا نہیں سکتا اور جسے آپ کے علاوہ کوئی نہیں دفع کر سکتا اے اللہ! اے کریم! اے ارحم الراحمین ہماری مصیبت کو دور فرما ہیں اس قلعہ کی تعمیر سے جو کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بنایا گیا ہے بروز اتوار بعد نماز ظہر مورخہ ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۷۹۱ھ اپنے قائم کردہ مدرسہ میں فارغ ہوا یہ مدرسہ شہر دمشق کے اندر راس عقبۃ الکتان میں واقع ہے اللہ تعالےٰ دمشق کو اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھے یہ کتاب ایسے وقت میں لکھی گئی ہے کہ دمشق کے سب دروازے بند ہیں بلکہ مضبوطی کے ساتھ پتھروں سے چُن دیئے گئے ہیں اور لوگ شہر پناہ کی دیواروں پر خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں اور دشمن کے گھراؤ کی وجہ سے سخت مصیبت میں ہیں پانی ختم ہو چکے ہیں اور ہاتھ دعا کے لیے اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں شہر کے بیرونی مقامات کو جلا دیا گیا ہے اور اکثر و بیشتر اموال لوٹ لیے گئے ہیں ہر ایک اپنی جان اور مال اور اہل و عیال کے بارے میں خائف ہے۔ اور اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے لرزاں و ترساں ہے ہر شخص نے اپنے مقدور بھر حفاظت کا سامان کیا ہے لہٰذا میں نے یہ قلعہ بنالیا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ مجھے کافی ہے اور بہتر کارساز ہے

دعائے نبوی

نیز دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

ولما اكملت ترتيبه وتهذيبه طلبني عدو لا يمكن ان يدفعه الا الله تعالى فهربت منه مختفيا وتحصنت بهذا الحصن فرأيت سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وانا جالس على يساره وكانه صلى الله عليه وسلم يقول ما تريد فقلت له يا رسول الله ادع الله لي وللمسلمين فرفع صلى الله عليه وسلم يديه الكريمتين وانا انظر اليهما فدعا ثم مسح بهما وجهه الكريم وكان ذلك ليلة الخميس فهرب العدو ليلة الاحد وفرج الله عني وعن المسلمين ببركة ما في هذا الكتاب عنه صلى الله عليه وسلم

اور جب میں اس کتاب کی ترتیب و تہذیب سے فارغ ہوا تو مجھے ایک ایسے دشمن نے طلب کیا جسے اللہ کے سوا

کوئی دفع نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا میں دشمن سے بچنے کے لیے پوشیدہ طور پر فرار ہو گیا اور اپنے اس قلعہ (یعنی الحصن الحصین کتاب) کے ذریعہ پناہ لی (یعنی اس میں درج شدہ دعاؤں میں مشغول رہا یا پوری کتاب بار بار پڑھتا رہا) اسی دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، دیکھتا ہوں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرمایئے چنانچہ آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور میں آپ کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا پھر آپ نے اپنے ہاتھ اپنے چہرۂ مبارک پر پھیر لیے یہ جمعرات کی رات کا واقعہ ہے اس کے بعد اتوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا اور اللہ جل شانہ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔

دمشق کا حصار کس دشمن نے کر رکھا تھا

یہ کون شخص تھا جس نے دمشق کا حصار کر رکھا تھا اور مخلوق سخت پریشان تھی اس کے بارے میں کشف الظنون میں لکھا ہے کہ یہ دشمن تیمور تھا۔ محشی کتاب حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کا بھی یہی خیال ہے۔ موصوف کا اتباع کرتے ہوئے بعض مترجمین نے بھی یہی بات لکھی ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ علامہ جزریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمور ان کو ساتھ لے گیا تھا اور عمر بھر ان کو جدا نہ ہونے دیا۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ تیمور کے ساتھ (طوعاً و کرہاً) چلے گئے تھے اور الحصن الحصین کے دیباچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس دشمن نے آپ کو طلب کیا تھا وہ بھاگ گیا تھا اور شیخ جزریؒ پر قابو نہ پا سکا لہٰذا یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ یہ دشمن تیمور کے سوا کوئی دوسرا شخص تھا تیمور نے آپ کو ۸۰۰ھ میں اپنے ہمراہ لیا جیسا کہ الشقائق النعمانیہ میں مذکور ہے۔ علامہ جزری نے الحصن الحصین ۷۹۱ھ میں لکھی ہے جیسا کہ ختم کتاب پر انہوں نے بالتصریح یہ سنہ لکھا ہے۔ اور تیمور لنگ نے ۸۰۳ھ میں شام کے علاقہ کو تہ و بالا کیا۔ اسی موقعہ پر اس کی جانب سے دمشق پر حملہ ہوا جیسا کہ عام تاریخوں

میں مذکور ہے[۱]

النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ میں ۸۰۳ھ کے حالات میں تیمور کے فوجیوں کی غارتگری کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے وسار تیمور من دمشق فی یوم السبت ثالث شہر شعبان بعد ما اقام علیٰ دمشق ثمانین یوماً (النجوم الزاہرۃ ج ۱۲ ص ۲۴۵) وکان رحیلہ من دمشق یوم السبت ثالث شعبان من سنۃ ثلاث وثمان مائۃ ایضاً ج ۱۲ ص ۲۴۶ (یعنی تیمور لنگ بروز شنبہ ۳ شعبان ۸۰۳ھ میں اسّی دن قیام کرنے کے بعد دمشق سے روانہ ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دمشق پر تیمور کا حملہ الحصن الحصین کی تالیف کے گیارہ سال بعد ہوا تھا۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ دشمن اگر تیمور نہیں تھا تو کون تھا؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۷۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو الحصن الحصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آگئے۔ رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ ۷۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں اس دوران لوٹ مار اور آتشزدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے، تفصیلی واقعات النجوم الزاہرہ (ج ۱۱) میں مذکور ہیں علامہ جزریؒ نے ۲۲ ذی الحجہ ۷۹۱ھ اتوار کی بتائی ہے اور النجوم الزاہرہ کے مصنف رح نے یکم ذی الحجہ سینچر کی بتائی ہے اس حساب سے ۲۲ ذی الحجہ سینچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے کہ ماہ سابق کے ۲۹ یا ۳۰ دن ہونے کی وجہ سے یہ اختلاف رونما ہوا ہو۔ النجوم الزاہرہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۷۹۲ھ میں بھی جاری رہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخر عشرہ میں دمشق کا محاصرہ چھوڑ دیا تھا مگر شام کے دوسرے علاقوں میں اس کے بعد بھی جنگ جاری رہی۔

الحصن الحصین کے شروح وتراجم

کتاب جس قدر مقبول ہوتی ہے اسی قدر اس کے تراجم اور شروح و حواشی لکھے جاتے ہیں الحصن الحصین کے بھی متعدد شروح لکھے گئے خود مؤلف کتاب علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا شرح لکھا جس کا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا، الحصن الحصین کے دیباچہ میں اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ:

واذا انتھی نرجو من اللہ تعالیٰ ان نجعل فی اٰخرہٖ فصلاً یفتح ما اقفل من لفظ مافیہ قد اشکل۔

خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ جب اس کتاب کی تالیف ختم ہو جائے گی تو اس کے آخر میں ہم ایک فصل لکھیں گے جس میں اس کے مشکل الفاظ کی تشریح ہوگی۔

[۱] خود مولانا عبدالحئی صاحبؒ نے بھی الفوائد البہیہ کے حاشیہ میں تیموری لشکر کے ذریعہ دمشق کی بربادی کا سال ۸۰۳ھ ہی لکھا ہے اور بتایا ہے کہ لفظ خراب سے بربادی کی تاریخ نکلتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ، چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت مدید گذر جانے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کا شرح لکھا جس کی تصریح شرح مذکور کے دیباچہ میں کی ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن حضرات نے اس کے شروح لکھے ان میں سب سے زیادہ معروف و مشہور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرح ہے جس کا نام کشف الظنون میں الحرز الثمین بتایا ہے لیکن مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شرح کا نام الدر الثمین ہے جیسا کہ ایک نسخہ میں یہ نام دیکھا ہے پھر فرماتے ہیں کہ کشف الظنون میں اس کا نام الحرز الثمین لکھا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے (الحصن الحصین تقطیع کلاں مجتبائی ص ۱۵۲) احقر نے جو کشف الظنون دیکھا تو اس میں الحرز الثمین چھپا ہوا ہے ممکن ہے طباعت کی غلطی ہو (دیکھو کشف الظنون ص ۲۲۹ ج ۱ الطبعۃ الاولیٰ طبع سعادت)

مولانا عبدالحئی رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ حنفی کے شرح کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کا نام نہیں بتایا۔ نیز مولوی محمد خلیل صاحب کی "تعلیقات" سے اخذ کرنے کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ مولوی محمد خلیل کون ہیں یہ پتہ نہ چل سکا مولانا عبدالحئی نے اس کا جو حاشیہ لکھا ہے مطبع مجتبائی کے نسخے کے ساتھ چھپا ہوا ہے، مجتبائی دہلی کے علاوہ مطبع یوسفی لکھنؤ میں بھی ان کے حاشیہ کے ساتھ چھپی تھی۔ مولانا نے حاشیہ مذکورہ زیادہ تر الحرز الثمین سے لیا ہے اور اپنے حاشیہ کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا بعض حضرات نے حصن حصین کے ایک شرح کا نام حرز حصین بتایا ہے اور مؤلف کا نام فخر الدین دہلوی لکھا ہے۔ کشف الظنون میں الحصن الحصین کے ایک ترکی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام مصباح الجنان بتایا ہے اور مترجم کا نام یحییٰ بن عبدالکریم لکھا ہے۔

اردو میں نواب قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مؤلف مظاہر حق) نے الحصن الحصین کا ترجمہ لکھا اور ضروری فوائد اور تشریحات سے مزین فرمایا اور اس کا نام ظفر جلیل رکھا یہ تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۲۵۲ ہوتے ہیں۔ پھر اس ترجمہ اور تشریحات کی تہذیب وتسہیل مولانا محمد احسن نانوتوی (صاحب مفید الطالبین وصاحب مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین) نے کی اور اس کا نام خیر متین رکھا، یہ بھی تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۳۱۰ نکلتے ہیں۔ شاہ ظہیر احمد سہسوانی نے بھی حصن حصین کا ترجمہ لکھا تھا جس کا نام ظہیر الیقین رکھا۔

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ہر دعا اور حدیث کے ختم پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں لیکن کتابوں کے پورے نام نہیں لکھے۔ بلکہ اشاروں سے کام چلایا ہے اور ان اشاروں کی تفصیل دیباچہ میں لکھی ہے۔

حصن حصین کی جامعیت

صبح کو سو کر اٹھنے سے لے کر رات کو سونے کے وقت تک کی دعائیں اور پیدا ہونے کے وقت سے لے کر موت تک کے معمولات حصن حصین میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ سفر اور حضر کے معمولات مختلف حالات واوقات کی دعائیں اندرون خانہ اور بیرون خانہ زندگی گذارنے کے طریقے، کھانے پینے اور سونے کے آداب، نماز اور حج وقربانی وغیرہ کے اذکار

...... وغیرہ خوب تفصیل سے لکھے ہیں۔

ختم پڑھنے کا طریقہ اور رموز و اشارات

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ الحصن الحصین کا ختم پڑھنا دفع مصائب کے لیے مجرب ہے۔ روزانہ ایک منزل پڑھنے کے لیے پوری کتاب سات منزلوں پر تقسیم کردی گئی ہے۔

پہلی منزل - آغاز کتاب سے منزل دوم کے شروع تک۔

دوسری منزل - الذی یقال فی صباح کل یوم ومسائہ سے منزل سوم کے شروع تک۔

تیسری منزل - والاذان تسع عشرۃ کلمۃ سے منزل چہارم کے شروع تک۔

چوتھی منزل - واذا ھم بامر سے منزل پنجم کے شروع تک۔

پانچویں منزل - وما قال عبد اصابہ ھم او حزن سے چھٹی منزل کے شروع تک۔

چھٹی منزل - الذکر الذی ورد فضلہ سے ساتویں منزل کے شروع تک۔

ساتویں منزل - فضل القرآن العظیم سے ختم کتاب تک۔

منزلوں کی ابتداء اور انتہا مجتبائی نسخہ کی فہرست میں بتائی گئی ہے۔

واضح رہے کہ پہلی منزل یوم الخمیس سے شروع کی گئی ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ جب کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے دعا کے لیے عرض کیا آپ نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور چہرہ انور پر ہاتھ پھیرے، یہ خواب جمعرات کی رات میں دیکھا تھا، پھر اتوار کی رات میں وہ دشمن بھاگ گیا جس سے بچنے کے لیے اس کتاب کو قلعہ بنایا تھا جس دن کی رات میں خواب دیکھا تھا اسی دن کو ابتدائے کتاب کے لیے پہلا دن قرار دے دیا گیا، والعلم عند اللہ

یہ بھی ہوتا ہے کہ ساتوں منزلیں سات آدمی بیک وقت بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں اور سات سے زیادہ حلقے بھی بنا لیتے ہیں تاکہ زیادہ آدمی مل کر پڑھ سکیں اور جلد ختم ہو جاتے۔ بعض حضرات نے چار دن میں ختم کرنے کو بھی لکھا ہے کہ قضائے حاجات کے لیے جمعرات کو رات میں یا دن میں وضو کرے پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اول کتاب سے واذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ تک پڑھے پھر دوسرے دن واذا رائی باکورۃ ثمرۃ تک پڑھے اور تیسرے دن فضل الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پڑھے پھر باقی حصہ اتوار کے دن پڑھ کر ختم کرے، یہ طریقہ لکھ کر مولانا عبدالحئی صاحبؒ لکھتے ہیں قیل ھذا الطریق منقول عن المصنف لکن لا اثق بہ (یعنی کسی نے کہا ہے کہ یہ طریقہ مصنفؒ سے منقول ہے لیکن مجھے اس بات پر اعتماد نہیں ہے) پوری کتاب اذکار و ادعیہ پر مشتمل ہے ہر حدیث اور ہر دعا کے ختم پر امام جزریؒ نے ان کتب کے حوالے دیتے ہیں جن سے انتخاب کیا ہے۔

یہ حوالے رموز اور اشارات کی صورت میں ہیں مثلاً حضرت امام بخاری کی کتاب کے لیے خ اور صحیح مسلم کے لیے مؔ اور سنن ابوداؤد کے لیے دؔ اور سنن ترمذی کے لیے تؔ اور سنن نسائی کے لیے سؔ اور سنن ابن ماجہ کے لیے قؔ اور مستدرک کے لیے مسؔ اور موطا کے لیے طاؔ علامات مقرر کی گئی ہیں، ان کے علاوہ دیگر کتب کے لیے دیگر علامات ہیں اور جو حدیث موقوف ہے اس کے لیے لفظ موؔ بھی لکھ دیا ہے جو اس کے موقوف ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دعا کے درمیان کئی کئی حوالے لکھ دیئے ہیں جو اختلاف الفاظ بتانے کے لیے یا بعض روایات میں جو زائد کلمات آتے ہیں ان کی نشاندہی کرنے کے لیے یا یہ ظاہر کرنے کیلئے لکھے ہیں کہ یہ دعا کتنی بار پڑھی جائے اور اس سلسلہ میں استقصاء کرتے ہوئے بڑے حزم و احتیاط سے کام لیا ہے مثلاً خواب کے بیان میں فرماتے ہیں واذا رأی ما یکرہ فلیتفل خ م او لیبصق خ م ا د لینفث ع ثلثا ثلثا عن یسارہ ع اس میں یہ بتا دیا کہ تفل، بصق اور نفث تینوں لفظ آتے ہیں اور نفث کی تعداد بھی بتا دی۔ نیز یہ بھی بتا دیا کہ بائیں طرف تھتکارے۔

امام جزریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حوالہ جات اور اشارات ایسے شخص کے لیے لکھے ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو طالب علم کی حیثیت سے پہچاننا چاہتا ہو ورنہ عوام کے لیے حوالہ جات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کو مؤلف پر اعتماد کرنا ہی کافی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ کے ختم پر لکھا ہے کہ جب حصن حصین کا ختم پڑھا جاتے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح لکھی ہیں یعنی ایسا نہ کرے کہ ادعیہ و اذکار پڑھتا جائے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ خ کی جگہ رواہ البخاری اور م کی جگہ رواہ مسلم کہے۔ پھر لکھا ہے کہ مولانا محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی تصریح میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ البتہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حدیث کی کتاب پڑھنے والا جب ح پر پہنچے جو بقول مختار تحویل (سند) کی نشانی ہے، تو ح کہہ کر گذر جاتے اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حصن حصین کے رموز بھی اسی طرح پڑھے جائیں جس طرح لکھے ہیں اس کے بعد مولانا عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے مثلاً دارقطنی کے لیے قُط (قاف کے پیش کے ساتھ) ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لیے مُص ہے اور مستدرک حاکم کے لیے مُس ہے ان کے زبر زیر پیش میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح لکھے ہیں اسی طرح پڑھے۔

درحقیقت اس طرح پڑھنا علمی طور پر سمجھ میں نہیں آتا ہے کیونکہ نہ تو یہ حروف مقطعات ہیں جن کے پڑھنے میں ثواب ہو اور نہ یہ بات ہے کہ پڑھنے والا کسی کو حدیث کا حوالہ دے رہا ہے جو حوالے کے رموز زبان سے ادا کرے۔ لیکن چونکہ دفع مصائب کے لیے پوری کتاب پڑھی جاتی ہے اور پوری کتاب کو آخر تک پڑھنا تمام حاجات کے لیے مجرب ہے اس لیے کتاب میں جو کچھ جس طرح لکھا ہے اسی طرح

پڑھا جاتا ہے۔

حصن حصین میں جو کچھ ہے سب کا معمول بنانا درست ہے

امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین ائمۂ محدثین کرام کی کتب سے انتخاب کر کے لکھی ہے صحاح ستہ کے علاوہ اور بھی بہت سی کتب سے اقتباس کیا ہے، صحیحین (بخاری و مسلم) کی روایات تو سند کے اعتبار سے مسلم الصحت ہیں ہی، ان کے علاوہ دیگر کتب سے جو روایات لی ہیں ان میں محدثین کے اصول کے مطابق سند کے اعتبار سے صحیح، حسن، ضعیف سب ہی قسم کی روایات ہیں لیکن علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ارجو ان یکون جمیع ما فیہ صحیحًا

یعنی میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے سب صحیح ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شرح میں اس کی توجیہ اس طرح فرمائی ہے کہ یہاں صحیح بمعنی ثابت ہے یعنی اس کتاب میں جو کچھ ہے سب روایات سے ثابت ہے اور لائق عمل ہے گو بعض روایات سند کے اعتبار سے ضعیف بھی ہیں مگر چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف روایت پر عمل کرنا باتفاق المحدثین جائز ہے اسلیے ضعیف روایات بھی لے لی گئی ہیں، قابل عمل ہونے کے اعتبار سے سب روایات کو صحیح کہہ دیا ہے۔

مقبولیتِ عامّہ اور اجازتِ عامّہ

حضرت امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے الحصن الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور ان تمام کتب کے روایت کرنے کی اجازت دی جن کے روایت کرنے مجھے اجازت ہے پھر لکھتے ہیں وکذالک اجزت اہل عصری۔ یعنی اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی اس طرح کی اجازتِ عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اہل عصر میں اہل نا اہل سب ہوتے ہیں نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت دے دی جائے یہ چیز معتبر نہیں لیکن جو حضرات اہل ہوں ان کے لیے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اس طرح کی اجازت سے نکل آتی ہے۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ امام جزریؒ کی ملاقات سے پہلے الحصن الحصین کو بطور وجادہ روایت کرتے تھے (کیونکہ تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزریؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کی روایات اور مصنفات کی اجازت لی جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آ گئی۔

امام جزری رحمہ اللہ کی حیات ہی میں الحصن الحصین اور جنۃ الحصن الحصین اور عدۃ الحصن الحصین کی بہت زیادہ مقبولیت اور شہرت ہو چکی تھی جیسا کہ مفتاح الحصن کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:

ولما انتہی بحمد اللہ سارت بہ | اور جب کتاب الحصن الحصین پوری ہو گئی تو سارا

الرکبان فی کل البلدان وکتب بہ من النسخ ما لا یحصی ولا یحصر واما بمختصراتہ العدۃ والجنۃ فاعظم واکثر۔

حضرات اسے ہر شہر میں لے اڑے اور اس کے اتنے نسخے لکھے گئے کہ جن کا کوئی حد و شمار نہیں، باقی اس کے مختصرات یعنی عُدّہ اور جنۃ سو ان کے نسخے تو حصن حصین کے نسخوں سے بھی زیادہ لکھے گئے۔

حضرت امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں یمن میں حصن حصین کا بہت چرچا ہوا اس کی تحصیل اور روایت میں لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ جب امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ یمن میں داخل ہوئے تو خوب بڑھ چڑھ کر لوگوں نے ان سے اجازت لی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی پھر بیس سال سے زائد کچھ مدت گذر جانے کے بعد دوبارہ یمن تشریف لے گئے اس وقت بہت سے سابقہ اجازت لینے والے وفات پا چکے تھے جو موجود تھے انہوں نے دوبارہ اجازت لی اور وفات پانے والے حضرات کی اولاد نے براہِ راست اجازت حاصل کی۔

(الضوء اللامع صفحہ ۲۵۸ ج ۹)

الحاصل الحصن الحصین کو اس کی تالیف ہی کے وقت سے مقبولیت حاصل ہو گئی پھر اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا غیر منقسم ہندوستان میں اس کی اجازت لینے اور پڑھنے اور اس میں جو دعائیں ہیں ان کے یاد کرنے کا رواج تھا۔ مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کی مستورات کا تعلیمی نصاب تھا، قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر، مظاہر حق، مشارق الانوار، حصن حصین جیسا کہ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی سوانح میں لکھا ہے۔

الحصن الحصین کی دعائیں جو ہر وقت اور ہر مقام سے متعلق ہیں ان کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے اس میں درج شدہ دعائیں خود یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں دوسروں کو اس کی ترغیب دیں۔ بعض حضرات کو ان دعاؤں کی پابندی کی وجہ سے محنت و مجاہدہ اور ریاضت کے بغیر وصول الی اللہ ہو گیا جیسا کہ مشائخ میں معروف ہے اللہ جل شانہ ہم کو بھی اپنے بارگاہ کے مقبولین میں شمار فرماتے

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ط

اولاد

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا باکمال باپ کو اولاد بھی باکمال دی، الحصن الحصین کے خاتمہ پر آپ نے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں اپنی اولاد کو اور اہل عصر کو اس کتاب کی روایت کی اجازت دیتا ہوں، لڑکوں کے نام مع کنیت یہ ہیں (۱) ابو الفتح محمد (۲) ابو بکر احمد (۳) ابو القاسم علی (۴) ابو الخیر محمد، اور لڑکیوں کے یہ نام لکھے ہیں (۵) فاطمہ (۶) عائشہ (۷) سلمی (۸) خدیجہ۔ صاحب الشقائق النعمانیہ نے مذکورہ اولاد

کے علاوہ ان کے مزید دو لڑکوں کا نام لکھا ہے (۹) ابو البقاء اسماعیل (۱۰) ابو الفضل اسحاق، لڑکوں اور لڑکیوں کا ذکر لکھنے کے بعد صاحب اشتقاق النعمانیہ لکھتے ہیں کہ جمیع ھؤلاء من القراء المجودین و المرتلین ومن الحفاظ المحدثین رضی اللہ عنھم وارضاھم۔ یعنی یہ سب حضرات قراء اور مجود و مرتل نیز حافظ حدیث اور محدث تھے۔

بات یہ ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو قرآن وحدیث کے علوم پڑھائے۔ خصوصاً علماء حفاظ قراء، محدثین ومفسرین پر تو زیادہ لازم ہے کہ اس کا خاص اہتمام کریں اور اولاد کو اسی راہ پر رکھیں جس پر وہ خود ہیں تاکہ نسل میں علوم عالیہ اور اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رہے۔ افسوس ہے کہ آجکل کے بہت سے علماء اور قراء وحفاظ اس بارے میں بہت کمزور نظر آتے ہیں۔ قرآن وحدیث پڑھ کر پیسہ کماتے ہیں اور اولاد کو اسکول وکالج کی زینت بناکر اس پیسہ کو ان کے فیشن پر خرچ کرتے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

صاحب اشتقاق النعمانیہ نے لکھا ہے کہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ ابو الفتح محمد الجزری بتاریخ ۲ ربیع الاول ۷۷۷ھ دمشق میں پیدا ہوئے انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا پھر قرأت وتجوید کی مشہور کتابیں پڑھیں اور علوم مختلفہ کی کتب حفظ کیں اساتذہ نے تدریس و افتاء کی اجازت دیدی اور دمشق میں تدریس واقراء کی خدمت انجام دیتے رہے حتیٰ کہ طاعون میں مبتلا ہو کر ۸۱۳ھ میں وفات پائی اور اس طرح درجہ شہادت نصیب ہوا۔ اس وقت ان کے والد شیراز میں تھے۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادہ ابو الخیر محمد بن محمد الجزری بماہ جمادی الاول ۷۸۹ھ میں پیدا ہوتے یہ بھی حافظ قرآن تھے اور تجوید وقرأت میں باکمال تھے۔

تیسرے صاحبزادہ ابو بکر احمد بن محمد الجزری بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۷۸۰ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے ہوش سنبھالا تو تحصیل علم میں لگ گئے اور تجوید وقرأت میں ماہر ہو کر تدریس واقراء اور تالیف وتصنیف میں مشغول ہو گئے حافظ عراقی رحمہ اللہ وغیرہ سے حدیث کی تحصیل کی اور اپنے والد کی کتاب طیبۃ النشر اور مقدمۃ الجزریؒ کا شرح لکھا۔ نیز منظومہ فی علم الحدیث (مولفہ شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ) کا بھی شرح لکھا۔ ان کے والد لکھتے ہیں نشأ مع دین وعفاف اسعدہ اللہ وبارك فیہ (یعنی یہ لڑکا دینداری اور پاکبازی میں پلا اور بڑھا) اللہ اُسے سعادتوں سے مالا مال فرماتے اور برکت عطا فرمائے۔ ان صاحبزادوں کے یہ حالات صاحب اشتقاق النعمانیہ نے لکھے ہیں باقی تین صاحبزادوں کے حالات معلوم نہ ہو سکے درحقیقت علامہ جزریؒ اور ان کا خاندان این خانہ ہمہ آفتاب کا مصداق تھا۔ قال صاحب مفتاح السعادۃ طاب اصل ھؤلاء وفروعہ وطوبی لفروع ھذا اصلھم ویاحبذا بیت ھؤلاء اھلہ وفخر لساکن مثل ھذا البیت محلہ رضی اللہ عنھم وارضاھم واسکننا فی فردوس الجنان

وایاھم انہ قریب مجیب علیہ توکلت والیہ انیب

وفات علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بروز جمعہ بوقت چاشت بتاریخ ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ شہر شیراز میں وفات پائی اور اپنے قائم مدرسہ دار القراء میں مدفون ہوئے جنازہ میں بہت زیادہ ہجوم تھا۔ حاضرین کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جنازہ اٹھانے اور تبرکاً مس وتقبیل کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کثرت ازدحام کی وجہ سے جو لوگ جنازہ تک نہ پہنچ سکے وہ ان لوگوں کے ہاتھوں کو چھو کر برکت حاصل کر رہے تھے جن کو جنازہ اٹھانے کا موقع مل گیا تھا۔
(اشتقاق النعمانیہ)

آپ کی عمر شریف تقریباً ساڑھے اکیاسی سال ہوئی۔ تقریباً چونسٹھ سال تک بڑی آب وتاب کے ساتھ تجوید وقرأت اور علم حدیث کی خدمت کی اور دیگر علوم کی تعلیم وترویج میں لگے رہے۔ اپنے دور کے مفتی ہونے کی وجہ سے فتاویٰ بھی لکھتے رہے۔ علامہ سخاویؒ نے ان کے تذکرہ کے ختم پر دو شعر نقل کیے ہیں ہم بھی ان پر موصوف کا تذکرہ ختم کرتے ہیں ؎

ایا شمس علم بالقراءات اشرقت   وحقك قد من الاله علی مصر
وھاھی بالتقریب منك تضوعت   عبیرا واضحت وھی طیبۃ النشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مؤلف الحصن الحصین علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری اختتام کو پہنچی۔

اب اسی پر اپنی اس تالیف "فضل مبین ترجمہ وشرح حصن حصین" کو ختم کرتا ہوں جو حضرات مستفید ہوں احقر کو اور احقر کے والدین کو اور اساتذہ ومشائخ اور ان تمام احباب واصحاب کو دعاؤں میں یاد فرمائیں اور جنہوں نے اس کتاب کی تسوید وتبییض میں میری مدد کی، خصوصاً مولوی یعقوب ابن محمد سورتی کو دعاؤں میں ضرور شامل فرمائیں جنہوں نے اس مسودہ کی تیاری میں میرا بہت ساتھ دیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

وانا العبد المحتاج الی رحمۃ اللہ

محمد عاشق الٰہی بلندشہری
عفا اللہ عنہ وعافاہ

چند مطبوعات دار الاشاعت

نام کتاب		نرخ
احیاء العلوم اردو مصنف: امام غزالیؒ ترجمہ: مولانا محمد احسن صدیقی عنوانات: محمد صفی عثمانی سائز ۳۰ × ۲۰ / ۸ عکسی عمدہ طباعت سفید کاغذ مضبوط و حسین جلدیں مع تذکرہ امام غزالیؒ از علامہ شبلی نعمانیؒ	مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم الدین کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اس کو ہر دور اور طبقہ کے قبول عام حاصل رہا ہے لیکن اب تک اس کی طباعت بہت ناقص طریقے پر ہوتی رہی ہے اب دار الاشاعت سے ذیلی عنوانات کے اضافوں کے ساتھ فوٹو آفسٹ سے چھاپی گئی ہے مضبوط اور حسین جلدیں جلد اول ـ ـ ـ صفحات ـ ـ ـ ۵۲۸ جلد دوم ـ ـ ـ " ـ ـ ـ ۵۳۶ جلد سوم ـ ـ ـ " ـ ـ ـ ۵۲۰ جلد چہارم ـ ـ ـ " ـ ـ ـ ۷۷۲ کامل چار جلد ـ ـ ـ " ـ ـ ـ ۲۳۵۶	۳۰۰/-
ارض القرآن از علامہ سید سلیمان ندویؒ	قرآن پاک کی تاریخی آیات کی تفسیر، سرزمین قرآن کا جغرافیہ و تاریخ قرآن میں مذکور قوموں کے حالات پر ایک محققانہ کتاب دونوں جلدیں یکجا عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد مع پلاسٹک کور	
احکام اسلام عقل کی نظر میں مولانا اشرف علی تھانویؒ	حضرت تھانویؒ کی ایک بہترین کتاب المصالح العقلیہ جو عرصہ سے نایاب تھی، اب فہرست مضامین کے اضافہ کے ساتھ تیار ہے، عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد مع حسین ڈسٹ کور	-
اکسیر ہدایت اردو ترجمہ کیمیائے سعادت از حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ	کیمیائے سعادت اسلامی لٹریچر میں زندہ جاوید کتاب ہے جو اسرار تصوف تہذیب اخلاق، تزکیۂ نفس، اصلاح ظاہر و باطن میں بے نظیر کتاب ہے۔ مولانا فخر الدین لکھنویؒ نے سلیس اردو ترجمہ کیا ہے۔ عکسی طباعت مجلد اعلیٰ	-
تاریخ ارض القرآن از مولانا سید سلیمان ندویؒ کامل دو جلد سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	قرآن پاک کی تاریخی آیات کی تفسیر، قرآن کا جغرافیہ اور تاریخ قرآن میں مذکورہ اقوام کے تاریخی حالات پر ایک محققانہ اور فاضلانہ کتاب، دونوں جلدیں یکجا عکسی طباعت، مجلد	-

ملنے کا پتہ: دار الاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

نام کتاب	چند مطبوعات دار الاشاعت	نرخ
تاریخ فقہ اسلامی شیخ محمد خضری بک مصری ترجمہ: حبیب احمد ہاشمی سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	فقہ اسلامی کی تاریخ پر مشہور و مستند کتاب تاریخ تشریع الاسلامی کا مکمل اردو ترجمہ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ہر دور کے فقہ اسلامی کی تاریخ اور خصوصیات درج ہیں، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے شاگردوں کے حالات۔ عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد مع ڈسٹ کور	۱۰/-
تذکرہ مجدد الف ثانیؒ مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	حضرت مجدد شیخ احمد سرہندیؒ کے مکمل حالات زندگی اور تجدید و احیائے دین کے کارنامے اکبر و جہانگیر کے تاریک ترین دور میں آپ نے جو ایمان کی شمع روشن کی اس کی مستند ترین داستان۔ عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد مع پلاسٹک کور	-
تاریخ دار العلوم دیوبند از مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	دار العلوم دیوبند کی ایک سو سالہ مستند تاریخ دار العلوم دیوبند نے جو خدمات پوری دنیا میں انجام دیں اس کی تفصیل، مشاہیر دیوبند کے حالات اور مدرسے دار العلوم کی عمارات کے عکسی فوٹو۔ (عکسی طباعت، سفید کاغذ، مجلد)	
تاریخ مذہب شیعہ از مولانا عبد الشکور لکھنویؒ سائز ۳۰ × ۲۰ / ۱۶	مذہب شیعہ کی پوری تاریخ اور مشہور منافق ابن سبا یہودی کے حالات پوری تفصیل سے بیان کیے ہیں کہ اس نے کس طرح مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا اور ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہوگیا۔ (عکسی طباعت، سفید کاغذ، بکس بورڈ جلد)	-
تعلیم الاسلام مولانا مفتی محمد کفایت اللہ	دینی معلومات، عقائد و مسائل اسلام کی عام فہم مشہور و معروف کتاب جو سوال و جواب کی صورت میں لکھی گئی ہے، ہر گھر میں بچوں کو پڑھانے کیلئے مقبول ترین سلسلہ، چار حصے یکجا عکسی طباعت سفید کاغذ بکس بورڈ جلد	[illegible]
شمس المعارف تصنیف ابو العباس احمد بن علی بونی ترجمہ مولوی اقبال الدین احمد صاحب سائز ۳۰ × ۲۲ / ۸ صفحات ۶۴۴	تعویذات و عملیات نقوش و خواص قرآنی، اسم اعظم اور حروف ابجد کے خواص و اسرار اور ان کے موکلوں کی تسخیر منازل قمر و کواکب اور بروج کے اشارات و اثرات، علم جفر، کیمیا، سیمیا اور سونا چاندی وغیرہ بنانے کے نادر نسخے، غرض ان علوم کی سب سے بڑی اور مستند کتاب۔ عکسی طباعت، سفید کاغذ، مجلد مع حسین پلاسٹک کور۔	[illegible]

وظائف اور عملیات کی کتاب

ملنے کا پتہ: دار الاشاعت : مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

دعاؤں، وظائف و عملیات و تعویذات کی چند مستند کتب کا تعارف

کتاب	تعارف	
اصلی جواہر خمسہ کامل شاہ محمد غوث گوالیاریؒ سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	تعویذات و عملیات اور اوراد و وظائف کی نہایت مشہور و معروف کتاب جو عرصہ سے نایاب تھی اب مکمل ۵ حصے تیار ہیں، کل صفحات ۴۸۰ عکسی طباعت سفید کاغذ (مجلد مع ڈسٹ کور)	-
اعمال قرآنی کامل مولانا اشرف علی تھانویؒ	ہر قسم کے عملیات و تعویذات کی نہایت مجرب، مشہور و مقبول عام کتاب جو محتاج تعارف نہیں ہے، جدید اضافوں کے ساتھ عکسی چھپی ہے۔ کتابت نہایت عمدہ بکس بورڈ جلد	
اصلی بیاض محمدیؒ از شیخ محدث تھانویؒ	تعویذات و عملیات کی نہایت مجرب و آزمودہ اور مستند کتاب ہے۔ عرصے سے نایاب تھی اب تیار ہے۔ (عکسی طباعت، سفید کاغذ، رنگین ٹائٹل)	
مشکل کشا از مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ صفحات ۲۲۴ سائز ۳۰ × ۲۰ / ۱۶	دین و دنیا میں انسان کو مختلف قسم کے مصائب و مشکلات پیش آتے ہیں اس کتاب میں ہر مقصد کے لیے قرآن و حدیث کی مسنون اور مجرب دُعائیں اور اعمال و اذکار درج کیے ہیں ہر مسلم گھرانہ میں رکھنے کی چیز ہے عکسی طباعت سفید کاغذ بکس بورڈ جلد	-
بیاض یعقوبی مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ سائز ۲۲ × ۱۸ / ۸	استاذ الاساتذہ مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کی قلمی بیاض جس میں آپ کے مکتوبات مجرب عملیات و تعویذات اور مجرب طبی نسخے اور سفر نامے اور تاریخی و علمی معلومات درج کی ہیں عکسی طباعت کاغذ سفید۔ مجلد مع گرد پوش	-
میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات	حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ نے اپنے والد ماجد کے حالات اور ان سے سُنے ہوئے بزرگوں کے ملفوظات اور مجرب عملیات و تعویذات جمع کیے ہیں عکسی طباعت	
مناجات مقبول از مولانا اشرف علی تھانویؒ	قرآن و حدیث کی نہایت جامع دُعاؤں کا مجموعہ جس میں ہر دن کی سات منزلیں ہیں اور آخر میں ہر موقع کے لیے مسنون دعائیں۔ پاکٹ سائز۔ عکسی۔	-